3061656

MOONIS BOOK DEPOT
A House for Rare Books & manuscripts
SOTHA ST: BADAUN. U. P. INDIA.

2/-

الحمد للہ

کہ یہ رسالہ نوربار صبح نفس مسمیٰ بنام تاریخی

مشرقستان قدس

١٣١٦

کہ حقیقۃً

بہت فوائد جلیلہ شرعیہ و شعریہ کا جامع اہل علم و اہل سخن دونوں کو نافع اور نظاہر اُن
اعتراضات تعصب و جہالات کا جواب قاطع ہے جو حضرات تفضیل و تشیع نے
مجتمع ہو کر چھ مہینے مین قصیدۂ مبارکہ مشرقستان قدس پر لکھے
اور ہر جگہ اپنے کمال علم و حسن فہم کو جلوے دیے اندازۂ فضیلت یہین سے منصوب
کہ اعتراضی سطرین تقریباً ایک سو اکہتر اور اُن مین ہوئے تین سو
جہالتیں جلوہ گر۔ رسالہ ملاحظہ کیجیے اور ایک ایک کرکے سب کا ثبوت لیجیے

تصنیف لطیف

جناب فضائل انتساب فواضل مآب ناصر سنت کاسر بدعت جناب نواب مولانا مولوی محمد
[illegible]ان احمد خان صاحب بریلوی قادری برکاتی ابوالحسینی دام فیضہ القوی

بفرمائش مصنف موصوف

مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی مین طبع ہوا

فہرست بعض فوائد و مقاصد شرعیہ و شعریہ این رسالۂ نوریہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اعتراض اول کا منشا اور معترضوں کی بہادری۔	۲	یائے نسبت و مصدری کا مخفف لانا۔	۱۷
حضرت مصنف قصیدہ کی تصانیف علمیہ و فتاوی کا		یائے نسبت و یائے نبی اللہ کی تخفیف۔	۱۷
حال اور ذکر شاعری۔	۳	شعرا اردو میں موصوف مضاف کی تقدیم	۱۸
اعتراض قابل التفات تھا مگر چند امور باعث بحث ہوتے جو	۴	تشبیہ لالہ و لالا کا بیان اور شعر قصیدہ کی شرح	۱۹
منشی شبیر کی طرف معترض کا انتساب و اس کے		ہمزہ مکتوبہ بصورت الف کو الف کہنا بلا شبہ صحیح ہے	۲۰
متعلق تنبیہ ضروری۔	۴	حرف مشدد تلفظ میں بھی حرف واحد ہے نہ دو حرف	۲۱
فہرست علوم و کمالات معترضین	۵	ہر ذرۂ عالم نغمہ ناطق ہے اور زبان قال سے تسبیح الٰہی میں مشغول	۲۲
آغاز مقصود رد کلام مردود	۶	کلمہ بسکون لام۔	۲۴
متقدمین بلکہ کفار تک نے ہ کی بزرگی اور معترضین کے		آیۂ نور میں مثل نورہ سے مراد نور مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے	۲۵
بزرگان عم بزرگ ہیں۔	۶	ممدوح دینی کو آیۂ نور کہنا۔	۲۵
مشرقستان و نظرگاہ و مکتب خانہ کی تحقیق تازہ۔	۷	صبح النسان میں عمارات و جمادات سے تشبیہ۔	۲۶
نور عین و نور سینہ کے اطلاقات کا فرق۔	۸	اسم با مسمیٰ اور اسم بے مسمیٰ کی تحقیق۔	۲۸
صبح النسان میں کوہ و جبل طور کا استعارہ۔	۹	اسما کا آسمان سے نزول۔	۲۹
منظر و شبیہ میں تجلی سے فرق ہے اور افضل بمعنی مشتغل ہے پر غالب۔	۱۰	معترضین اور ان کے اساتذہ کے یہاں ممنوع ترکیبوں کا وقوع	۳۰
مصدر بمعنے اسم فاعل کے نظائر۔	۱۱	۲ و ۳ دا میں سقوط ہمزہ کی صحت اور عربی میں اسقاط ہمزہ وغیرہ حرکت	
صبح النسان میں جہد و شہد و نمک وغیرہا کا استعمال	۱۲	بکثرت نظائر۔	۳۲
فارسی و اردو میں مصدر بمعنے اسم فاعل کے نظائر۔	۱۴	حذف کاف بیانیہ	۳۴
منسوب بہ یا مصدر علی بنا مبنی پہلے یائے نسبت حذف ہو جاتی	۱۶	لفظ ڈور کی تحقیق اور شعر قصیدہ کی شرح	۳۶

عذاب ادنے بر ردّ اوادنے
۱۲ ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قال تعالے ولنذیقنھم من العذاب الادنے دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون ۝ وقال تعالے یعذبھم اللہ بایدیکم الایۃ مسلمانو ملاحظہ سا

پہلے ایک عبرت خیز واقعہ سنیے لحوم العلماء مسمومۃ علما کے گوشت زہریلے ہوتے ہیں ع
با عالم زمین ہر کہ در افتاد بر افتاد ۔ جب حضرت عالم اہلسنت مدظلہ کی تصانیف باہرہ قاہرہ علمیہ پر مخالفین کا ہم سوں سے کچھ بس نہ چل سکا وللہ الحمد ناچار بکمال غم و غصہ جس کا صدمہ لسان الغیب پر خود اقرار ہے اپنی مذہبی ذلتوں کا بدلا لینے کے لیے ایک اردو قصیدہ پر زبان زوری کا قصد کیا۔ خیر اس ہمت و بہادری پر کاش شعری دائرے ہی میں محبوس رہتے تو اتنا ہی ہوتا کہ لوگ نافہم و بے شعور کہتے مگر قسمت کی بدی قسمت میں بدی ہے مسلمان بچشم عبرت دیکھیں کہ علمائے سنت سے ناچاقی و بدمذاقی کے وبال نے حضرات معترضین کو کس پایہ پر بٹھایا اعتراض چاہتے ہیں علمائے ملت پر اور حقیقۃً مونھ آتے ہیں قرآن و سنت پر حد یہ ہے کہ انکار کا شمار ہی کیا جا بجا قرآن پر وار کیا مثلاً (۱) ص۲ پر روح انسان میں غیر انسان سے استعارہ و تشبیہ کو کہا کچھ قابل فخر نہیں کیونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے حالانکہ قرآن عظیم میں خود حضور افضل العلمین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو سراجا منیرا فرمایا (۲) ص۳ مصدر بمعنی اسم فاعل کو غیر ممکن کہا حالانکہ قرآن مجید میں جا بجا ھدی و رحمۃ آیا (۳) ص۳ انگلی کے ذاکر ہونے سے منکر حالانکہ قرآن عزیز صراحۃً مظہر و ان من شیء الا یسبح بحمدہ (۴) ص۳ اسم بے مسمے سے انکار حالانکہ قرآن حکیم کا ارشاد ان ھی الا اسماء سمیتموھا الایۃ (۵) ص۳ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو بنی فاطمہ کا باپ کہنے سے منکر حالانکہ قرآن حمید میں ہے فقل تعالوا ندع ابناءنا و قال تعالی والٰہ اٰبائک ابراھیم (۶) ص۳ ذکر علت و حذف جملہ معللہ بقرینۂ مقام کو خبر بے مبتدا بتایا حالانکہ قرآن کریم نے فرمایا۔ ان کان ذا مال و بنین (۷) ص۳ معروف بمعنے نیکی و احسان کی گنجایش نہ مانی حالانکہ قرآن شریف میں کتنی جگہ ہے۔ متاعا بالمعروف فامساک بمعروف فاتباع بالمعروف (۸) ص۳ مقبولان خدا علیہم السلام سے حاضرین سے طلب کا انکار حالانکہ قرآن جلیل

فرمایا ہے وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ (۹) صـ‌۱۸ وسیلہ
پکڑنا کفران نعمت ہو حالانکہ قرآن منیف مین حکم احکم ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ (۱۰) صـ۱۱
صفت غیر اختراز ی سے انکار حالانکہ پہلی بسم اللہ قرآن جمیل مین ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
(۱۱) لا والدکو فرد نہین کہتے حالانکہ قرآن مبارک مین ہے رب لا تذرنی فردا اور ان کے
سوا اور وجوہ سے بھی قرآن پاک کی مخالفتین کین جن کا بیان آپ کو اس رسالے مین ملے گا
مگر یہ باتین متعلق بہ معانی ہین انھین عذر معمولی تھا کہ طائفہ بہیتے اور قرآن کے معنے کیا معنے
سخت وبال ولعنت یہ ہے کہ صـ۳ مین خود عبارت قرآنی کو معاذ اللہ
غلط ٹھہرا دیا۔ اَوَادُّنے بفتح واو واسقاط ہمزہ کو باطل مان کر یہ شعر قصیدہ ؎
قرب آس اعلے سے ہے سمجھے جسکا ٭ قصر اَوَادُنے ہے احمد نوری ٭ بحر سے خارج بتایا حالانکہ یہ
کلمات کریمہ بعینہا اسیطرح قرآن عظیم مین ائمہ دین نے پڑھے۔ قال اللہ تعالے فَكَانَ قَابَ
قَوْسَيْنِ اَوَادْنٰے امام نافع مدنی بطریق ورش کے قراءت یونہی بفتح واو واسقاط ہمزہ ہے
تمام قرآن مین اس قراءت طیبہ کا قاعدہ کلیہ ہے کہ جب ہمزہ صدر کلمہ مین ہو اور ماقبل ساکن غیر مدہ
حرکت ہمزہ ماقبل کو دیکر ہمزہ ساقط فرماتے ہین شاطبیہ مین فرمایا ؎ وحرک لورش کل
ساکن آخر ٭ صحیح بشکل الہمز واحذفہ مسہلا ٭ اُسکی شرح سراج القاری سے مین ہے وصف الساکن
بوصفین انیکون آخر کلمۃ صحیحا ای لیس بحرف مد ولین نحو قد افلح فان کان قبل الہمزۃ واو او یاء لیسا بحرفی
مد ولین بان انفتح ماقبلہما فانہ ینقل حرکۃ الہمزۃ الیہما نحو خلوا الی وابنی آدم وقولہ صحیح باعتبار انہ لیس
بحرف مد ولین ولم یرد انہ لیس بحرف علۃ اھ مختصرا غیث النفع مین ہے قرا ورش بنقل حرکۃ الہمزۃ الی الساکن
قبلہا بشرط انیکون آخر کلمۃ غیر حرف مد اھ باختصار اتقان شریف مین ہے تخفیفہ (ای الہمز)
اربعۃ انواع احدہا النقل لحرکتہ الی الساکن قبلہ فیسقط نحو قد افلح بفتح الدال وبہ قرأ نافع من طریق ورش اھ
حیث کان الساکن صحیحا آخرا والہمزۃ اولا الخ اب سے کیا کہیے مگر یہ ع کا انکار نصوص آخر بانکار نصوص آوردند
حضرات طائفہ اگر ایمان رکھتے ہین تو جلد لسان العیب کو بتی دکھاین مخالفت علماء سے باز آئین اعتراضات سے
توبہ شائع فرماین جب تک جاہل تھے اور بات تھی اب کہ ہم نے آگاہ کر دیا دانستہ انکار قرآن پر اصرار
آپ ہی کہیے کیسا مذاق ہوگا آیندہ اختیار بدست مختار وصلی اللہ تعالے علی السید الہادی وآلہ الاطہار

ذق انک انت العزیز الکریم

الحمد للہ بیان فوائد جلیلہ شرعیہ و شعریہ اور قصیدۂ مبارکہ مدحیہ
مشرقستان قدس سے دفع اعتراضات بد مذاقان حسریین یہ رسالہ مسمی بنام تاریخی

مشرقستان قدس

تصنیف لطیف جامع فضائل تام مع زوائل فاضل کامل جناب نواب مولانا مولوی
محمد سلطان احمد خان صاحب بریلوی قادری برکاتی ابو الحسینی دام فیضہ القوی

مطبع اہل سنت و جماعت بریلی میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہم لك الحمد صل وسلم وبارك علی حبیبك وآلہ وصحبہ واولیائہ وعلمائہ
اجمعین حضرت عالم اہلسنت جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام ظلہم العالی کے
مقابل ۱۳۱۸ھ میں جو گروہ تفضیلیہ کو جو شدید زک پہنچی کہ اون کے پندرہ فاضل بلاد مختلفہ سے ایک شیر بیشہ
سنت کے مقابل جمع ہو کر آئے اور پہلے ہی نعرہ شیرانہ سوالات ستین کا دم کے حضور عار فرار اختیار کیے فقرا کے
جلوسے دکھائے اوسکی کیفیت رسالہ سوالات تفضیل ورسالہ فتح خیبر کے مطالعے سے ظاہر ہے یہ رسائل اسی
زمانے میں طبع ہو کر شائع ہو چکے کہ آج تک لاجواب ہیں یہ زخم شدید طائفہ تفضیلیہ خصوصاً تفضیلیہ بدایون سے
تا دم مرگ زائل ومندمل نہ ہوگا ادھر جب ضلالت تازہ ندوہ آئی اوسنے بفضلہ تعالی حضرت ممدوح کے
دست حق پرست سے جو منہ کی کھائی اوسکی خبر کس نے نہ پائی ندوہ سب مذاہب باطلہ کی مجموعہ آپ ہی ہی
اس علت سے بھی تفضیلیہ مذکورین کو اوسمیں بھرتی ہونا ضرور تھا اور دوسری علت حضرت عالم اہلسنت سے
عداوت سولہ برس سے وہ حضرات اور ایک تین سال سے سب اخوان وذریات اسی فکر میں غلطاں پیچاں
تھے کہ کسیطرح حضرت ممدوح پر کوئی اعتراض نکالیں جیسے بنے اپنے غصہ کی آگ بجھالیں ویأبی اللہ الا
ان یتم نورہ علوم کثیرہ خصوصاً دینیہ خصوصاً مذہبیہ ان میں حضرت کی تصانیف قاہرہ (جنکا عدد
بفضلہ تعالی اسوقت تک ایک سو اسی ہے) اس کثرت سے خود ہیں اور ان میں متعدد کتب ورسائل

مطبوع و مشہور ہیں بعونہ تعالیٰ کسی جگہ حضرات کو گنجایش نہ ملی یہانتک کہ سوالات تفضیل و سوالات حقائق نما و مراسلات سنیت و ندوہ و فتاوی القدوہ لکشف وفین الندوہ کہ یہ تو خود حضرات تفضیلیہ و ندوہ پر بانضول برق قہر تھے ان کی طرف سے بھی چپ سادہ لی مگر دلوں کا بخار نکالا تو کہاں حضرت کے ایک اثر دو قصیدہ منقبت مسمی بہ شرقستان قدس پر واہ ری مردمی انصاف کی دو سینہ تو خدا جس سے اس کا جو چالیس سال کی عمر میں ایک سو اکاسی تصانیف فرمائیں اور پھر اسپر اقطار و امصار بعیدہ سے کا بانتا آنا وہ کتاب کد یا اللہ العلمین جس کا مجموعہ فتاوی جیسے خیال جمع پیدا ہوا بفضلہ تعالیٰ گیارہ سال میں چھ مجلدات کو پہنچا ہر مجلد پچاس جز سے زیادہ اور وہ بھی یوں نہیں کہ آئے گئے سب کے فتاوے اکٹھے کر دیے یا جو سوال دس بارہ بارہ سو ان وقعہ کے جواب درج کیے بلکہ صرف اپنے فتوے اور صرف غیر مکرر بعونہ تعالیٰ ان مجلدوں تک پہنچے اسے کہاں فرصت کہ شعر و شاعری کی طرف توجہ فرمائے نہ کہ معاذ اللہ اُسے ذریعہ تفاخر بنائے بلکہ وہ تو تو یہ ہو کہ ع اشعر فخر نیست او ننگ من است ٭ سب اصحاب و احباب جانتے ہیں کہ یہ فن کبھی کسی سے سیکھا نہ کسی سے اصلاح لی خود فرماتے ہیں ؎ نظم رتشعار گرد تلمذ منزہ است ٭ آئینہ ما صفا ست چہ قبل اسبابا چیست ٭ محض بنظر انتساب نواب گاہ گاہ نعت و منقبت میں عربی فارسی اردو تینوں زبانوں میں فرمالیا ہو اُسکے بھی جمع کرنے کی کبھی فکر نہ فرمائی نہ پاس و لحاظ ضوابط شرعیہ کے سوا کسی کی تحسین و تقبیح سے کچھ غرض رکھی جیساکہ خود فرماتے ہیں ؎ نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن ٭ نہ مرا گوش بمدحی نہ مرا ہوش ذمی ٭ منم و کنج خمولی کہ نگنجد در وی ٭ جز من و چند کتابے و دوات و قلمے ٭ ایسی صورت میں اگر کلام نعت نظام طرز شعرا سے جدا رہتا تو کچھ محل استبعاد نہ تھا حضرت ممدوح نے قصیدہ مبارکہ غوثیہ میں فیع ایراد العیب جمال میں ایک جلیل رسالہ مسمی بہ الزمزمۃ القمریہ فی الذب عن الخمریہ تصنیف فرمایا جس میں بکثرت اس کے دلائل و نظائر ذکر فرمائے کہ علمائے کاملین و کملائے بالغین ان باتوں کی پروا نہیں فرماتے مولوی معنوی قدس سرہ فرماتے ہیں ؎ اندر استغنا مراعات نیاز ٭ جمع ضدین ست چون گرد و دراز ٭ حاصل اندر وصل چون افتاد مرد ٭ گشت دلالہ بہ پیش مرد سرد ٭ با این ہمہ گو بے توجہی بکم فرصتی بے پروائی نہ کسی سے سیکھا نہ کسی کی رہنمائی تینوں زبانوں میں کلام بلاغت شعار فصاحت دثار جسطرح اعلیٰ پایۂ حسن مبانی و خوبی معانی پر واقع ہوا ہے اہل انصاف سے اسکی شہادت لیجیے حق تو یوں ہے کہ ایسے ... ذکر یا تقریبے - ایک شاہد حاضر ہے قصیدہ

مبارکہ ہی جسے بہت قلیل مہلت مین بکمال عجلت نظم فرمادیا پھر بحکم حضرت ممدوح ۲۴- محرم ۱۳۱۶ھ کو طبع ہوکر
شائع ہوا جب سے حضرات تفضیلیہ وندویہ مذکورین کی ساری کمیٹی سر جوڑ کر بیٹھی مدتون خبرین آیا کین کہ اعتراض
ہونگے اعتراض ہوئے ہین بارے چھ مہینے کامل مین تمام یاران جلسہ علمائی گشتی وشعراے دشتی وعرفاے
تشتی نے یہ نتیجہ دیا با این ہمہ عرق ریزی وجان فشانی قصیدے کے ایک مصرع ایک لفظ ایک حرف کا بھی
بال بیکا نہ ہوسکا اور اول تا آخر ہزار ہزار طرح اپنی ہی جہالتون بطالتون ضلالتون کو ظاہر کیا انصاف ایسا
مجموعہ جہالات محض ناقابل التفات اگر اسباب ذیل قسم نہ دیتے تو ہم ایسون کی طرف توجہ کا نام بھی
نہ لیتے اولاً ہمت والی کمیٹی نے صرف شعری بطالتون پر قناعت نہ کی بلکہ بہ کمال بیباکی شرعی اعتراضون کی
بھی راہ لی لہذا توہین اوہام وتسکین عوام مناسب ہوئی ثانیاً بہ شدت وقاحت وجوشش ضلال تشیع و
وہابیت کمیٹی نے حضرات اولیاے مرشدین وعلماے دین احیا واصلین کی شان مین بہت گستاخی
وزبان درازی دکھائی لاجرم شان انتصار مقبولان کردگار جنبش مین آئی ثالثاً یہ بھی فائدہ کہ عامہ
پر ظاہر کیا جائے کہ ندوہ[۱] کے فضلاے اجل وعلماے اکمل ایسے ہوتے ہین اردو کلام سلیس وآسان سمجھنے
تک کی لیاقت نہین رکھتے رابعاً یہ بھی خیال کہ اس ضمن مین جو مسائل شرعیہ وفوائد شعریہ بیان کیے
جائینگے عقیدہ وعمل وشعر وغزل مین مسلمان بھائیون کے کام آئینگے خامساً اسی بہانے سے چند اشعار
دُربار قصیدہ گوہر نثار کی شرح ہوجائیگی نکات دقیقہ ومضامین انیقہ کی بہار پیش نظر اولی الابصار جلوہ
فرمائیگی صاحبان کمیٹی نے قصیدے کے تھوڑے شعرون پر اعتراض کیے قریب اسّی شعر کے چھوڑ دیے
حالانکہ بے عقلی وکج فہمی وتعصبات دہری کی راہ کہین بند نہین اگر ہر جگہ اپنی فہم کی خوبی دکھاتے تو بہتر تھا
کہ ہم شرح تمام قصیدہ کا ثمرہ پاتے تنبیہ ضروری کمیٹی تشیع ووہابیت وتفضیل وندویت نے اپنا چہرہ
نازنین پردۂ حجاب مین رکھنے کے لیے پرچۂ اعتراضیہ کا مصنف کسی صاحب مجہول العین مسمی انوار الحق
ساکن کاکوری کو بنایا اور اسیلیے پرچہ کا نام لسان الغیب رکھا یعنے پردے مین کی زبان ان حضرت کو

[۱] یہ کمیٹی پارٹی جسنے چھ مہینے تک بہت جھیل کر اس پرچۂ اعتراضیہ کا نتیجہ دیا اسکے معتقد حضرات ندوہ کے
ارکین ہین اور انہین کے بعض ذمہ داران عیاری نداق تو او نچی جوٹی کے مرقسم اول ہین جسنکے لیکچر ندوے نے چھاپے اور یہ
حضرت جنکے سر طویلہ کی بلا رکھی گئی اور ان کی مدحت فاضل اجل وصوفی اکمل لکھی گئی یہ بھی ندوہ کے دلدادہ ہین جس کا ذکر تیرہ
بیت ۸۶ ملاحظہ کیجیے تا ۱۲ منہ

فاضل اجل شاعر نازک خیال صوفی باکمال لکھا اور حضرت حاجی محمد شیر صاحب کا مرید اور منشی منیر کا شاعری مین شاگرد بتایا حضرت حاجی صاحب نے بعد دریافت فرمایا اس نام کا کوئی شخص ہمارا مرید نہین۔ پھر بغرض زیادت تحقیق ارشاد فرمایا ننھے میان سے پوچھو اون سے دریافت کیا اُنھون نے بھی انکار فرمایا غالبًا منشی منیر کیطرف نسبت تلمذ بھی ایسی ہی ہو گی جسپر خود اُسکی پرچۂ اعتراضیہ کی حالت شاہد عدل ہے منشی منیر کی شاعری تو ایک بلند پایہ کی گنی جاتی ہے جسکو کچھ بھی کوچۂ شعر و زبان سے علاقہ ہو گا اُسکا سکھایا ہوا اتنا بھی نہ کیا ہو گا مگر از انجا کہ وہ اُسی تلمذ کے مظہر اور خود ان حضرات کا کوئی مصرع بھی مسموع نہ ہوا لاجرم براہ الزام اکثر اشعار منشی منیر و قع اوہام مین پیش کیے گئے اس سے مقصود اُن اشعار پر اعتراض نہین بلکہ ان حضرت مدعی تلمذ پر اتمام حجت ورنہ ہمارے نزدیک غالبًا وہ حقیقۃً مورد ایرادات شعری نہین یہ نکتہ ملحوظ رہے اور اب بتوفیق اللہ انھائے ذہن بلند آسمان پیوند خامہ برق بار دشمن شکار کو اجازت جولان دیے۔

فہرست علوم و کمالات عالیہ طائفہ معترضہ غالیہ

حضرات ناظرین پرچۂ اعتراضیہ مین کل سطور اعتراض تقریبًا ایک سو اکھتر (۱۷۱) سے زائد نہین اور ان مین ان صاحبون کے **پونے تین سو** کمالات علمی و کان جلوہ چین حضرات فضلا سے عالی مذاق و ذوی طمطراق کا علم و کمال یہین سے ظاہر کسی چند حرف خواندہ کی کوئی تحریر مطبوع آپ نے ایسی دیکھی ہو گی کہ تعداد جہالات تعداد سطور کے ڈیوڑھے سے بھی زائد ہر تین سطر پر گیارہ سے زیادہ جہالتون کا اوسط ہے ذرا جدول کمالات ملاحظہ ہو۔

بے علمی[1]	[illegible]	نافہمی	مغالطہ	عروض دانی	نحو دانی	صرف دانی	محاورہ دانی	فارسی دانی	اردو دانی	[illegible]
۳۴	۱۹	۲۰	۹	۷	۳	۳	۱	۱۲	۹	۱۶
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	**جملہ**	
۱۰	۴	۱۴	۲۷	۴۸	۱۵	۱	۱	۲۲	**۲۷۵**	

سلہ بے علمی مین قرآن دانی حدیث دانی فقہ دانی وغیرہا کی بہت سی دانیان داخل ہین ۱۲ سلہ یہ دو قسم ہے ایک یہ کہ معترض نے خود اپنی جہالت سے اپنے استاد پر صاف کی یعنی اعتراض وہ کیا جو بعینہ انکے استاد پر پڑتا ہے اسکے فوائد حواشی مین بلفظ استاد کشی ہی تعبیر کیا جائیگا دوسرے یہ کہ انکی

آغاز مقصود رد کلام مردود

قولہ بزرگ کی مدح سے بہتر دوسرون کی ہجو ممدوح کو مقدوح بنانا ہی **اقول** قصیدۂ مبارکہ میں کسی بزرگ دینی کی معاذ اللہ ہجو نہیں ہان گمراہان بد مذاق بد مذہبان فساق کی مذمت ہے اور یہ قرآن عظیم کی سنت ہی جہان اپنے محبوبون کی مدح فرماتا ہی مردودون کی مذمت بھی فرماتا ہی اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ **قولہ** یا تولا بے تبرا نا ممکن **اقول** بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ الحدیث خود رب العزة فرماتا ہی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ الآیہ محبوبان خدا کی محبت اسیوقت صادق ہو کہ اُن کے دشمنون سے عداوت ہو۔ یہ ندوہ نہین کہ محبوبان خدا سے محبت کا ادعا اور اُن کے دشمنون سے اتحاد فرض اتحاد ہو تولا یان ندارد ع ہر کہ با دشمن گر باید دشمن ست ۰ **قولہ** بزرگان دین کی ہجو **اقول** آپ اس شکایت مین مجبور ہین بلکہ ہمین بد مذاق آپ کے نزدیک ضرور بزرگان دین ہین آپکے ندوہ کے ناظم صاحب ہی جو انھین بزرگان اسلام لکھ گئے (دیکھو بارش بہاری صلف) بلکہ ہنود و پنڈت وغیرہم بھی بزرگان ندوہ مین داخل (دیکھو ص ۲۳) **قولہ** بلکہ ہم دیکھتے بھی نہین **اقول** چشمۂ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** اسکی اشاعت کے کیون رواداد ہوئے **اقول** اکابر دین کی مدحت مبتدعین کی مذمت نزد اہل سنت ضرور معرفت ضرور مستحق اشاعت مگر اپنے ندوے کے کئی کوڑی مولویون کی خبر لیجیے جو صریح ضلالتون بطالتون کی اجازتین دیتے اشاعتین کرتے اور اس اشاعت فاحشہ سے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ الآیہ کے مصداق بنتے ہین (دیکھو بارش بہاری ص ۱۹) **قولہ** جو شرعا درواجا ناجائز **اقول** شرعًا کا حال سن چکے کہ خود سنت قرآن ہے رہی آپکی رواجا دکسی مسلمان پر حجت نہین۔ **قولہ** ایک صاحب نے ہم سے کہا جو نعت وقصیدہ سنایا گیا صرف چند اشعار مدحیہ تھے۔

[illegible] کے سلسلہ وقوع ہوا اگر با خبر شیخ نے سی لیے یہ شعر فرمایا تھا [illegible]

بیچاری ... فرقہ ... بدمذہبی

فرقہ ... ہذا ... پاکی

... بدمذہبی

[illegible]

اقول صاحب نے غلط کہا دونوں بار کی عرض میں مدح حضور و قدح عبد جان معزور دونوں قسم کے اشعار تھے حضور کی اجازت سے چھپا اور حضور نے دست مبارک سے تقسیم فرمایا **قولہ** ہم کہتے جائیں اور آپ سنتے جائیں **اقول** ہندوستان سلامت رہے ہم نے قصور ہی ایسا کیا ہے۔

مشرقستانِ قدس

قولہ مشرق ظرف مکان ہے اُسکے ساتھ ستان **اقول اوّلاً** یہ آپکی صرف دانی ہے مشرق بکسر را اسم ظرف ہے اور بفتح را مصدر شافیہ میں فرمایا والمجیٔ المصدر من الثلاثی المجرد ۲ الیہ ساعلے مفعل قیاسا مطرد ۲ کالمقتل والمضرب تو مشرقستان بفتح را بمعنے شرقستان ہے اور اسمین کلام نہ کریگا مگر جاہل آپکے استاد منیر کا مصرع ہے ؏ مہر شرقستان عزت ہے مہ سیدا رنجت نامنیا بالکسر مین بھی کسی عاقل کو کیا مجال سخن ستان کی وضع ظرفیت مخصوصہ کیلیے نہین بلکہ افادۂ مجمع و محل کثرت کرتا ہے جہان دو ایک نیزہ دگل ہون نیستان وگلستان نہ ہوگا فی البرہان ستان جائے انبوہ ہے و بسیاری چیزہا باشد ہمچو گلستان ونیستان وہندوستان وامثال آن تو مشرقستان بمعنے مجمع المشارق ہے یہ معنے لفظ مشرق سے کیونکر حاصل ہیں آسپر اعتراض تو ہما لت فاحشہ ہے ہان ان کلمات کی کہیے حضرت خواجہ حافظ شیراز قدس سرہ ؎ کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجاست ؛ اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید ؛ صائب ؎ تا مباد آنگاہ از ذوق گرفتاری شوند ؛ میکنم آزاد طفلان راز مکتب خانہا لغات ورہی والے اپنی فہم کے قابل ان کی توجیہ وغیرہ کرتے ہین اور ہمارے نزدیک یہان وہ تحقیق انیق ہے جس سے ظاہر ہو کہ یہ الفاظ اسی طرح درکار آپکی فہم ولیاقت اگرچہ اُس القاسمہ

۱ؔ حکیم اوحد الدین انوری علیہ الرحمۃ ؎ بہ نعمت تو کہ گر در مصاف گاہ اجل ؛ قضا بزور تمام زمین بجنباند ؛ اینجا توجیہ دیگر نیز ہست ۱۲ منہ

جلیل کے متحمل نہین مگر ہم ذکر کرتے ہین کہ اور اہل عقل و انصاف نفع پائین ظرف دو قسم ہی قریب و بعید
جیسے ڈر کے یے درنج وہ دار کہ ظرف الظرف ہی ظرف قریب ایک ہی علامت ظرفیت ہسے بتائی جائیگی اور
بعید بھی جب کہ مقصود صرف افادہ ظرفیت مطلقہ ہو اور خاص ظرفیت بعیدہ بتائین تو آپ ہی ظرف الظرف
بنا ما در کار منزل وہ محل خاص جہان اوترین یا مثلاً خیمہ قائم کرین اور منزل گاہ وہ میدان جس مین یہ
منزل واقع ہو مکتب عرفاً وہ بیت جس مین اطفال کو درس دین اور مکتب خانہ وہ مکان جسمین بیت
مذکور ہی مشرق دائرہ افق کا ہر وہ نقطہ جسپر اگر ستارہ حجاب زمین سے نکلے اور مشرقستان وہ
پارۂ فلک جسمین یہ سب مشارق واقع ہین حضرت حافظ فرماتے ہین منزل در کنار منزل گاہ بھی کسیکو
معلوم نہ ہوئی تیجے دوپہر کی چھٹی مین احاطۂ مدرسہ مین رہتے ہین یہ مکتب سے آزادی ہی مگر آزادی مطلق
نہین پوری آزادی وہ کہ مکتب خانہ سے چھوڑ دیئے جائین تو ہین یہ قصیدۂ مبارکہ مشرق نہین بلکہ
مشرقستان ہی اب قوت و لطافت ہر سہ کلام ملاحظہ ہو تا کتنا صفائی طغیانی جولانی زیادتی مین کیا فن علم کی
ہیگا ظرف الظرف تو معقول و ظاہر ہی یہ مصدر المصدر یعنے چہ آپ کے استاد منیر نے کہا ~~
عشق مژگان مین صفائی کا مزہ لیتے ہین ✤ چشمۂ سوزن عیسے مین نہا لیتے ہین ✤ ولہ ~~
کہون کیا سایۂ پُر نور کے معدوم ہونے مین ✤ سبھون کے توسن فکر تنے کی ہی اسمین جولانی
اور یہان ایک لطف اور ہی سب بمعنے کل ہی کہ مفید احاطہ و استغراق ہوتا ہی ایک اوسمین فن علم کی
کیا دقیقہ رہگیا جسکے لیے جمع کیجائے اور جمع مین یہ مانے مخلوطہ کہان سے آئی ولہ ع کہ
ہی اک قطرۂ باران مین ہی دریا کی طغیانی ✤ ولہ ~~ مجھپر زیادتی ہوئی برناؤ پیر کی ✤
حد ہو گئی گناہ صغیر و کبیر کی ✤ اور خود آپنے صٓ پر کہا یہ فقرہ زیادتی کے موقع پر بولتے فن خود کی
ہین ہمین ہر جگہ اعتراض مقصود نہین مگر آپ اپنی شعر دانی کی تھاہ دکھاتے جائیے۔

۵	طور سینا ہی احمد نوری		نور سینہ ہی احمد نوری	مطلع

قولہ نور سینہ نہین بولا جاتا سرور سینہ نور نظر نور دل نور عین نور چشم بولتے ہین
اقول نور نظر نور عین نور چشم تم جس معنے پر سمجھے اوسپر نور دل بھی نہین بولا جاتا اور جب فن قوافی کی
سرور سینہ جائز حالانکہ سرور کو سینہ سے حقیقۃً علاقہ نہین صرف مجازاً بوجہ ظرفیت دل

اسکی طرف نسبت کر سکتے ہین تو نور سینہ کہ سینہ حقیقۃً اُس سے متصف ہوتا ہو کیا محل تامل ہے
حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ؎ تن ریاضت گرچہ لاغر میکند ✤ صدر را چون بدر انور میکند ✤ بات یہ ہو کہ آپ کو دو مختلف معنی مین امتیاز نہ ہوا یہ سب الفاظ ایک وادی سے خیال کیے حالانکہ نور نظر نور عین نور چشم استعارہ ہین اور نور دل نور سینہ سرور سینہ مین نور و سرور بمعنی نور بخش و سرور دہ۔ اور اسمین سر یہ ہو کہ تشبیہ کے لیے مشبہ بہ کا معلوم و مشہور ہونا چاہیے آنکھ کا نور ظاہر ہو الا سینہ کو سرور لازم نہین نہ عام طور پر دل مین نور و لہذا اصل استعارہ مین نور سینہ عارفان یا ضیائے دل مکاشفان کہینگے نہ مطلق اور نور بمعنے نور بخش خود قرآن عظیم مین موجود علے قول عامۃ المفسرین فی قولہ تعالے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ای منور ہما اور نور بخش سینہ کوئی نئی بات نہین نجمی گوید ؎ پشت و ستش نور بخش سینہاست ✤ آب از و در چشمہ آئینہاست قولہ طور سینا تو کسی انسان کی تعریف نہین اقول صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صفت مین ہو۔ ذاک الطود منیف وہ کوہ بلند ہین فی مجمع البحار اے جبل عالی حضرت خنساء صحابیہ رضی اللہ تعالے عنہا اپنے بھائی کے مرثیہ مین فرماتی ہین۔ ؎ وان صخرا لتأتم الھداۃ بہ ✤ کانہ علم فی راسہ نار ✤ علم بفتحتین پہاڑ کو کہتے ہین۔ ترمذی و ابن ماجہ و حاکم کی حدیث مین ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ الحدیث طبرانی امام حسن بصری سے راوی ان معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ اغمی علیہ فجعلت اختہ تقول واجبلاہ الحدیث نیز عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال اغمی علی فصاحت النساء واجبلاہ جب انسان کی تعریف مین پہاڑ کہا جاتا ہو طور سینا کہ اعظم عنداللہ قدرا و منزلا ہو کیون نہ کہا جائیگا سلسلۃ الذہب حضرت جامی قدس سرہ السامی بمدح حضرت خواجہ احرار رضی اللہ تعالی عنہ ؎ لیک خواجہ کہ کوہ آہنین بود ✤ بلکہ کوہ وقار و تمکین بود ✤ باہمہ بیہمہ فرس میراند ✤ در معارف گہر ہمی افشاند ✤ استاذ البلغاء شیخ ابرہیم ذوق ؎ عقل مین شمس ہو تو علم مین کان گوہر فضل مین کعبہ ہو تو حلم مین کوہ رحمت ✤ کوہ رحمت جبل عرفات ہو سب جانتے ہو آپ کے استاد منیر نے کہا ؎ احلی ہو وقار حضرت حمزہ کا ✤ کوہ احد فضائل بیحد مین ✤ بات یہ ہو کہ غیر سے آپ

ابھی تشبیہ و استعارہ کے معنی ہی نہ سمجھے کیا اسکے لیے یہ ضرور ہی کہ وہ لفظ حقیقۃً مشبہ و مستعار لہ پر صادق ہو یا تشبیہ کا دروازہ بند ہی رائج و مشہور تشبیہات و استعارات مبتذل گنے جاتے ہین۔ اور حسن کلام و قوت طبع جدت مین ہی آپ نے منیر کی اچھی شاگردی کی **قولہ** کیونکہ انسان اشرف المخلوقات ہی **اقول** (فــ۱۴) اب کھلا کہ آپ ضرور ملک الشعرا بھی ہین اور زدہ کے امام الفضلا بھی روز اول سے آج تک جو تمام جہان کے فصحا نظم و نثر مین حسین کو گل و گلبن و سرو و شمشاد و قمر و ماہ و شمع۔ شجاع کو شیر و باز و عقاب و سیف و ببر و ہزبر۔ سخی کو بحر و باران و محیط و ابر۔ عالم و منشی و جنگ آزما کو مشتری و عطارد و مریخ وغیرہا صدہا ہزارہا الفاظ سے محل مدح مین تعبیر کرتے آئے آپ کے نزدیک سب نافہم غلط کار اور بزعم مدح ہجو و قدح مین گرفتار رہی کہ اشرف المخلوقات کو جانورون بیجانون سے ملا دیا (فــ۱۵) کاش اپنے پہلے اپنی پدر شعری منیر اور جد سخنی رشک اور فرجد عالی ناسخ کے دیوانون کو دریا برد فرمایا یا اُن کا نام دیوانون مین لکھا دیا ہوتا اُسکے بعد یہ نفیس افادہ زیب دیتا ان کے بعد حضرت (فــ۱۶) مذاق کنس حساب بے سیاق مین ہین ہان شتران را بسخرہ میگیرند کے خیال سے ان کے کلام بلاغت نظام کو بھی ہیچ بتاتے یا تمسخر و مذاق ٹھہرا کر بے اعتبار بناتے تو اور بے تھا اللہ اللہ شعرا کی کیا گنتی خود قرآن (فــ۱۸) عظیم نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو نجم ثاقب و سراج منیر فرمایا حضور تو افضل العالمین ہین اسے کیا کہیے گا ہم جانتے ہین حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیف اللہ کہنا درکنار تم امیر المومنین (فــ۱۹) سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو بھی شیر خدا کہنا حرام کرا ئیے بغیر نہ رہو گے بید انصاف آپ ہی فرمائین آپ کی اس فاحشہ جہالت کی کوئی حد ہی اور (فــ۲۰) سنیے تو آپ کے استاد منیر نے جو ایک امیر کی مدح مین لکھا ؎ بہار باغ فتوت سحاب گوہر بار ٭ در محیط کرم بحر پُر دلی کے نہنگ ٭ یہ تو اشرف المخلوقات کی بڑی مدح ہوئی کہ آدمی سے ناکا بنا دیا یعنے دریائی جھکی خیر یہان تک حیوانیت تو باقی تھی موتی کہکر بیجان بنایا۔ پھر بھی ترکیب معدنی کامل تھی سحاب کہکر ایک بھاپ ہی ٹھہرا دیا یہان تک بھی جوہریت کی خیر تھی بہار کہکر تو جنس جواہر ہی سے خارج کر کے اعراض مین ملا دیا۔ افسوس کہ آپنے شاگردی کی آپکو تو منیر کا استاد ہونا تھا۔ **قولہ** اگر اسکو مظہر تجلی الٰہی سمجھ کر تشبیہ مین لیا تو بھی غلطی کی انسان مظہر ذات ہی۔ **اقول** (فــ۲۱) مظہر ہیئت چیزے دیگر اور مہبط تجلی ربانی ہونا اور بات ہی مظہر جیسے تمام سب مین اور مہبط تجلے کرورون نہین ہی منشاء تشبیہ ہی کہ حضرت ممدوح عائشہ نامس ۔۔۔ ایسہ تہا جیسے پہاڑ مین طور انوار الٰہی سے منور و معمور رہا مطلق انسان مین آپ کا کلام یہ آپ کی موت (فــ۲۲)

ف۱۴ جہالت شاعر کی
ف۱۵ استاد کشی
ف۱۶ ۔۔۔ کشی
ف۱۸ بیکسی
ف۱۹ بد مذہبی
ف۲۰ استاد کشی
ف۲۱ ۔۔۔
ف۲۲ جہالت ۔۔۔

دو یہ ہی کہ فضل عینی کو فضل جنسی کے سامنے مضمحل جانتے ہو حالانکہ فضل عینی ہی معتبر وملحوظ ہی کفار اشرار کہ جنس انسان سے ہین کوہ و دریا وغیرہا پاک مبارک چیزین در کنار سگ وخوک سے بھی عند اللہ بدتر ہین۔

مطلع	وصفِ اجلی ہی احمد نوری		کشفِ اخفی ہی احمد نوری	۶

قولہ کیسا کہنا کہ وہ روشن تر وصف ہی مہمل ہی اور روشن تر کا وصف بھی مہمل اسیطرح کشف اخفی کے معنے پوشیدہ ہین **اقول** چشمۂ آفتاب را چہ گناہ آپکا مبلغ علم[۲۳] معلوم یہ تو کیا تکلیف دیکھا ئیے کہ امام برہان الدین نے ہدایہ اور امام نسفی نے کافی اور امام زیلعی نے تبیین الحقائق اور دیگر ائمہ نے اپنی تصانیف جلیلہ مین تصریحین فرمائین کہ مصدر بولتے اور اُس سے اسم فاعل مراد لیتے ہین رجل عدل یعنے عادل انت طلاق یعنے طالق ولہذا یہ لفظ صریح ہی بے حاجت نیت طلاق پڑجائیگی امام زیلعی وغیرہ نے اُسکی اور مثال دی کہ ابو حنیفہ علم یعنے عالم شرح صحیح مسلم امام نووی وشرح مشکوۃ علی قاری مین ہی اہل زبان نے کہا رجل کرم یعنے کریم مہمان کو ضیف کہتے ہین یعنی ضائف وصف بالمصدر کعدل ذکراہ تحت حدیث لا تقولوا الکرم شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات مین فرماتے ہین کرم وکرم ہر دو مصدر ست وصف میکنند بدان بر سبیل مبالغہ مثال رجل عدل کذا قال الطیبی نقلا عن محی السنہ اھ ملخصا بھلا ان کتابون کے دیکھنے کو علم درکا تھا زید عدل تو چھوٹی چھوٹی ابتدائی ہی کتابون مین لکھا تھا۔ جاننے دو کسی مسلمان سے اتنا بھی نہ سنا[۲۴] کہ عدل اللہ عزوجل کے اسما ئے حسنے سے ہی مجمع البحار مین ہی ہو مصدر سمے بہ مبالغۃ یونہین[۲۵] وہ اسمائے طیبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ہی مواہب لدنیہ اور اُسکی شرح زرقانی مین ہی (العدل) مصدر فی الاصل ومعناہ البالغ فی العدل اسی باب سے ہی حضور کا اسم اقدس صدق یعنے صادق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ذکرہ فی المواہب اللدنیہ اور اسی قبیل سے ہی حضور کا نام نامی قدم صدق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قدم بمعنے تقدم ہے اور مراد متقدم کتابین مذکور مین ہی (قدم صدق) ای تقدم رہو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) سمّی قدما لتقدمہ۔

مطلع	عہد اوفی ہے احمد نوری		شہد اصفی ہی احمد نوری	۷

قولہ سوا اس خوبی کے کہ ہم وزن الفاظ جمع ہین اور تو کوئی بات معلوم نہین ہوتی عہد وشہد

السنان کی تعریف سے تعلق نہین رکھتے **اقول** اس جہالت کی صفرا شکنی طور سینا کی تقریر مین گزری
قال اللہ تعالی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے
فرمایا سیدھی راہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین رواہ الحاکم وصححہ امام حسن بصری و امام ابو العالیہ نے فرمایا
سیدھی راہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اون کے دونون یار ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہین
رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم وعبد بن حمید عن ابی العالیۃ وحکاہ فی الشفاء عن الحسن وقال تعالی صِرَاطَ الَّذِينَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ امام عبد الرحمن بن زید بن اسلم و ابو العالیہ و حسن بصری رحمہم اللہ تعالی فرماتے ہین
یہ راہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین اور اُن کے آل و اصحاب حکاہ عن الاول الماوردی
وعنہا الامام السمرقندی وقال تعالی فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ امام عبد الرحمن سلمی نقل
فرماتے ہین کہ یہ محکم گرہ مضبوط رسی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین زرقانی مین ہی لانہ العقد
الوثیق المحکم فی الدین والسبب الموصل لرب العلمین ففیہ استعارۃ تصریحیۃ تمثیلیۃ الخ وقال اللہ تعالی
أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہین حکم خدا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ہین رواہ عنہ ابن مردویہ حدیث مین ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ثرید سے تشبیہ
فرمائی رواہ الشیخان عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ دوسری حدیث مین صحابہ کرام رضی اللہ
تعالی عنہم کو نمک سے تشبیہ ارشاد کی رواہ ابو یعلی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ وحسنہ
الامام السیوطی امام حسن بصری اس حدیث کو روایت کرکے فرماتے ہین ذہب ملحنا فکیف نصلح ہمارے نمک
جاتے رہے اب ہم کیونکر ٹھیک ہون جب سیدہ ام المومنین کو ثرید اور صحابہ کرام کو نمک کہہ سکتے ہین
تو عہد بھی آور جب انسان کو ثرید و نمک کہنا ٹھیک ہوا تو شہد بھی بات وہی کہ ابھی بیچارے عالم
شاعر صوفی ماہر صاحب استعارہ و تشبیہ کے معنے ہی نہین سمجھتے ہین اور انھین علم علوم بالائے
طاق شعور شعر کی بھی ہوا نہ لگی استاذ البلغا شیخ ابرہیم ذوق مدح بادشاہ مین فرماتے ہین ؎
تو بہ ریاست تو بہ فراست تو بہ مقالت تو بہ سیاست ٭ فطرت لحیان فکر جاعت حسن بیاض و غصہ حمرا
حسن ادا مین تکمۂ موزون طرز بجا مین گوہر مکنون ٭ شغل و عمل مین نظم مسجع حرف سخن مین نثر مقفے

ف ہذا یکون قولہ تعالی فاستعارۃ من الاستخدام مرادا بالکنایۃ امر اللہ بمعنی الساعۃ کما قررہ الامام السیوطی
فی الاتقان ۱۲ منہ

اپنے استاد منیر کی سنیئے مدحیۂ امام علی رضا رضی اللہ تعالی عنہ مین کہا ہے ؂ فروغ عرش و مجسم رضاے
رب کریم ٭ خدا کے نور ریاض رسول حق کے شمیم الغنا ع نگاہ دیدۂ حق بین باقر معصوم ٭ الغنا ع یم
شرف صدف گوہر تقی و نقی ٭ مدحیۂ امام حسن مجتبے رضی اللہ تعالی عنہ مین ؂ دولت گنج حکیم قدرت
رب کریم ٭ نازش خلق عظیم عالم سرو علن ٭ میلاد امیر المومنین مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم مین ؂
جسنے سائل کو انگوٹھی بخشدی وقت رکوع ٭ خاتم بخشش کا وہ نقش نگین پیدا ہوا ٭ خاکساری سے
ملا جسکو خطاب بو تراب ٭ آج وہ گلگونہ روی زمین پیدا ہوا ٭ مقدم حیدر سے یہ کعبہ معنبر ہو گیا ٭
نل ہو آہوی حرم سے مشک چین پیدا ہوا ٭ رحلت ارسطو جاہ مین ع فیض مین ابر بہاری خلق
مین عطر بہشت ٭ کہیے کیا آدمی فطرت و فکر و غصہ و نکتہ ہے اور یہ نظم مسجع و نثر مقفے کس قطع کا انسان ہوتا
ہے کیا آدمی نگاہ یا سیپ یا دولت یا نازش ہوتا یا مُہر پر کھود ایاز مین کے منہ پر بٹنے کی طرح ملا جاتا ہے
کیا یہ باتین بشر کی تعریف ہو سکتی ہین اور جب عام انسان اِن سے منزہ تو واقعی تمھارے طور پر تمھارے
استاد نے امیر المومنین و امام ثامن رضی اللہ تعالے عنہما کی شان مین یہ بیہودہ کلمات لکھکر اپنے
رفض کا دلی بخار خوب نکالا ہے فرمایا حضرت مصنف شرقستان قدس نے اپنے قصیدۂ مدحیۂ
امیر المومنین فاروق اعظم رضے اللہ تعالی عنہ مین ہے ؂ سبا کی سبھا کتنے ہی روپ بدلے ٭
کہان جائین جنت درون کے شوائب ٭ کوئی چھپتی ہے رفض شب کی سیاہی ٭ تقیہ سے چمکا کرے
صبح کاذب ٭ چھپا لیتی ہے شمس کو بھی تو ظلمت ٭ وہ کیا رنگ جو تیرگی کا ہو حاجب ٭ نہ مانین
تو گلگونہ مل لین ٭ نہ پہچانے جائین تو کفارہ واجب ٭ وہ بالفرض ماہ منیر آئین بنکر ٭ کہین دان
سے بیچکے جاتے ہین صاحب ٭ خدارا انصاف جب انسان کی مدح مین بو و عطر و مشک چین کہہ سکتے
ہین تو شہد مین کیا زہر ہی جانے دیجیے اپنے استاد منیر کے اِن اشعار کا مطلب بیان کیجیے تقریباً
ساری غزل ہی ملاحظہ طلب ہے ؂ وہ آبجو ہون جو صدف آبرو نہین ٭ وہ آبرو ہون جو
گہر آبجو نہین ٭ کیسا سبو ہون مین کہ نہین محبس شراب ٭ کیسی شراب ہون کہ اسیر سبو نہین ٭
وہ آرزو ہون جسکو کوئی دل نہین نصیب ٭ وہ دل ہون مین کہ جسمین کوئی آرزو نہین ٭ آئینہ
وہ جستجو ہون وہ گفتگو ہون وہ ہون گلا وہ سانس ہون وہ بال ہون وہ شیشہ ہون وہ بو ہون
وہ رنگ ہون سب کچھ کہتے کہتے ٹیپ کا شعر سنیے ؂ وہ شہد ہون کہ ذائقۂ دوست سے ہون

وزہر ہو کہ تلخی کام عدو نہین ٭ کچھ سمجھے بھی کچھ نہین اور ذرا اپنی فصاحت ملاحظہ فرمایئے سوا اس خوبی کی یہ پاس کیطرف سوای کی فارسی اضافت کس سے سیکھی اور عہد و غیرہ عہد داو فی داصفی کے اجتماع مین سوا ہموزنی اور کوئی بات نہین یہ آپ کی صنایع ذاتی ہی سرکار ہموزن تو عہدو قتل بھی ہین یہان جناس و ترصیع کی صنعتین آپ کو معلوم نہین ہوتین

مطلع	جلب تقوی کا ہے احمد نوری		سلب طغوی کا ہے احمد نوری	۸

قولہ جلب و سلب فاعل کے معنے دین تو کچھ مطلب پیدا ہو سکتا ہی مگر یہ غیر ممکن مصدر مفعول کے معنے دیسکتا ہی **اقول** آپ کی اس جہالت فاحشہ کی پوری خدمت گذاری زیر مطلع ششم معروض ہوئی مصدر جابجا اسم فاعل کے معنے دیتا ہی وش نظایر مذکورہ کے علاوہ تسلی تسکین کے معنے تو کہیے جسکے لیے اسم مفعول ہی نہین **صائب** گوید ؎ رحم غم تسلی مشو بدیدن خشک ٭ گلے کہ میرود از دست از وگلاب بگیر ٭ **حزین** راست ؎ حزین سادہ دل امروز دگر چون ہر روز ٭ لب خنداے دروغ تو تسلی شد ورفت ٭ **سودا** ؎ مظہر کا ہوا جو قاتل اک مرد شوم ٭ اور اسکی آئی خبر شہادت کی عموم ٭ تاریخ وفات اسکی کہی باروی درد سودا نے کہ ہائے جان جانان مظلوم ٭ **غالب** ؎ تم سلامت رہو ہزار برس ٭ ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار ٭ اور خود آپ کے استاد **منیر** نے یہ کیا کہدیا ؎ یارب ہزار سال سلامت رہین حضور ٭ ہر سال کے لیے ہون مقرر ہزار چاند ٭ مضمون تو شعر غالب سے اڑایا ہی اور وہ بھی بکمی کہ برس ہزار دن کم ہوگئے مگر یہ تو فرمایئے کہ مصدر بمعنے اسم فاعل تو ناممکن تھا یہ سلامت بمعنے سالم کہان سے آیا۔ اور سنیے **منیر** ؎ داب کرین قبول میرا نا ہو مطلب حصول میرا ٭ کیا یہ حصول بمعنے حاصل نہین اور سنیے **منیر** ؎ تشید مبانی مبادی ٭ یعنے کہ خلیب عہد ہادی ٭ کیا یہ تشید بمعنے مشید نہین زیادہ نہین تو اس زیادہ ہی دیکھ لیجیے جسے تمام اہل اردو و فارسی بمعنے زائد بولتے ہین خود آپ نے یہی ناممکن و محال برتا کہ اس مین زیادہ لطف آئے گا شاید یہ اسی طرف اشارہ ہو گا کہ استاد کے قول تو گذر گئے ہم خود اپنے قول سے تناقض کرینگے تو اس مین زیادہ لطف آئے گا یہ تو انکی برانی فاحشہ جہالت کا علاج تھا۔ اور سرکار کی کمال نخودانی یہ کہ فاعل و مفعول و

اسم فاعل واسم مفعول مین تمیز نہین معصدر بمعنے اسم فاعل واسم مفعول آتا ہی نہ بمعنے فاعل ومفعول یہ لیاقت اور مقابلہ علمائے فحول۔

بیت	رشد وارشاد کا ترے سر پر		آج طرہ ہے احمد نوری	۱۵

قولہ طرہ سر پر نہین ہوتا دستار وکلاہ پر ہوتا ہی سر پر سہرہ ہوتا ہی یہ مضمون غلط ہی **اقول** آج تک تو جناب کے علم وشعر کا فضل وکمال ظاہر ہوا تھا اب کھلا کہ بحکم ادعائے تصوف ع لب ببند وچشم ببند وگوش ببند۔ کا ہیچ کا جملہ سرکار کو ایسا پڑھگیا ہی کہ ع خیرہ ام در چشم بندی خدا :: گوشہ خزی ومعتزلی کا دہ جوشش کہ آج تک جناب نے آدمیون کی صورت بھی نہ دیکھی طرہ سر پر نہین ہوتا دستار وکلاہ پر ہوتا ہی بہت بجا اور دستار وکلاہ کہان ہوتے ہین شاید پاؤن پر اور ساتھ ہی طرفہ تناقض کہ سر پر سہرہ ہوتا ہے کیا خوب کیا سہرا ننگے سر پر ہوتا ہی جب وہ بھی دستار وکلاہ پر ہوتا ہی تو آپ کے طور پر طرہ کی طرح وہ بھی سر پر نہ ہوا بلکہ بقصور معاف دستار بالائے طاق سرکاری ٹوپی بھی سرکار کے سر پر نہین ہوسکتی کہ بال پر ہے اور بالفرض ایسا گھٹا ہو کہ کیل نہ رہے جب بھی سر پر نہ ہوئی سر کی کھال پر ہوئی آپ جیسے صوفی کامل کو ایسے استغراق مین مصنف بننا کیا ضرور تھا۔ خاقانی ہند شیخ ابرہیم **ذوق** فرماتے ہین ؎ سر پہ طرہ ہے مزین تو گلے مین بدھی :: کنگنا ہاتھ مین زیبا ہی تو سر پر سہرا :: لطف یہ کہ شیخ صاحب آپ کے دوسرے فقرے کا بھی علاج کر گئے فرماتے ہین ؎ ایک کو ایک پہ تزئین ہی دم آرائش :: سر پہ دستار ہی دستار کے اوپر سہرا :: بھلا ایک سر پر سہرا کہاں ہوا اور اپنے استاد منیر کی تو سنئے ؎ کہین اوس گل کو چڑھائین نہ کسیکے سر پر :: طرہ کی فکر مین ہین پھول پرونے والے :: ہان مجھی کو سہو ہوا آپ کے نزدیک اگر دستار وکلاہ پاؤن پر ہون تو عجب نہین آپ کے استاد منیر نے بھی تو تنگ دو بوسیا کے سر پر ہونے کا اشعار کیا ہے اوپر ہی سے اولٹی ہوتی آئی ہے دیکھیے کیا کہا ہے ؎ فضل خدا سے گوشہ عزلت ہی سلطنت

---

۱ پرچہ اعتراضیہ مین یون ہین (ہ) سے لکھا ہی اور صحیح الف سے ہے ۱۲ منہ

میں لیے ہیں ظلسل ہما لنگ وبوریا۔ ٭ ظاہر ہے کہ ظل ہما سر پر کہا جاتا ہے ان کے لیے لنگ و بوریا ظل ہما ہیں

بیت	تار انظار مرحمت سے بنا		تیرا جامہ ہے احمد نوری	١٤

قولہ تعقید ہے اقول وجہ ہان تعقید کہیے تو اسے جو آپ کے استاد منیر نے کہا ہے ہر کاسہ چینی میں ترے بال پڑے ہیں ہالے لیگی جو اگر سر فغفور کی چوٹی ٭ مقصود ترے کاسہ ہے اور مفہوم متبادر۔

تیرے بال کہ مضاف الیہ کو تقدیم یا اسی سے اتصال یا اسے کہیے جو آپنے صفحہ. ا پر لکھا کہ تین خلیفون کا

ذکر مصرعۂ اولی میں ہوا اور مصرعۂ ثانی میں جناب احمد نوری کا اون کو مولے بنا کر تذکرہ کیا گیا مضاف و مضاف الیہ میں اسقدر بُعد اور ایسے لفظ سے فصل کہ اسکی اضافت متبادر ہو یعنے اون کو جناب احمد نوری کا مولے بنا کر اور مقصود یہ کہ جناب احمد نوری کا تذکرہ اونکو مولے بنا کر بخلاف شعر مبارک کے کہ اوس میں کسی دوسرے معنے کی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ قولہ فصاحت و بلاغت کی خوبی اجتماع الفاظ۔ بنا۔ جامہ نوری سے ظاہر اقول بیشک یا آپکے استاد منیر کیطرح مدحیہ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالے وجہہ میں ع ریش فرعون کے بالون سے جو بنیے کمل ٭ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

بیت	قادریت ہی چشتیت سے بہم		رنگ دو ملکا ہے احمد نوری	١٦

قولہ یا و تا علامت مصدر ہی معنے قادر ہونا چشت ہونا اگر یہی غرض ہی تو اول سے شرک فی القدرت لازم دوسرا اہمال سے مالا مال اور اگر قادری و چشتی میں یا و تا لگائے ہیں تو یا مشدد چاہیے۔

اقول اولا بالبداہۃ شق ثانی مراد ہی تردید محض جہل و عناد ہی اور تشدید یا کی اسی شق سے تخصیص اپنے کمال صرف دانی پر تنصیص عربی میں یائے مصدریہ خود مشددہ ہے نہ کہ یائے آخر مجعول منہ میں مدغم ہوکر اور یون ہوتا تو قادری و چشتی سے بنانے میں ادغام کا کیا محل و محصل تھا عربی میں یائے نسبت کب مخففہ ہی یہ تشدید تو اسکے حصے کی ہوئی یائے مصدری کدھر جائی یہ دوسری صرف دانی ہی اور بات حقیقۃً یہ ہی کہ یائے نسبت جب کسی منسوب مثل قادری و چشتی و حنفی و شافعی سے لاحق ہو تو یائے سابقہ واجب الحذف ہوتی ہے اور منسوب بعینہ اوسیطرح بنتا ہے جیسے بے یا سے کما نص علیہ فی کتب الفن و نبہ علیہ الامام ابن الہمام فی فتح القدیر فی لفظ الشافعیۃ یائے مصدری کہ اسی قبیل سے ہی بعینہ یہی حکم رکھتی ہی سنت

سلہ ہر جیہ اعتراضیہ میں یون ہی تیا مشدد لکھا ہی حالانکہ محض غلط ہی ١٢ منہ

بنا یئے تو سینت ہوگا اور سنی سے بناتے ہیں تو وہ بھی سنیت ہی ہوتا ہی نہ سنیتیت یا سنوئیت
اسیطرح نورانیت ربانیت حقانیت شیعیت ناجیت دنابیت تجربیت نیچریت ندویت مذاقیت
ہزارون لفظ شاہد ہین کہ آخر منسوب مین اسکے لحوق سے پہلی یا کا نشان نہین رہتا اور مجہول
ویساہی بنتا ہی جیسا ہے یا سے تو قادر و قادری یا چشت و چشتی سے الحاق مین تعرفہ تیسری جہالت
و حرف دانی ہی یہ یا کہ نظر آتی ہی وہی یائی مصدری ہی یائی قادری و چشتی حذف ہوچکی اور ایسی
یا کی تخفیف کلام عجم مین شائع و ذائع ہی خصوصًا جب کہ مستلزم توالی سہ حرکت نہ ہو حضرت شیخ
شیراز قدس سرہ سے سنگے وگیا ہی کہ درو خاصیتی نیست ٭ بہ زادمی دان کہ از و منفعتی
کلیم ہمدانی سے برعکس بود خاصیت زعفران عشق ٭ تا رو سے خود در آئینہ دیدم گریستم
کمال اسمعیل سے شرمی بدار تا کنمت نام آدمی ٭ کز آدمی شریف ترین خاصیت حیاست ٭ آپکے
استاد منیر نے کہا سے وہی مار مین ہین زہر کے چھالے انگور ٭ اسقدر کیفیت آب و ہوا کا ہی عمل
ولہ سے خیریت ہی خط ترا جب تک لفافہ مین ہی بند ٭ نکلے جب باہر تو بنجائے مصیبت کی کتاب
افصح الفصحا داغ دہلوی سے ہی کہین تذکرۂ عینیت ذات و صفات ٭ ہی کہین مشغلۂ ذکر
شہود و توحید ٭ اور خود کثرت امثلہ کی کیا حاجت کہ چشت سے الحاق یائین تخفیف خود آپ کو
مسلم اور اب یہ چشت ہی سے الحاق ہوا کہ بعد حذف یائے نسبت چشتی سے چشت ہی رہا بھلا یہ تو
یاتے زوائد ہین یائے اصلیہ جو اسی صورت کی ہو اکابر فصحا اُسے بھی مخفف لائے ہین حضرت
خسرو اقلیم معانی محبوب محبوب الٰہی روحی فداہا و رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہشت بہشت مین فرماتے ہین
سے چون بدان گونہ روشنہ دریافت ٭ تازہ کرد آن نیت کہ در سر یافت ٭ اور اپنے استاد
منیر کے کفریات تو سینے سے بعد نبی اللہ علی سب سے سوا ہین ٭ اللہ کے بندے ہین نصیری
کے خدا ہین ٭ نہ یائے نسبت نہ اُسکی صورت اور خاص عربی ترکیب اور نبی اللہ تخفیف عربیت
ایسے کے نا لہ خوارون کو چشتیت پر اعتراض عجیب ہے تو جاعب تخفیف تھی اپنے استاد کی جانب تشدید
لیجے ۔ رباعی ہے بڑھتی ہی گئین صفات حیوانیہ ٭ حاصل نہ ہوئین خصال انسانیہ ۔ بسیط
ہو خاک نفس امارہ منیر ٭ العادۃ کالطبیعۃ الثانیہ ٭ یہ ثانیہ بالتشدید کیا جانور ہے اور
کالطبیعۃ مین کاف تشبیہ کیسا طبیعت ثانیہ کوئی چیز نہین جسکو عادت کو تشبیہ دیگئی بلکہ خود عادت کو

کو طبیعت ثانیہ کہتے ہین ثانیاً انسان [ف۶۰] کو قادر ماننے پر شرکۃ فی القدرۃ کا الزام کسی جبری گمراہی کا
کام ورنہ اہلسنت کے نزدیک انسان نہ خالق نہ مجبور اور مکاسب بہ اقدار الٰہی قادر ضرور [ف۶۱] ندوہ کے
مولوی صاحب کو اگر کسی ذی علم کی صحبت نصیب ہوتی تو سنتے کہ قدرت انسانی کا ایک مسئلہ ہی جدا [ف۶۲]
عقائد مین قائم فرمایا گیا ہی کہ اہل سنت کے نزدیک انسان فعل کے وقت قادر ہوتا ہی اور معتزلہ کے
نزدیک پہلے رباعی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین ہی ؎ فعار علی حامی ۲ الجی
وھو قادر ۱ + اذا ضاع فی البید ۲ عقال بعیر **قولہ** چشت عجمی ہی اویا وتا علامت عربی
یہ بھی فصیح نہین **اقول** تم ضرور پکے صوفی ہو تم نے آج تک سلسلۂ علیہ چشتیہ کا ہے کو سنا ہوگا
کیا یہ رہ ۲ قبل قادریہ عربی کی نہین فارسی مین تو نسبت کے لیے صرف یاے مخففہ ہے اور تذکیر و تانیث
کا اصلا فرق نہین آجتک کسی عالم یا شاعر ناظم یا ناثر کو اسمین کلام نہ ہوا مگر ندوہ کی مولویت ہی نرالی ہے
ثالثاً یہ کہیے کہ اعتراضات محض براہ تعصب ہین خود صفحہ (۱۱) پر فرمایا ہی کہ جن سے سلسلۂ عالیہ چشتیہ جاری
ہی شرم شرم ۔ عالم صاحب آپکو خبر نہین کہ چشت علم ہی اور اعلام مین ہر زبان کا حصہ جس آدمی یا کتاب
یا شہر کا جو نام ہوگا ہر زبان مین وہی مستعمل رہے گا تو اس نسبت و مصدر مین کلام تو محض جہل فاحش ہے
ان اسے گرفت کیجیے کہ ابج) کو معرب کیون نہین کرتے یہ وہی مثل ہوئی کہ جہان شعر ہین خطاب و تکلم تمہارا دعیہ
مین لعیسنے چہ کی جگہہ یعنی چہ اسمے چہ نیسنے چہ چاہیے تھا ندوہ کے مولوی صاحب یہ کوئی عبارت عربی نہ تھی حرف
ہماری زبان پر ثقیل نہ تھا فارسی اردو کلام مین چشتیہ کی جگہہ جشتیہ ششتیہ صشتیہ کوئی فصیح عاقل
پسند نہین کرسکتا اور سنیے [ف۶۳] تو آپ کے استاد منیر نے جو کہا ؎ وارد رام پور ہی مسکین تو ساکن کٹرہ
جلال الدین ۔ یہ کٹرہ دو طرفہ فارسی بندش مین جکڑا ہوا ہی اسمین زٹ) کیونکر حلال رکھی کٹرہ کہا ہوتا
قولہ تگ و دو بلکا فصیح نہین اردو مین صفت موصوف سے پہلے لاتے ہین یہان الٹی ترکیب ہے
اقول ذرا اپنے استاد [ف۶۴] کو سید میان سنائیے ؎ کھیت دھانون کے لہلہے شاداب +
کررہے ہین نظر کی دلداری و لہ ؎ چوڑیان کوٹ کے کھا جانے کو نقرہ سمجھے + جو مسیحا بھی مجھے آپکے
چلنے دیا ۔ آتش ؎ اثر اکسیر کا مین قدم سے تیرے پایا ہے + جسنام خاک رہ ملکر بناتے آئینا
مین گرا ۔ آتش [ف۶۵] شعر اور منیر کے شعر اول مین تقدیم موصوف کے علاوہ مضاف الیہ پر مضاف
الی شئی لتقدیم ہے تو آپ کے طور پر یہ آپ کے استاد کا ڈبل الٹا پن ہو خود اسی [ف۶۶] لفظ مین تقدیم کی

مثال لیجیے ہر گوہر۔ سے اے جان جہان کم سخنی ختم ہے تم پر + لب بستہ دہن ہے نگین سے ورپکا

قولہ بالمعنے بھی مضمون غلط ہے وہ پکا نگینہ مصنوعی ہوتا ہے اور مصنوعیت تعریف نہیں ۔

اقول آپ بیشک منیر کے استاد اکبر ہیں گرمی طبع جب تک تمام شاعری کو آگ نہ لگا دے چین نہ لیگی آپ کے نزدیک تشبیہ میں صرف وجہ شبہ پر انحصار نہیں سب اوصاف میں اشتراک ضرور ہے تو بجا ہے آپ نیستان شعر کے شیر ہیں یعنے آپ کے دُم بھی ہے آپ چار پاؤں سے چلتے بھی ہیں گنہ سے اِن بھی ہیں

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

بیت	رفع تو مو مین وضع سجدہ مین		لاو الا سے احمد نوری کہ	۱۷

قولہ اگر یہ الا حرف الف و لام الف کا مجموعہ ہے تو شرک ہے یعنے اور الا اللہ میں کا الا ہے تو شرک فی العبادت۔ **اقول** انا للہ وانا الیہ راجعون اب معلوم ہوا کہ آپ اللہ جل جلالہ کو نہیں لفظ الا کو پوچتے ہیں الا اللہ میں جو کلمہ استثنا ہے اگر آپ کے نزدیک وہ خود معبود نہیں تو اُس سے کسیکو تشبیہ دینا کیونکر شرک فی العبادۃ ہو گیا۔ ندوے کے عالم صوفی شاعر صاحب اس نفیس وجلیل مضمون کو آپ کیا سمجھ سکتے ہیں ہم سے سنیے یہ شعر تو شعر متصل سے قطعہ ہے جسکے بعد کے شعر کو آپنے اُس سے توڑ کر براہ جہالت ایک اور شعر سے فصل کر دیا اُس کا دوسرا یہ ہے ذاکر ایسا کلمہ کی اونگلی + خود سراپا ہے احمد نوری کاتب نے یہاں علامت قطعہ (ق) لکھنی تھی کہ سرکار کو نہ سوجھی۔ التحیات میں تشہد اول پر جو انگشت شہادت کا اشارہ سنت ہے علما فرماتے ہیں۔ لا پر اُٹھائے کہ رفع سے نفی غیر کی طرف اشارہ ہو اور الا پر رکھے کہ وضع سے اثبات الوہیت الحق عز جلالہ پر دلالت ہو۔ تا کہ اودھر لا و الا اور ادھر یہ رفع وضع دونوں از روئے نفی و اثبات پر یکزبان ہو جائیں حضرت مصنف دامت فیوضہم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے مدظلہم العالی نفی و اثبات کے ایسے ذاکر ہیں کہ خود سراپا انگشت شہادت ہیں تو جسم کی صورت ہے اور سجدہ وضع یوں تمام جسم اقدس وہی نفی و اثبات بتاتا اور اسم و الالت لا و الا کا کام دیتا ہے قصور معاف آپ عبادت کو عین شرک بتاتا ہے ہم بعد رکھیں کثیرا فہم کا

ملا پر جو اعتراضیہ ہیں یوہین بتاتے کشیدہ لکھا ہے

کلام ہی ہان اسکی خبرین کہیے جو آپکی پارٹی کے پیر و مرشد ذاق صاحب فرماتے ہین ؎ اپنا اللہ میان نے ہند مین نام ٭ رکھ لیا خواجہ غریب نواز ؎ ترا رب کون ہی مجھ سے اگر پوچھا فرشتون نے ٭ اشارہ میری جانب کو کرونگا یا رسول اللہ ٭ ولہ ع محمد خدا ہی خدا ہے محمد ٭ اگلا کہنا تو معاذ اللہ آپ کے دھرم مین شرک ہوا اللہ بتانا کیا کچھ ہونا چاہیے

بیت	تو نہ سیدھا رکوع دوھرا ہی		الف ولا ہی احمد نوری	۱۹

قولہ سیدھا کے مقابل ٹیڑھا کہا ہوتا دوہرا فصیح نہین۔ **اقول** فاضل صاحب پہلے کسی سے قصیدہ سبقاً سبقاً سال دو سال مین پڑھ لیا ہوتا مضمون کی گرد تک نہ پہنچنا اور اپنے اوہام معترض ہو بیٹھنا مولویت ندوہ کا بھرم کھول دیتا ہی یہان سیدھے اور دوہرے کا مقابلہ مقصود نہین بلکہ قدم کو الف اور رکوع کو لام الف سے تشبیہ دینی منظور ہے لام الف دوہرا ہوتا ہی نہ ٹیڑھا۔ شاید آپ کے یہان رکوع کج ہوتا ہوگا آپ کے استاد نے تو آن کج مذہبی ہی کہا ؎ بہتر ہلال عید سے پایا خم رکوع ٭ پر تو خمیدہ ہونے مین دوھرا ہی نور کا ٭ **قولہ** ابتدائے کلام مین الف نہین آتا جو حرف بشکل الف متحرک ہو اسکو ہمزہ کہتے ہین **اقول** آہا مولوی صاحب کو میزان الصرف نوک زبان ہی تاج الادبا علامہ ابو الحجاج یوسف بن محمد بلوی تلمیذ التلمیذ امام اجل قاضی عیاض رحمہما اللہ تعالے نے فن ادب مین ایک کتاب عجب عجاب و مجلہ مین تصنیف فرمائی اوسکا نام ہی کتاب الف با رکھا اسمین دسلن ہشش نہین صدہا جگہ سے اس حرف پر اطلاق الف ثابت ہوگا مین اسکے دیباجہ سے چند حروف نقل کرتا ہون فرماتے ہین ان ذکر الالف مع الیاء وما شاکلہما من الاشیاء ویکون الشکل فی الکل واحدا والمعنے علے خلاف ثم افعل ذلک بالالف مع سائر حروف المعجم مثال ما ذکرنا لک (اب) و (ابی) و (اد) وکذلک الی اخر حروف المعجم فاذا فرغت سقت معکوسہ مثل بانم اقول الف بین حرفین مثل باب ثم اقول حرف بین الفین مثل ابا انتہی ملتقطا تاج العروس مین ہی اجوت جوت مثلثۃ الواو مبنیۃ دعاء للابل الی الماء فاذا دخلوا علیہ الالف واللام ترکوہ علی حالہ قبل دخولہما قال الشاعر انشدہ الکسائی ؎ دعاہن ردافی فارعوین لصوتہ

قیاد عت بالجوت الظماء الصواد یا بالضبه مع الالف واللام علی الحکایه
کذا فی الصحاح وکان ابو عمرو یکسر التاء من قوله بالجوت و
یقول اذا ادخلت علیه الالف واللام ذهبت منه الحکایة
وکان ابو الهیثم یقول اذا ادخل علیه الالف واللام اعرب
یہ کہتے ائمہ عربیت ہین کہ ہمزہ کو الف کہہ رہے ہین مولانا جامی قدس سرہ السامی سلسلۃ
الذہب شریف مین فرماتے ہین ~ نیست در لا الہ الا اللہ ٭ بحقیقت بجز سہ حرف آلہ ٭
جملہ اجزاے این خجستہ کلام ٭ شد ز تکرار این حروف تمام ٭ گر بجوئی درین کلام شگرف ٭
غیر ازین سہ نیابی حرف ہر اگر الہ مین ہمزہ کو الف نہ مانا تو لا و الا کے الف کدھر
جائینگے سہ حرف غلط ہو جائیگا الف کو ہمزہ نہین کہہ سکتے لطائف اسم ذات مین سب سے
روشن تر فرمایا ~ دو الف در راستی دو گواہ ٭ کردہ روشن لبہر وحدت راہ ٭
یکی از فتحہ فتح باب فتوح ٭ کردہ در منظر روح روح ٭ وان دگر دادہ از سکون تسکین ٭
دل وجان را بمسکن تمکین ٭ اب اپنے مبلغ علم شعر کیطرف چلیے ملک الشعرا ابراہیم ذوق
~ ہوا حمد خدا مین دل جو مصروف رقم میرا ٭ الف الحمد کا سا بنگیا گویا قلم میرا ٭
امیر الشعرا امینائی ~ خلف وہ نام جو روشن کرے اپنے آب وجد کا ٭ الف آدم مین دال
آدم مین میم آدم مین احمد کا ٭ منیر آپ کے استاد نے کہا ~ بھلا ہی آپ کی تعظیم سے
زخمی ہوئے ہم ٭ تیر سے کم الف اول آداب نہین ٭ تیر سے مشابہت الف مکتوب کو ہی کہ
ہمزہ منحصر کہ صدر کلمہ ہو نہ اسکے بعد کا الف جسپر فتحہ مدسے دلالت ہی لطف یہ ہی کہ
ابھی ابھی آپ خود لکھ چکے ہین کہ الاحرف الف ولام الف کا مجموعہ ہی الخ مگر حافظہ نباشد
قولہ الف ولا سے الا یہ تشدید لام بن نہین سکتا ایک اور لام کی ضرورت ہی اقول
سرکار کو شوق تصنیف تھا تو وہ الف بلے تازہ ہی کرلی ہوتی مین یہان اس تحقیق و
تدقیق علمی کو بیان کرون کہ حرف مشدد حرف واحد ہی نہ علمائے تجوید نے ادائے مدغم میں
کیا وصیت فرمائی ہی اور وہ حرف کرنے سے کس طرح بچایا ہی کہ فک ہو جائیگا۔

هذا هو الحق وهو الذی اختاره الرضی حیث قال لیس الاد غام الا تیان بحرفین مبل هو

الاتیان بحرفین واحد مع اعتماد علےٰ جزء عن جزء لانہ لا یمکن مجیٔ حرفین احدہما بعد الآخر الا مع الف بینہما ۱ھ معتقد تو سرکار کو تکلیف ما لا یطاق دون اس سے گذریے اور یاد لائیے دیکھ کر بتائیے تلفظ مین کلام ہی یا اشکال کتابت مین سیدھا اور دوہرا الف ولا پر کتابت مین ملا ہوا ہونی مین آنکھین ملکر ملاحظہ فرمائیے تو کھلجائیگا کہ نقوش مرقومہ مین سخن ہی اور اب ذرا آنکھیں کھولکر دیکھیے

لا الا مین دو لام لکھے جاتے ہین یا ایک افسوس آپ بھی تو فرما چکے تھے ۲ لا حرف الف و لام الف کا مجموعہ ہی کیون نہ فرمایا الف و لام و لام الف کا مجموعہ ہی یہ قدم قدم پر تناقض کیسے اور یہ ہین جو آپ نے

کیا اب آپ تبلا سکتے ہین کیا اب آپ بتا سکتے ہین کہ نصحایون ہلا ہلا کھلا بولتے ہین **قولہ** اگر یہ تشبیہ مان لیجائے تو وہی جواب نذر ہی جو اوپر کے شعرون مین دیا گیا **اقول** وہی عقاب نذر ہی جو اوپر ایک ۲ لا کی پوبا چھوڑیے مسلمان اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہین یہ شعر بھی اپنے قرین کے ساتھ قطعہ تھا جسے آپ چھوڑ گئے وہ یہ ہے ۵ محض اثبات کا مقام بلند یون دکھاتا ہو احمد نوری ۵ قطعۂ اولی مین قیام و سجود کے رفع و وضع سے نفی و اثبات دونون ثابت کیے تھے یہان قیام و رکوع سے شکل ۲ لا بنا کر محض اثبات کا اثبات کیا گیا اثبات الوہیت حق آپ کے نزدیک شرک فی العبادۃ ہے۔ ر اشعر کا لطف لطف معروف اسے آپ کیا سمجھ سکتے ہین جب لطف شعری درکنار اصل معنے لفظی مین یہ ٹھوکرین ہین۔

بیت	ذاکر ایسا کہ کلمے کی اونگلی		خود سراپا ہے احمد نوری	۱۸

قولہ ذکر خفی قلب سے ذکر جلی زبان سے ہوتا ہے اونگلی سے ذکر نہین سنا گیا انگلی ناطق نہین **اقول اولاً** یہ وہی شعر ہے جو بیت ۱۷ کے ساتھ قطعہ تھا جسے آپ نے بعکس ترتیب بیت ۱۷ کے بعد نقل کیا اور فہم معنے کو دور سے سلام کر لیا شرح اس کی ما بقا معروض ہوئی۔ **ثانیاً** آپ تصوف عالم شاعر سب کچھ ہین معلوم نہین کس فن کا کلام فرما رہے ہین ارباب حقیقت کا کہنا ہی کیا ہے کہ اورون کے معلومات ان کے مشہودات ہین اہل شریعت کا یہی اعتقاد ہے کہ ہر ذرہ عالم باری عزوجل کی تسبیح مقالی بھی ہے قال اللہ تعالے و ان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم متوجہات کیہ بمثنوی شریف و مرقاۃ شرح مشکوۃ وغیرہا مین اسکی تحقیق ہے جن مین صرف ایک عبارت

امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کی ذکر کرون جس مین آپ کی اس
مین سناگیا کا صاف حکم مذکور ہے کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر مین فرماتے ہین
فان قلت فہل یقدح فی الایمان عدم ایماننا بحیاۃ الجماد فالجواب نعم یقدح
ذلک فی ایمان کل مومن خلاصہ یہ کہ جمادات کی زندگی کا معتقد نہ ہونا آدمی کے ایمان مین
نقص لاتا ہے پھر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل کیا اہل الکشف یقولون سمعنا
نطق الجمادات ورأینا واہل الایمان یقولون آمنا بذلک وصدقنا وعبید
الافکار من المحجوبین یقولون ما سمعنا ولا رأینا یعنے اصحاب کشف فرماتے ہین ہم نے
جمادات کا نطق اپنے کانون سے سُنا اور آنکھون دیکھا اور اہل ایمان کہتے ہین ہم اسپر ایمان لائے
اور تصدیق کی اور اپنی فکر ناقص کے بندے غفلت کے پردون مین پڑے کہتے ہین نہ ہم نے
(جماد تو جماد اونگلی سے ذکر) سُنا نہ دیکھا (اونگلی ناطق نہین) یہ تو سرکاری تصوف و علم کی شان ہے
اور اگر شاعر کاکوری بحکم محجوبی وکوری نطق انگشت سے منکر ہو کر فن شعر پہ چلے ہین تو یہ کوری مذاق
شاعری سے بالکل کوری ہے اگر سرے سے حقیقت کی قسم دیگر مجاز کا دروازہ بند کر دین تو فقط شاعر
کا نظم و نثر سب مین حسن و بلاغت کا خاتمہ ہو جائے حاصل وہی رہے ؎ چشمان تو زیر ابروانند
دندان تو جملہ در دہانند * اردو مین کلمہ کی اونگلی فارسی مین انگشت شہادت کہنے کے علاوہ عربی مین
تو اسے مسبحہ کہتے ہین یعنی تسبیح کرنے والی اور پھر ذاکرہ نہ ہوئی ثالثاً قطع نظر اس سے کہ عالم جناب
نے بحکم ظاہر تقسیم ذکر خفی قلب کی ساتھ خاص کیا زبان سے آہستہ ذکر الٰہی کو ذکر جلی ٹھہرایا آپ ہی
کے فرمانے سے ثابت ہوا کہ ذکر کو نطق لازم نہین اور یہ ہمین آپنے مستفید ہو کر دوبارہ واسطے اسکے لکھا
جسکی تمہید گزارش زیر مطلع ہفتم گزری اور اُسکے قریب ہی پھر تیسرا یا ابتلا دیجیے یا آپ ہی بتا دیجیے
کہ سوا اس کے کیا کہا جائے کہ [illegible] کو ابھی اردو بھی نہین آتی **قولہ** یون کہتے تو حقیقتاً
مسبحہ ہوتا شاغل ایسا کہ کلمہ کی اونگلی **اقول** تناقض کی کچھ عادت سی ہوگئی ہے ع
مقتضائے طبیعت بشر است * شغل فعل اختیاری ہے اور اختیار کو ارادہ اور ارادے کو علم
لازم تو آپ کے طور پر اونگلی کا شاغل ہونا بھی باطل **قولہ** اور کلمہ مین لام ساکن کر کیا الخ

سلہ پر بید انشراقیہ مین یونہین الف کے ساتھ مکتوب ہے حالانکہ محض غلط اور سخت جہالت ہے ۱۲ منہ

غلط ہو یا صحیح **اقول** [ف۹۴] اپنے استاد منیر سے پوچھو ؎ اے بت جوشِ ہجر مین دل تھام نہ لیتے ✣ کلمے مین بھی ہوتا تو ترا نام نہ لیتے ولہ ؎ پڑھا کفر نے خوف کے مارے کلمہ ✣ کہا ڈر کے باطل نے الحق غالب ✣ ولہ ؎ باغ عالم مین مرے سرو سہی کی جانب ✣ کلمہ کی اونگلی اوٹھائے ہوئے شمشاد آیا ✣ باقی تحقیق علمی کا آپ کے سامنے ذکر وضع العلم فی غیر اہلہ ہے

بیت	میرا مرشد ہے مصحف ناطق		نوری آیہ ہے احمد نوری	۲۱

قولہ خطاب مصحف ناطق خاص حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے واسطے مخصوص ہے دوسرے کو نامزد کرنا زیادہ نہین تو خلاف ادب ضرور ہے **اقول** [ف۹۵] آپ کا اجتہاد مسلمانون پر حجت نہین ائمہ دین سے سند لائیے کہ اس لفظ کا اطلاق حضرت امیر المومنین کرم اللہ تعالی وجہہ کے سوا کسی پر جائز نہین ہان [ف۹۶] آپ کا اقرار آپ کا آزار ضرور ہوگا آپ اسی پرچۂ اعتراضیہ کے صفحہ ۱ پر لکھتے ہین مولے خاصۃً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب ہے اور اسکے ایک صفحہ بعد صفحہ اخیر پر لکھا مولانا حالی بانی پتی الندالند یا تو یہ لقب مولے علی کرم اللہ تعالے وجہہ کا خاصۃً مانا تھا یا اب نیچری صاحب آپ کے مولے ہو گئے لبئس المولی و لبئس العشیر

قولہ نوری آیہ اگر آیۂ نور سے مراد ہے **اقول** [ف۹۷] ندوے کے عالم صاحب کو تمیز تو اتنی بھی ہین کہ لفظ سے معنے مراد ہوتے ہین یا معنے سے لفظ اور علماء سے فضول بر اعتراض کو آندھی **قولہ** تو شرک فی الذات ماننا پڑیگا **اقول** اس جنون سرکاری کا علاج تو ابھی معروض ہوتا ہے مگر [ف۹۸] اعتراض کار د تو خود سرکار فرما گئے جب منشاء اعتراض نوری آیہ سے آیۂ نور (یا آپ کے طور پر نوری آیہ آیۂ نور ہے) مراد ہونا ہے اور اسکی تعیین پر کوئی دلیل نہین نوری آیہ کے معنے نورانی آیت روشن آیت تو اعتراض آپ کے ایک ساختہ احتمال پر ہوا نہ قصیدے پر ولہذا آپنے ایسی دو شقون سے اپنے موافقین کو رجوطفلان شیر خوار کیطرح ان پادر ہوا اعتراضات پر ہمکتے قلقاریان لگاتے ہین) ایک ہی شق دکھائی اور دوسری شق لم تحول ۔

ہان [ف۹۹] اس مین کوئی شق شرک فی الذات سے بچانے کی نکالیے جو پیر پارٹی مذاق صاحب نے فرمایا ؎ نصیری کا نصیر اور بحر و بر مین ناصر بندہ ✣ خدائی تا خدا یا خدا مولی علی اعلے

قولہ کیونکہ آیۂ نور مین جناب الٰہی نے محض اپنی ذات کا ذکر کیا ہے **اقول** ندوے کے فاضل صاحب
ذرا کسی ذی علم سے پوچھیے کہ ائمۂ دین نے اس آیت مین کیا کیا فرمایا ہے امام قاضی عیاض شفا
شریف مین فرماتے ہین حضرت کعب احبار و حضرت سعید بن جبیر تلمیذ حضرت سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالے عنہم نے فرمایا۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ الآیہ سے مراد حضور اقدس سید عالم
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا نور پاک ہے امام اجل عارف اکمل سیدنا سہل بن عبد اللہ تستری نے
فرمایا مَثَلُ نُوْرِہٖ نور محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ قلب محمد
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ سینۂ محمد صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یعنی نور ایمان و حکمت محمد صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ نور ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم الخ اب یہ سب ائمۂ کرام تو آپکے
نزدیک معاذ اللہ بڑے بھاری شرک فی الذات مین گرفتار ہون گے والعیاذ باللہ رب العالمین

قولہ جب ممدوح کو لفظاً آیۂ نور مان لیا گیا اور لفظ معنے شامل ہوتے ہین تو اب بتلائیے کہ
اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے وحدہ لاشریک کی ذات مراد ہے یا ممدوح کی **اقول اولا**
کاش جب آپ نعت مصطفے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم پڑھتا سرکار اس سے پہلے سرور ولوا لیتے آیۂ نور مین حمد الٰہی ہے یا وہ
خود خدا یا شریک ذات خدا ہے غنیمت ہی آلا کو پوجتے پوجتے اب آیتا کی پوجا تک تو آئے ہین شاید
آگے عبادت خدا کی حد آیا ہین۔ جب آیت خدا نہین شریک خدا نہین حامد و ثنا گو ئی خدا ہی
تو ممدوح کو آیۂ نور کہنے کا حاصل یہی ہوگا کہ نور الٰہی کی حمد و ثنا اُن سے ظاہر ہے نہ کہ معاذ اللہ
شریک ذات ہین **ثانیا** ذرا اس آیۂ کریمہ کی تلاوت کیجیے اب ہم پوچھتے ہین یہ الفاظ جو آپکی زبان
سے ادا ہوئے یہ آیۂ نور ہین یا نہین۔ ضرور کہیے گا کہ ہین بہت اچھا جب آپ کے ان پڑھی
ہوئے کلمات کو لفظاً آیۂ نور مان لیا گیا اور لفظ سے معنے جدا نہین تو بتائیے کہ اَللّٰہُ نُوْرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے اللہ وحدہ لاشریک لہ کی ذات مراد ہے یا آپ کے الفاظ کی
ثالثاً لفظ مین معنے شامل ہونے سے کیا مراد ہے جزء لفظ ہین یا عین لفظ یا مدلول لفظ اگر
عقل سے کچھ بھی بہرہ ہے تو مدلول ہی کہیگا تو پھر آپ کے اس جاہلانہ خیال پر بھی یہی حاصل
ہوا کہ ذات ممدوح حضرت باری پر دال ہے اس مین کیا حرج ہے ہر ذرۂ عالم دلیل صانع ہے

نہ کہ اولیا و علما کہ دال بالمعنے الاخص ہین رابعاً ندوے کے عالم صاحب کی اور فاش جہالت دیکھیے فرض کردم کہ معنی جزئی لفظ بلکہ عین لفظ ہین پھر اس سے کیا ہوا حضرت کو ابھی حکایت و محکی عنہ مین تمیز نہین بمعانی جملہ حکایت ہوتے ہین نہ کہ محکی عنہ تو شرک کدھر سے آیا مثالین تو یہان ایسی ہین کہ جب پوچھا جائے کہ آپ فلان جملہ بولین اور لفظ معنے کو شامل اور معنے آپ کے نزدیک عین محکی عنہ تو اسوقت آپ کے ذہن شریف کیلئے کیا برآمد ہوا اگر بدیہیات واضحہ کو کہان تک واضح کیا جائے خامساً شنیے تو آپ کا اسم شریف کیا ہے انوار الحق جب نور خدا کی ترقی جس کلام مین ہے اُس کا اطلاق کسی بندہ خدا پر کرنا آپ کے زعم مین شرک ہے تو خود انوار حق جل جلالہ کہنا تو شرک سے بدتر درجہ کا کوئی کفر ہونا چاہیے جسکے بادی آپ کے والدین ہوئے اور اُسپر راضی آپ اور کفر پر راضی ہونا کفر۔ ہان آپکی یہ ایک مفر ہے کہ اپنے نام مین لیجیے حق سے مراد حضرت حق عز جلالہ نہین بلکہ سچ یہ اگر سچ ہے تو بھی آپ کے والدین نے آپ پر ظلم کیا کہ انسان اشرف المخلوقات تھا آپکو انسان سے نکال کر دھوپ چاندنی وغیرہ بیجان بے عقل چیزون مین ملا دیا یاد کیجیے اپنا اعتراض طور سینا پر سادساً ذرا اپنی فصاحتین دیکھیے لفظ مین معنے شامل ہوتے ہین ذرا اشتمال کے معنے اور اس مہمل جملہ کا محصل تو کہیے اور بعینہ یہی ترکیب مسئلہ سطر آخر مین ارشاد ہوئی سابعاً بتلایئے آپ کا پرانا متروک محاورہ ثامناً وحدہ لاشریک کیا اللہ عز و جل کا نام پاک ہے زہے ملائی نرے کودن جاہل کہا کرتے ہین وحدہ لاشریک کی قسم اُن کے کلام مین تاویل بھی ہے شاید اس کلمہ کی قسم کھاتے ہون آپ کے کلام مین توجیہ کی گنجایش ہی نہین ذرہ وَالَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ

۲۴	بیت اقصے ہر احمد لدی		حرمین اوسکے پڑ علے پر	**بیت**

قولہ عمارات اور جمادات کے ساتھ تشبیہ کسی انسان کے لیے مدح ہو تو خوب کہا ورنہ وہی جواب نذر ہے جو شہدا سفے و طور سینا مین عرض کیا۔ **اقول** وہی عتاب نذر ہے جو وہان دیا اور زیادہ ہوس ہو تو فرمایئے آپ اپنے باپ استاد پیر کسیکو قبلہ و کعبہ کہتے ہین آپ بکمال سعادتمندی لغو ہاین آپ کے اُستاد منیر نے کہا ہے صاحب عمرہ

زمان اے دافع رنج والم ؛ قبلۂ دین کعبۂ جان شمع ایوان حرم ؛ ولہ ؎ جناب قبلہ وکعبہ
ذوی ولوان چھپوائے ؛ نظارہ گلشن فردوس کا جن کا نظارا ہی ؛ اسمین تقدیم مضاف بھی
ولہ ایضا ؎ ستون کعبۂ اسلام وعرش اعظم علم ؛ گل بہشت کمالات خضر راہ صواب ؛
ولہ ایضا مجتہد روافض کی موت مین ؎ بنوشت کمینہ کسال نوشش ؛ افتادہ ستون کعبۂ فقہ
ستون کیا عمارت نہین یا جماد نہین ہان یہ نہ کھلا کہ اس ستون کی درزون مین چونا بھرا تھا یا گارا
شیخ ابرہیم ذوق ؎ ترا آویزۂ سرپیچ کا اے قبلۂ خلق ؛ صاف قندیل در مسجد اقصے گوہر
حدیث مین ہو مَن هَدَمَ بِنَاءَ رَبِّهِ تَعَالَى فَهُوَ مَلْعُونٌ جو اپنے رب کی بنائی ہوئی
عمارت ڈھائے وہ ملعون ہے یعنے کسی انسان کو ناحق قتل کرے فی مجمع البحار یعنے
من قتل نفسًا بغیر حق ابو الفضل نے بھی یہ مضمون زبان اکبر سے لکھا اور منیر نے لکھا
ع بھی جاتی ہے بارش کے سبب بنیاد انسانی ؛ جامع ترمذی مین رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے حدیث ہے انا دار الحکمۃ وعلی بابہا مین حکمت کا گھر ہون
اور علی اوس کا دروازہ مسند الفردوس کی حدیث ہو انا مدینۃ العلم وابوبکر
اساسہا وعمر حیطانہا وعثمن سقفہا وعلی بابہا مین علم کا شہر ہون اور
ابوبکر اُسکی نیو اور عمر اُسکی دیوارین اور عثمان اُسکی چھت اور علی اُسکا دروازہ طرق متعددہ
سے ثابت کہ انگلی کتابون مین امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کا وصف
تھا امیر شدید قرن من حدید شدید دالاسر والا لوہے کا قلعہ مجمع البحار مین ہے
ہو بلغتہم قاف الحصین

بیت	اسم آشہ تر العالی اللہ		باشیے ہو احمد نوری	۲۴

قولہ ہر اسم کے ساتھ مسمی ہونا ضرور ہے ممدوح کے نام کو باشیے کہنا کچھ قابل
اعتبار نہین اقول ناقابل کو معدوم سمجھنا اب قدیم بلغا ہی ولکن لا تشعرون
جہان اُس نام کی لیاقت نہ ہو وہ نام بے مصداق ہے قولہ کیا کوئی ایسی مثال آپ
سلف پرچا تمر اعنیہ مین اسم اسماء الف سے لکھا اور ہمزہ بھی بڑھا دیا ـ دوسرو کی لکھی ہوئی عبارت نقل
کرنے کی بھی لیاقت نہین مگر ندوے کے مولوی فرد ۱۲ منہ

دیکھیں گے جو اسم بے مسمے ہو **اقول** حقیقت امر تو منکشف ہو چکی اب اپنی مولویت [۱۱۴] ندوہ کی حقیقت دیکھیے قال اللہ تعالی اِنْ هِیَ اِلَّا اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ یہ تو نرے نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے مدارک شریف میں ہے لیس تحتہا فی الحقیقۃ مسمیات حقیقت میں ان ناموں کا کوئی مسمے نہیں انہیں میں زیر قولہ تعالے اتجادلوننی فی اسماء سمیتموها انتم وآباؤکم فرمایا فی اشیاء ما ھی الا اسماء لیس تحتہا مسمیات لانکم تسمون الاصنام الالھۃ وھی خالیۃ عن معنی الالوھیۃ یعنے یہ نام بے مسمے ہیں کہ تم نے بتوں کا نام الٰہ رکھا اور اُن میں الوہیت کے معنے نہیں دیکھو یہ صاف صاف وہی ارشاد ہے جو ہم نے گزارش کیا کہ جو نام ناقابل کا رکھا جائے وہ اسم بے مسمے ہے اور سنیے اجتماع النقیضین ارتفاع النقیضین شریک الباری سب اسم بے مسمٰی ہیں۔ کیا آپ کے ایمان میں کوئی چیز شریک باری ہے جس کا یہ نام ہے۔

ع سست بازو بجہل سی فگند ✤ پنجہ با مرد آہنین خپگال ✤ **قولہ** کسی اسم کی تعریف میں با مسمے نہیں کہا جاتا۔ بلکہ موسوم کی صفت میں اسم با مسمے کہتے ہیں **اقول** [۱۱۵] واہ رہی مولویت اسم کو اسم نہیں کہتے مسمے کو اسم کہتے ہیں اور وہ بھی کیسا با مسمے یعنے مسمے کے ساتھ کوئی اُس کا مسمے اور ہے سچ ہے آدمی میں حواس ہی چیز ہیں ادیب الہند سید غلام علی آزاد بلگرامی خزانہ عامرہ میں لکھتے ہیں حاکم در ایام اقامت اورنگ آباد تذکرۃ الشعرائے مختصر نوشت صاحب سخنانے کہ ایشان را دیدہ درج نمودہ و نام آن تحفۃ المجالس تجویز کرد فقیر گفتم کہ نام این مردم دیدہ باید گذاشت کہ اسم با مسمی ست وایہام ہم دارد بسیار پسندید وہیں نام مقرر کرد دیکھیے نام کو اسم با مسمے کہا یا مسمے کو۔ زہے فضیلت ندوہ **قولہ** جیسے محبوب علی اسم با مسمے ہے یعنے محبوب علی خود اپنا اسم ہے **اقول** [۱۱۶] بہت بجا قیفال لڑائیے قیفال **قولہ** کیسا اسم جو با مسمے ہے **اقول** وہ مسمے شاید محبوب علی کا ہمزاد ہوگا جس کے ساتھ محبوب علی ہے۔ **قولہ** چونکہ اسم سے مسمے اور لفظ سے معنے علحدہ نہیں لہذا لفظ محبوب علی کے جو معنے ہیں وہی اُس شخص کے ذاتی اوصاف ہیں **اقول** اولا [۱۱۷] اسم سے مسمے اور لفظ سے معنے صرف محبوب علی

جہالت فاحش ۱۱۵

جہالت فاحش ۱۱۶

خود کشی ۱۱۷

ہین جدا نہین ہوتے یا مطلقاً اول صراحۃ باطل اور ثانی پر برہان آتش در کاسہ جو فرمایا تھا
کہ اسم کو ساتھ مسمے ضرور ہے کچھ امتیاز نہین ثانیاً فس۱۱۸ نام کے ساتھ معنے علمی ضرور ہین
یا مسمے پر معنے لغوی کا صدق بھی ۔ ثانی بداہۃ باطل ع برعکس نہند نام زنگی کافور ۔
اور اول سے یہ کیونکر حاصل کہ لفظ کے جو معنے ہین اس شخص مین ثابت ۔ غرض حق سے
پھر کر بہت کچھ ہاتھ پاؤن مارے اور پلے بجائے نہ بروصرفی فس۱۱۹ صاحب جب کسی شخص کو
اسم بامسمے کہین تو وہ صفت بحال متعلق ہے یعنے وہ شخص جس کا اسم مطابق مسمے ہے نہ
یہ کہ خود اپنا اسم ہے اور اپنے مسمے کے ساتھ ہے جیسے یتیم کو پدر مردہ کہتے ہین حضرت
نظامی علیہ الرحمہ ؎ پدر مردہ بے پدر ماندہ را ٭ سر پرو لایت برافشاندہ را ٭ یعنے
وہ بچہ جس کا باپ مردہ ہوا نہ یہ کہ وہ شخص خود اپنا باپ ہے کیسا باپ جو مردہ ہے زمہے
ملائی ۔ سرکار خفا نہ ہون جنون کے فنون اس سے بھی عجیب تر ہوتے ہین

بیت	آسمان سے اُترتے ہین اسما		نام کیسا ہے احمد نوری	۲۵

قولہ نزول وحی بند ہو گیا یہ شرک فی الرسالت ہے فس۱۲۰ اقول شرک سرکار کو بہت چڑھا
ہوا ہے کیا آسمان سے سوا وحی کے کچھ نہین اوترتا سرکار رزق بھی ہر شخص کے لیے آسمان
ہی سے اوترتا ہے ۔ قال اللہ تعالی وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝
اور آسمان سے پانی اوترتا تو شاید آپنے بھی کبھی دیکھا ہوگا فاضل ندوہ فس۱۲۱ صاحب یہ کلام حضرت
مصنف علام دام ظلہ نے تنہا نہ فرمایا بلکہ پہلے سے علمائے کرام لکھتے آئے ۔ مولانا علی
قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف مین فرماتے ہین والحاصل انہ کما قیل الاسماء
تنزل من السماء یعنے حاصل یہ ہے جیسا کہ کہا گیا کہ نام آسمان سے اُترتے ہین اوسیکے
باب الفال مین ہے لعل فی ھذا المعنے ما قیل ان الاسماء تنزل من السماء
یہان آسمان سے اوترنے کی معنے الغائے غیبی ہین شاید آپ الہام اولیا کے بھی منکر ہون
یا اُنھین شریک رسالت جانتے ہون اور ذرا حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی کے
اس کلام مبارک کے معنے کہیے جو سلسلۃ الذہب شریف مین حضرت خواجہ عبید اللہ

فس۱۲۲ ۱ ؎ پرچہ اعتراضیہ مین یوہین بتائے کشیدہ ہے ۱۲ منہ

۱۱۸ نابینی
۱۱۹ ادب دانی
۱۲۰ جہالت ناواقفی
اسما کا آسمان سے نزول
۱۲۱ بیعلمی
۱۲۲ املا دانی

احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصف مین فرمایا ــہ دستِ فیاض او بر شیخ قسلم ٭ شمۂ از لوح ملک حرف ستم ٭ صورت کلک او کلید نجات ٭ معنی خطا و کفیل حیات ٭ رقعۂ او بہر کہ شد واصل ٭ آیتے یافت ز آسمان نازل ٭ اسے تو معاذ اللہ شرک فی الالوہیۃ کہیے گا اور ذرا پیر پارٹی مذاق صاحب کے اس کلیہ کو ملاحظہ کیجیے ــہ نعت ہے جو کچھ محمد کی وہ تیری منقبت ٭ ہو تری مدح و ثنا کیا کیا علے مرتضے ٭ پوچھیے تو شرک سے اس رسالہ سے کتنا بچا ہوا ہے۔ ف۱۲۳ پیرکشی

قولہ احمد نوری عربی الفاظ فارسی ترکیب مل جلکر اردو زبان اقول الفاظ عربی ف۱۲۴ اردو دانی ترکیب فارسی سے اردو ہونا ثابت نہین ہوتا یہ آپ کی قابلیت ہے ہان ہندی لفظ فارسی ف۱۲۵ معلم کشی ترکیب وہ ہے جو آپ کے اُستاد منیر سے گزری ع ساکن کٹرۂ جلال الدین ٭ الصاف سے کہنا یہ ترکیب ایسی ہی ہے نہ جیسی کوئی کہے ع ساکنِ گھوڑۂ کمال الدین ٭ یا ع خادم بچھڑۂ جمال الدین ٭ ہان اور سنیے ندوہ کا ساگھال میل اسے کہتے ہین جو آپکے ف۱۲۶ استاد کشی اُستاد نے صـــلہ پر لکھا۔ قصیدہ فی المدح جناب نواب صاحب بہادر اور آپ کے اُستاد کی اکسیر و پارس زیر بیت ۷۶۔ اور استاد الاستاد کے اگر در نجف اور حرفہ نانا اور لاستین حجاز زیر بیت ۷۷۔ آتے ہین۔ جی ایسے کہتے ہین جو خود آپنے صـــلہ پر فرمایا۔ ف۱۲۷ خودکشی خواجہ ابو احمد ابدال کے صاحبزادہ خواجہ ابو محمد چشتی الملقب بہ ناصح الدین تھے فرمایئے تو یہ صاحبزادہ چشتی الملقب کون سی ترکیب ہے اور الملقب کے بعد بائے منفصلہ مکتوبہ مع ہا کیا چیز ہے اور آپ کی سوا سے اسکے دوبارا و پر گزری اور تین بار پھر آتی ہے اور بچا نے ف۱۲۸ بعلمی کے اور بمقتضائے گے اور سہارا و وسیلہ عنقریب آتے ہین زہے منشیت

بیت	نور سرکار رات دونا ہے		دن سوایا ہے احمد نوری	۱۷

قولہ دن دونا رات چوگنا صحیح محاورہ ہے رات دونا دن سوایا غلط یہ فقرہ زیادتی کے موقع پ

مع تغییرہ اور اوس سے اساتذہ کے بیان مخصوص ترکیبون کو روج

ــہ یہ اغلاط آپ کے طور پر ہو کہ پرچہ اعتراضیہ صـــہ پر سہرہ اور صـــلہ پر دھوکہ اور جوڑہ بجائے ہو لکھا ہی ۱۲

ــہ پرچہ اعتراضیہ مین المقلب لکھا ہے یہ ملقب کا مقلب شاید سہو کاتب ہو ۱۲ منہ

بولتے ہین آپ کی بندش مین تنزل پایا جاتا ہے اور اگر بجاے چوگنا کے سوایا صحیح مان لیا جائے تو بھی بندش صحیح نہین ہر حال مین دن کے ساتھ دونا کہا جاتا ہے رات دونا طغراو ترکیب ہی **اقول** ۱۲۹ جبھی تو کہا تھا کہ قصیدہ کسی سے پڑھوا لیا ہوتا اسکے برابر کا شعر کبر کیونکر سوجھا ؎ کیجیے عکس مثل کہ ناشتہ کا ✤ نور انشا ہے احمد نوری ✤ اور آپ ہی جیسے علماء کے سمجھانے کو انشا کا ترجمہ لکھدیا تھا بالندہ تر اور ناشتہ پر حاشیہ لکھا تھا

ناشتہ شب وعبادت شب اشارہ بہ کریمہ ان ناشئۃ الیل الآیہ صاف مضمون نفیس شعار یہ تھا کہ اگرچہ مثل مین دن دونا رات سوایا کہتے ہین مگر یہان عکس مثل کرکے رات دونا دن سوایا کہیے کہ بحکم قرآن عبادت شب کا نور زائد ہے اب اپنی پچھلی نزاکتون کو دیکھیے کیسی نافہمی تھین رہا یہ کہ مثل مین سوایا نہین چوگنا ہے کا کوری ہی مین یون ہین بولتے ہون مگر دوسرون پر اُسکا اتباع کیا فرض ۔ سرکار محل ترقی ۱۳۰ تنزل کی شکل یہ ہوتی ہے جو آپکے اُستاد منیر نے کہا ہے ؎ لے گل جو تو حنا سے رنگے چند بار ہاتھ ✤ گھبجاتے غم سے خون وفا پانچ چار ہاتھ ✤ کہیے یہ محل ترقی ہے یا مقام تنزل چار زیادہ ہوتے ہین یا پانچ یہان ۱۳۱ چار پانچ کا موقع تھا آپ کے استاد کی بندش مین تنزل پایا جاتا ہے اور یہ بجاے بھی اور کے بھی فارسی اردو اضافتون کا ندوہ کتنا فصیح ہے ۔ **قولہ** غلطی شاعرانہ احمد نوری براے بیت ہے ✤ **اقول** ۱۳۲ کیا مذاق ہے ممدوح غلطی شعری ہوتی ہے سرکار براے بیت ۱۳۳ اُسے کہتے ہین جو آپ کے استاد منیر نے قصیدہ مین قطعہ لکھا ہے ؎ سرخی حنا کی اُڑ کے اگر جائے تا فلک ✤ اس عہد مین نہ جبر کرین اختیار ہاتھ ✤ لین خانۂ شفق کی تلاشی ہزار بار ✤ رنگ حنا کو کھوئین اگر ایک بار ہاتھ ✤ کہیے یہان ہاتھ سے کیا فائدہ ہاتھ آیا سوا براے بیت کے بلکہ انصاف کیجیے تو مصرع اخیر سارا براے بیت ہے کہ یہی شرط مصرع اول قطعہ مین مذکور ہو چکی کیا صرف لفظ ایک کے لیے سارا مصرع کہا ۔ اور بھی ۱۳۴ ؎ جسدن سے رامپور مین ہے آشکار چاند ✤ ہر دم شب مراد سے ہی ہمکنار چاند ✤ اور بھی ؎ اگر ہو ناخن والا سے ہمکنار گرہ ✤ نباسکے نافِ زمین ہیں سکے اغبار گرہ ✤ دونون مصرع دوم مین چاند اور گرہ نے کیا کام دیا ۔ اگر کہیے یہ تو ردیف ہے

تو کیا یہان احمد نوری ردیف نہین اور ذرا غلطی شاعرانہ کے معنے تو کہیے شاعرون ۱۳۵ وہ فارسی دانی
کی طرح غلطی ہے ویسی غلطی کہ شعرا کیا کرتے ہین واہ رہی لیاقت ندویانہ۔

۲۹	قصر اَوْ اَدْنیٰ ہو احمد نوری		قُربِ اَعلی سے ہے تجھے جسکا	بیت

قولہ یہ شعر بحر سے خارج ہوگیا اقول سچ کہنا اب کھلا کہ سرکار نرے شاعر ۱۳۶ وہ عروض دانی
نہین بلکہ اخفش وقت ہین اسے جناب عروض آن فارسی و اُردو کا تو ضابطہ کلیہ ہے کہ
ہمزۂ صدر کلمہ جب غیر صدر و ابتدا مین واقع اور اُس سے پہلے حرف ساکن ہو
بعد نقل حرکت اسقاط ہمزہ مطلقاً جائز اور تمام جہان کے شعرا مین لاکھون جگہ ہم
شائع و ذائع ہے آپ جیسے عروضیون کے لیے قصیدہ مطبوعہ مین اَوْ اَدْنیٰ کی واو
پر فتحہ دال پر جزم لگایا اور الف کو سادہ رکھا تھا م۵ اے شاہ رسل شمع شبستان
راہبر کل ؛؛ شہباز دنے طائر اوج قندسلے ؛؛ بالائے تو سرو لب جوبار دنی
محراب دو ابرو ئے تو قوسین اَوْ اَدْنیٰ ؛؛ المنۃ للہ کہ سو دست نظامی ؛؛ رخسارہ
بدرگاہ شہ طیبہ و بطحا ؛؛ شاید سرکار کو یہ وہم جاگا کہ یہ لفظ و ترکیب عربی ہے
اور اَدْنیٰ مین ہمزۂ وصل نہین اسکا سقوط ناجائز ہوگا مگر یہ کمال صرف دانی ۱۳۷ وہ صرف دانی
سرکار ہے بَیْسَ اور قَدَ اَفْلَحَ کا قاعدہ بھی کبھی کسی مکتب والے سے سنا تھا
قَدَ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ تو خود قرآن عظیم مین قرأت ہی شافیہ مین اسی قاعدہ کی
مثالین ہر طرح کی دین از انجملہ اَلْوَ یُوْتُ خاص یہی صورت واقعہ ہے کہ ہمزہ
متحرکہ اصلیہ دوسرے کلمہ مین ہے اور اوس سے پہلے واو ساکنہ اصلیہ اور اسکا
فتحہ اسے دیکر ہمزہ گرادیا سیدنا کعب بن زہیر اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ قصیدہ بانت ۱۳۸ وہ بے علمی
سعاد شریف مین فرماتے ہین ۲ کرم بہا خلۃ لو انہا صدقت ؛؛ موعودہا
ولو ان النصح مقبول ؛؛ بفتح واو و اسقاط ہمزہ اَنْ زہیر بن خباب نے
کہا ع ولا ازمت الملوک من ال نصر ؛؛ بفتح نون و حذف ہمزہ آل
بلکہ حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی مثنوی شریف مین فرماتے ہین ۵

سلہ دراصل قصیدہ لفظ یثرب ست ۱۲ منہ

الکیاسہ والادب لاہل المدر * الضیافۃ والقری لاہل البدر * والاھر نور مرقدہ سے اعط ماشاء واوسا اعوا وارحمھم * یا نعینا ساکتا فی الضجہم ولہ روح روح عز الیہ یصعد الحساب الاکابر * ولاعطر صحیح یشہد اللہ والملک واھل العلوم * ان سب کو بھی کہدینا بحر سے خارج ہیں جالیے وہ اپنے استاد منیر کی تو مانو گے سے پیشتار ربیع الاول ہو * بلکہ ہمیشہ قبل صفر * کہیے لام کا سکون اور اول کا ہمزہ غائب ہی یا شعر بحر سے خارج و لاھ سے حکم لگانے کا جو حصہ ہو برابر تقسیم * امتلا ایک بھی تبض بنی آدم میں رہے * بنی آدم خاص ترکیب عربی ہے اور ہمزہ غائب ہمزہ وار ترسینے منیر سے بست و ششم ربیع الاولے * چو تنہر بارہ سو سے بالا * یہ ترکیب تو وہی ہے مگر یہاں اولے مونث کیا جانور ہے معہنا اعلام میں ایسا تصرف یعنے چہ آور سینے منیر سے فزاید ایزد شش اقبال دلخواہ * الے یوم الفنا والبقاء والجاہ * ذرا تقطیع تو کیجیے یہ البقا کی ہمزہ مع پہلے اِبقا الف کا القا کیجئے کیا ہان ہان خارج عن البحر یون نہیں ہوتا یون ہوتا ہے جیساکہ آپ کے استاد منیر نے کہا سے مقابلہ کرے نوا دام مو سے سے * کنار کعبۂ حق میں مقام ابراہیم * ذرا انہی سے تقطیع کرا کر دیکھیے مقابلہ مفاعلن کرے ۱۱ اگر نوا فعلاتن کہیے یہ محبت سکا کوف اوزان وا فاعلاتن کی فرع فعلاتن کہاں کی گڑھت ہی مجبون ہو کر فعلاتن ہوا تھا اب کیا مختون ہو کر فعلتن بنا مجنون سے بحث نہیں کوئی عاقل تو اسے موزون نہیں کہہ سکتا کیا آپ نہیں خبن و قبض کا اجتماع ثابت کر سکتے ہیں شاید آپ اپنی وفور علم میں فوراد کی فواد بنا تیں مگر یہ سخیرہی نوا دبر وزن غلام مہموز ہے یا فواد بر وزن سلام اجوف فؤاد بر وزن طومار نرا طوفان ہے آپنے دیکھا بحر سے بے بہرہ ہاتھ کہتے ہیں اور سینے نیز آپ کے استاد نے کہا سے رعیت اسکی ہے مستغنی المزاج الہی * کہ جام جم بھی ہے اسکی نگاہ میں کجکول * ذرا تقطیع تو کیجیے رعی تیس مفاعلن کہ مستغ فعلاتن نل مزا فاعلن

لہ دیکھو دیوان منیر صفحہ ۲۲ ۔ ۱۱

ارکان مجتث کو خبن لازم ہے مستفعلن مین خبن کے بعد میم کس علت سے گریگا یا مجتث مین بجائے خبن رفع بھی آتا ہی شاید آپ بکمال صرف دانی مستغنی المزاج لفظ یا پڑھین حالانکہ وہ غلط محض ہی فافہم

بیت	بام و در کی ضیا سے روشن ہے		نور بالا ہی احمد نوری	۳۶

قولہ کیا چیز روشن ہے۔ **اقول** واہ رے سمجھ مصرع ثانی اوسیکا بیان ہی کاف بیانیہ جو محذوف تھا اب بھلا آپ کی فکر آسمان پیوند کہان پہنچ سکتی بلبل ہندوستان داغ سے کیا اسی ناز کی یہ دعوے ہے ؛ آپ پھرتے ہین چشم عالم مین ؛ **قولہ** اصلاح بام و در سب ضیا سے روشن ہے **اقول** مطلب سمجھنا نصیب اعدا اور اصلاح دینے کا یہ بڑا دعوے شعر مین جو خوبی تعلیل ہے آپ کی اصلاح علیل مین کہان ع فرق را کے بیند آن استنیر و جوہا

بیت	ڈور لنڈے پہ چار عنصر کے		تیر اگنڈا ہے احمد نوری	۳۸

قولہ ڈور مرغ بازون کی اصطلاح ہے جب کوئی اُس سے نہین لڑتا تو کہتے ہین اُسکی سب پر ڈور ہے پہلے مصرعہ کا مطلب یہ ہوا کہ چار عنصر پر ڈور ہے یعنے تمام مخلوقات پر غالب ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس کی ڈور ہے اسکا جواب فی بطن شاعر ہے یا ممدوح سے مراد ہوگی مصرعہ ثانی پورا برائے بیت ہوا **اقول** معلوم شد با تبندگی سرکار کا مبلغ علم یہی مرغبازون بٹیربازون کی بولی ہے اور اُسے بھی پورا نہ سمجھے۔ اُردو سے معلے مین ڈور غالب کو کہتے ہین اور وہ شے غالب پر محمول بالمواطاۃ ہے یعنے یہ شے ڈور سے نہ بالاشتقاق کہ اس شے کی ڈور ہے۔ جگر گوید سے خود بخود دل کو کھنچی جاتی ہے خبر محبوب کی تار برقی پر بھی یہ الفت کا رشتہ ڈور ہے ؛ **ولہ** سے کاغذون گھٹے ہین وہ

منہ

سلہ اُردو مین حذف مضاف بہنگام قیام قرینہ شائع و ذائع ہے سو سنار کی ایک لہار کی منہ کی کھا گئے آدمی بادل تلے کی دیکھنا ہے ع یہ وقت کی چڑھی ہے ؛ ہوگا اُتار کچ ؛ وغیر ذالک یہان مراد یہ ہی کہ اُسکی لڑائی یا ضرب سب پر غالب ہے ۔ ۱۲ منہ

جب تم بڑھاتے ہو تپنگ ؛ چاند تاروں پر تمہارا چاند تارا ڈور ہی ؛ اب آپ سے بمعنی سوال کرنا ہے کتنی بھاری کج فہمی سے ناشی ہوا سرکار بہت عالی فہم ہیں شاید اب بھی نہ سمجھیں تو میں عرض کروں تیرا گنبد ڈا ابتدا ڈور خبر ظرف آس سے متعلق ۔ گنڈا دفع امراض و آسیب کے لیے بنتا ہے امراض کیفیات اربعہ عناصر سے خالی نہیں آسیب بھی ہوائی و آتشی اور باعتبار مسکن دریائی خاکی ہوتے ہیں معنے یہ کہ حضرت ممدوح کا گنڈا عناصر اربعہ پر غالب ہی جو فساد اونکی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں اس سے دفعۃً دفع ہو جاتے ہیں۔ الحمد للہ کلام میں خود مبتدا و مسند الیہ کو برائے بیت کہنا کیا عمدہ خوش فہمی ندویانہ ہی سرکار پورا مصرع برائے بیت وہ ہوتا ہے جو زیر بیت ، ۲ ۔ آپ کے استاد سے منقول ہی چار عنصر کو تمام مخلوقات سمجھنا بھی عجب مولویت ہی اور شاعر کی تنکیر علم سرکار کی معرفیت اور ممدوح سے مراد وہی قدیم فصاحت ۔

بیت	ہر مصفی عسل لبوں سے رواں		میٹھا میٹھا ہے احمد نوری	۴۵

قولہ عسل از لب جاری شدن محاورہ نہیں ہونٹوں سے جو رقیق شے جاری ہو اسکو رال ٹپکنا کہتے ہیں **اقول** یہاں تو معنے عسل سے لغوی معنے مراد ہی نہ تھی یہ پانچ شعر حضرت ممدوح دام ظلہ کی تصنیفات جلیلہ کی مدح بطرز ایہام میں ہیں و لہذا اصل معنے و سراج عوارف و دلیل الیقین ۔ وکشف قلوب ۔ ونور و بہا ۔ یہ الفاظ صریح سے لکھے گئے مگر آپ کی تحقیق منیر کا کیا کہنا ذرا دیکھیے تو حضرت خسرو اقلیم معانی قدس سرہ الربانی ہشت بہشت میں بہرام کے ساتھ شاہ نیمروز کی باتیں ذکر کر کے کیا ارشاد فرماتے ہیں ؎ ریخت چون زین نمط از لالے چند ؛ گفت زین بیشتر لبالے چند ؛ کیا ز لال رقیق نہیں شاید آپ کے یہاں غلیظ ہوتا ہو کیا خاص شہد ہی کی مثال درکار بہت اچھا حضرت ممدوح قدس سرہ ہشت دوم میں فرماتے ہیں ؎ این سخن گفت و لب کشاد ز بند ؛ انگبین ریخت از تمطرۂ قند ؛ و لہ قدس سرہٗ فی نعت النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ؎ لبش چون انگبین ریزد درافتد ؛ ملائک چون مگس انگبینش ؛ اور اپنے طور پر اپنی خوبی بیان تو دیکھیے اُس شے کو رال کہتے ہیں !!

رال ٹپکنا۔ ٹپکنا اُسکے گرنے کو کہتے ہین یا خود اُسے۔

۴۹	تیرا شجرہ ہے احمد نوری		گھر ہے بہائی لوٹ پہاسا	بیت

قولہ شجرہ متعدد اسمائے مقدسہ سے مکمل ہوتا ہے اُسکے واسطے لصیغۂ واحد گوہر کہنا ہرگز صحیح نہیں سلک گوہر کہتے ہین۔ **اقول** قطع نظر ف۱۵۵ اس سے کہ ہر تشبیہ کا مثل ہونا ضرور نہین گوہر اسم جنس ہی قلیل و کثیر پر صادق کیا گہر بار گہر افشان سے یہ معنے کہ ایک موتی ٹپک کر رہگیا گوہر نثار وہ جسکے ف۱۵۶ موتی پھینکدیا آپ خود ہی فرماتے ف۱۵۷ ہین سلک گوہر کیا سلک ایک ہی موتی سے بنتی ہی ؎ برین عقل ندوی ہباید گریست کہ خود گفتہ و خود نداند کہ چیست۔

ادب کا ف۱۵۵

ذوق کا ف۱۵۶

خود کشی ف۱۵۷

قولہ شجرہ مین جیم ساکن بھی قابل غور ہی **اقول** آپ کیا جانین کہ لفظ زبان غیر ف۱۵۸ مین جاکر کیا کیا صورتین پاتا ہے زبان پارسی باستثنائے بعض مضارعات کلمۂ واحدہ مین ہلے دستیاری ترکیب مثل قمرا۔ بدہی۔ شنوا۔ دل من تین حرکات متوالی کی عادی نہین اور خاص اردو کے اپنے لفظ مین تو اصلا نہین آتین ولہٰذا اکثر اوقات بحال ترکیب بھی دونون زبان والے اسکان کیلیتے ہین۔ نپیرد۔ بشگفت۔ دلشکن۔ دہلبند۔ و بدہلند و مژگان وغیرہ فارسی۔ اور سطرین نظرین قسمین۔ قلمین۔ یکمین۔ گنہان۔ قدمون علمون۔ وغیرہ اردو مین بسکون دوم شائع ہین اسی عدم تعود کے سبب ایسے الفاظ عربیہ مفردہ مین تسکین دوم نے اساتذہ و فصحا مین اسدرجہ شیوع پایا جسکا حصر و شمار دشوار۔ شغل تکلت ثمرہ۔ عرفہ۔ ذرہ۔ شبکہ۔ صدقہ۔ دوطرفہ۔ دوورقہ و دخترلہ دوعلہ بعکت حرکت قطرات ندقان۔ ودران۔ حیوان۔ آنجوان طیران جولان ہذیان فدوہی بغلی قلمی وغیرہا بعد نا الف بسکون دوم مستعمل ہین بعض کے نظائر نمونہ حاضر حضرت شیخ شیراز قدس سرہ ؎ اگر باد شہ بر در پیرزن چہ ہباید تو امی خواجہ سبلت بکن قدسی ؎ چنان باد شمشیر دستی فشاند کہ در خرمن عمر برکت نماند و لہ آلودہ ز قطرات عرق دیدہ جبین را اختر زفلک می نگرد روز زمین را فوقی ؎ زشیرِ خشت حرکت شیرین آلودہ زلالے چہ خلوت خانہ گر زنگ جستہ اثر بر چہرہ کرفان شکستہ ف۱۶۰ اور آپکے اُستاد ف۱۶۰ منیر نے کہا ؎ ہین جولان مین اگر اپنی سبکتازی دکھائی

فارسی دانی ف۱۵۸

استاد کی ف۱۶۰

طفل بدخو کو ہوا اُسکا دور تسم آغوش خواب ولہ ؎ ہرزہ گردی کیا رہیگی جب
ہوا معدوم رزق ؛ آسیا سے رخصت اب دَوران سر ہونے کو ہے۔ ولہ
؎ راست قد ہو کہ کبھی گیسوئے برہم مین رہے ؛ پردۂ غمازِ ترے حسن کے
عالم مین رہے ؛ ولہ ع بڑھتی ہی گئین صفات حیوانیہ ؛ ولہ ؎ گرد
پھر کے ترے کون نہین دیتا جان ؛ موت بھی باقی ہے آفاق مین صدقہ تیرا
ولہ ع صدقہ کا ذکر نہ خیرات کی بات ؛ ولہ ؎ شقے سے ہو کامیاب
فدوی ؛ ہے منتظر جواب فدوی ؛ غالب ؎ نقش لاحول لکھ اے
خامۂ ہذیان تحریر ؛ یا علی عرض کر اے فطرت وسواس قرین ؛ مفتی صدرالدین
خان آزردہ ؎ اُس شوخ سے مربوط بہت سہل سے ہوتے ؛ گر ہم بھی مبک
حرکت نااہل سے ہوتے ؛ بحر ع شکری جو تجھکو وہ شربتی اب فاسے ہوتے ولہ ع آج
یہ آغوش خالی مجھکو لگتی گور ہے ۔ اور آپ کی لیاقت علمی پر شمہ بھی انھین نظائر مین
داخل جس سے آپ کے استاد نے آپ کی تسکین کر دی۔ چراغ ہدایت مین ہے یرقان

مرضے معروف در عربی بہ تحریک ست و بعضے گویند کہ فارسیان بہ سکون دوم آرند مولف

لو یہ خصوصیت این لفظ نیست فارسیان اکثر الفاظ کہ بتحریک باشد بسکون دوم آرند
ملتقط ان الیا سکون دوم جو صریح غلطی قاعدہ و خارج آہنگ قانون علمی کا موجب
ہو جیسے متمنے۔ متجلی۔ متولی۔ ایما۔ فقرا۔ خلفا۔ یہ ضرور منطق عوام وجہال ہین اہل
علم انھین ہرگز پسند نہین کرتے۔ جیسے آپ کے پیر طائفۂ اعتراضیہ فرماتے ہین
؎ جو ہین جبریل و میکائیل سے دیوان متولی ؛ تو ہر دربان ہے عنوان ساعین
الامین حسنتی کا ؛ اور تو ہین مرسلین ملتکہ تو کوئی بات ہی نہین نیز فرماتے ہین
؎ ہو نبی ختم رسولان ختم النجا علے ؛ اہل خاتم سجائی ختم الانبیا کا ہو گیا ؛ شرم
شرم شرم۔ اور حق تحقیق یہ ہے کہ جو لفظ اپنی زبان مین جسطرح مستعمل ہو
قطعاً مقبول ہے اگرچہ خلاف اصل ہے یہان تک کہ اگر اصل بالکل متروک ہے تو وہان
وہ صحیح ہی اصل غلط متصور ہوگا جیسے روزمرۂ اردو مین (ح ص ض ظ ط ع) کو (ہ س ز ت ا) بولتے ہین

صحیح کہنے مین ہمہیہ کی آواز پیدا کرتے ہین اور اگر مخارج وصفات سے صحیح ادا کرین تو سخت ناگوار وموجب ریشخند ہو جیسے کہ تیری مین بکسر گاف ہے اور اردو مین بروزن بعم اب اگر اردو مین کوئی اوسے حاکم وسالم سے ہم قافیہ کرے ضرور نامقبول ہوگا آتش نے بیگم باندھنے کا یہی جواب دیا تھا کہ ہماری زبان مین یونہین ہے جب وہان جائینگے ویسے بول لینگے اور اگر دونون طرح مستعمل تو دونون صحیح سمجھی جائینگی جیسے فارسی مین فائے کافر کا فتح وکسر اسی قبیل سے لفظ شجرہ ہے کہ روز مرہ اردو مین عام طور پر بسکون مستعمل اور اصل بھی متروک نہین تو نظم مین بھی دونون طور پر قطعا مقبول بخلاف خلفا ومتولی کہ انھین بسکون دوم جاہلان بدمذاق ہی بولتے ہین ولس۔

بیت	سید الانبیاء رسول اللہ		تیرا بابا ہے احمد نوری	۵۰

قولہ اگر لفظ بابا سے مراد وہ شخص ہے جس کو اب اور پدر اور باپ کہتے ہین اقول
ف۱۶۲ زروے کے نالم صاحب وہ شخص ذات ومصداق ہے اور بابا یہان محمول واقع ہوا محمول مفہوم ہوتا ہے نہ ذوات ومصادیق یون کہو کہ اگر بابا بمعنے پدر واب ہے قولہ تو نص قطعی کے خلاف ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ اقول تو کار زمین را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی ٭ سلیس اردو شعر سمجھنے کی لیاقت نہین اور قرآن عظیم سمجھنے کا دعوے تم کیا جانو کہ اَبَا اَحَدٍ سے ف۱۶۳ کیا مراد اور رِجَالِكُمْ کا کیا مفاد اسی قرآن پاک مین ارشاد اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ اس آیہ کریمہ مین سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ کی قراءت ہے وھو اب لھم یعنے نبی کی بیبیان مسلمانون کی مائین ہین اور وہ اون کا باپ ہے اسیلیے علمائے کرام نے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی کنیت ابوالمومنین ذکر کی مسلمانون کے باپ کما فی المواھب اللدنیۃ وغیرھا توریت مقدس مین حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی کنیت ہے ابوالارامل بیوون کے باپ محتاجون کے باپ ذکرہ الامام ابوالخطاب ف۱۶۴ ابن وحیہ یہ سب درکنار آپ کو سرے سے سادات کرام ہی کے ابن الرسول ہونے

ف۱۶۲ بے علمی

ف۱۶۳ بے علمی

ف۱۶۴ جہالت فاحشہ

ای بعض متاخری الہند فی قول الازہری نعم تحفظت الخ ... بافادات ۱۲ منہ

سے انکار إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ میں یہاں حضرت امام باقر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس پر حاضر ہو کر عرض کرنا السلام علیک یا ابت
سلام حضور پر اے باپ میرے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
پاس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ۱۶ شوال ۵۲۱ھ کو پیش ظہر بیداری میں
تشریف لا کر ارشاد فرمانا یا بنی لم لا تتکلم اے میرے بیٹے تو وعظ کیوں نہیں کہتا
حضرت غوثیت کا عرض کرنا یا ابتاہ انا رجل اعجمی الخ اے باپ میرے میں
ایک عجمی آدمی فصحائے عرب پر کیونکر کلام کروں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا سات بار لعاب دہن اقدس حضرت کے دہن مبارک میں ڈالنا وغیر
ذلک وقائع کثیرہ ذکر کروں اس سے یہی بہتر کہ وہ احادیث متواترہ یاد دلاؤں۔
جنمیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کو اپنا بیٹا فرمایا صحیح بخاری شریف وغیرہ میں حدیث ان ابنی هذا سید
بیشک میرا یہ بیٹا سید ہے وغیر ذلک دیکھنے کی لیاقت نہ تھی تو سر الشہادتین تو اردو
ترجمہ ہو کر چھپ گئی جس میں حسن وحسین ومحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم تینوں صاحبزادوں کی
ولادت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لا کر فرمانا مذکور ہے۔
اَرونی ابنی ما ذا سمیتموہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا
اب اگر یہ کہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کا باپ کہنا صحیح نہیں تو آپ احادیث متواترہ واجماع امت سے منکر ہیں اور اگر ان کا
باپ مان کر ان کے بیٹوں سادات کرام کا باپ نہیں مانتے تو آپ شرع وعقل وعرف
اور خود قرآن عظیم کے مخالف ہیں قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَالُوْا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ
وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يٰبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يٰبَنِيْ آدَمَ حدیث عام وجامع صغیر طبرانی جامع کبیر میں حضرت
امیر المومنین فاروق اعظم وحضرت بتول زہرا خیر النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہما
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل بنی انثیٰ

فان عصبتهم لابیهم مخلا ولد فاطمۃ فانی انا عصبتہم وانا
ابوهم ہر عورت کے بیٹے اپنے باپ کیطرف منسوب ہوتے ہین سوا اولاد فاطمہ کے
کہ مین اُن کا عصبہ ہون اور مین اُن کا باپ ہون یہ ہے مولویت ندوہ اب سرکار کو سوجھا
کہ نصوص کے خلاف کا کون مرتکب ہوا ہان نصوص قاطعہ بلکہ ضروریات دین کے صریح خلاف
آپ کے پیر پارٹی مذاق صاحب کے کلمات ہوتے ہین جنھین انتخاب کیجیے تو دفتر ہوتا ہے
اُن کو خود سے مشتے نمونہ کے لیے وہ اشعار دیکھیے جو زیر بیت ۷۰ و ۱۰۲ و ۲۵ گذرے
اور زیر بیت ۸۰ و ۸۸ و ۲۳۰ بعونہ تعالے عنقریب آتے ہین اگر ایمان سے کچھ علاقہ ہے
تو دشمنان شرع و دین کے برے مذاقون پر تف بھیجو ورنہ تحسین ضلالات و کفریات
کرکے پرائے پیچھے اپنا دین بیچ دینے کا ہر مذنب عیار کو اختیار ہے

۵۸	شہر شہرہ ہے احمد نوری		فضل معروف سے ترا معروف	بیت

قولہ پہلے معروف سے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مراد ہین دوسرے معروف
کے معنے شعر مین نہین سماتے اقول ندوے کے مولوی صاحب آپ سے کچھ تعجب
نہ تھا وہان ایسی ہی لیاقت کے بھرتی ہوتے ہین مگر آپ کے اس مذاق کی پارٹی
بھر مین کوئی فارسی کتب لغت بھی سمجھنے کے لائق نہ تھا ساری کمیٹی نے اوائل محرم
سے اواخر رجب تک پورے چھ مہینے مشقت جھیلکر یہ نتیجہ دیا ہمین ہرگز کتب تفسیر و
قاموس ولسان العرب ومختار الصحاح ومجمع البحار ومصباح المنیر وغیرہا کتب عربیہ
کی تکلیف نہ دونگا کہ حضرات کی قابلیت معلوم مگر ذرا فارسی آمیز لغت صراح ہی دیکھیے
معروف مرد شناختہ و نیکوئی اگر اسکی بھی استعداد نہ ہو تو ذرا اپنی مبلغ علم غیاث
ہی دیکھیے معروف مرد شناختہ شدہ و مشہور و بمعنے نکوئی۔ معنے شعر یہ ہوئے کہ
اے ممدوح حضرت معروف رضی اللہ تعالے عنہ کے فضل کی برکت سے آپ کی نکوئی بھلائی
احسان مشہور شہر و دیار ہے تجھ سے ملائی

قولہ شہر شہرہ باعتبار محاورہ و معنے غلط ہے شہرہ بشہر شہرہ کہا جاتا ہے
اقول سرکار افسوس کو تو قصیدہ دیکھنا بھی حرام تھا نہ کہ ہوس اعتراض شہر شہرہ

ترکیب مقلوب ہو یعنے شہرۂ شہر اور شہرہ بمعنے مشہور خود معروف و مشہور اگر ترکیب
مقلوب میں آپ کو کلام ہے تو آپ ہی کا قول پیشکش صفحہ پر قصیدہ مبارکہ میں اسم
شعر کی آپنے تعریف کی ؎ آل احمد ہین مصطفے کے چاند :: اوپارہ ہے احمد نوری
ماہ پارہ کے معنے تو کہیے اور اگر شہرہ کو مصدر ہے بمعنے اسم مفعول یعنے مشہور میں
تامل ہے تو آپ ہی کا اقرار حاضر صفحہ پر لکھا مصدر مفعول کے معنے دست ملکہ ہی
جیسے خلق بمعنے مخلوق خدا حضرت جامی قدس سرہ السامی ؎ ذرہ وار م ہوا داری او
رقص کنان :: تا شد او شہرۂ آفاق بخورشید وشی :: ولہ قدس سرہ فی سلسلۃ الذہب
؎ ناگہان شہرۂ بہل و غرور :: بانگ زد از حریم مجلس ور :: صاحب مصرع پر پا
تو ان شہرہ آفاق شدن :: مہ چو لاغر شود انگشت نما میگردد :: آپ نے استاد منیر
نے لکھا ؎ شہرہ شد اوصاف وصف در ہند و ایران و عرب :: ذکر خیر شمس بزرگ بانہا
ہم خفی و ہم جلی :: یہان زبان سے ذکر خفی بتا کر بھی آپ کی جہالت سالبہ کا اظہار کیا ہے

بیت	سر مین ساری ہو سر پاک سری		سرچشمہ مبارک ہے احمد نوری	۹ ۵

قولہ مصرعہ اول کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہو کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا پاک جسد
کو سر مین بھرا ہوا ہو اقول آپ سے عجب ہے کہ اتنا سمجھ لیجئے اگرچہ ساری کا ترجمہ بھرا
ہوا اصطلاح علمی کے خلاف ہے گھڑے مین پانی بھرا ہوتا ہے مگر اسے حلول طریانی ہی کہتے
ہین سریانی نہین کہتے اور سر اول کا ترجمہ نہ کرنے سے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہین سر کا ترجمہ
سر مین یہ نہ سمائی ہو کہ یہ سر فارسی اردو کا لفظ بمعنے راس ہے حالانکہ وہ عربی ہے
مطلب یون کہیے کہ حضرت سری رضی اللہ تعالے عنہ کا راز یا کہ دل ہمدردی ہے ایک
ایک ذرہ مین بھرا ہوا ہے جیسے گل مین گلاب دیکھو یہ ہین پڑھ لیا کرو کیون
ٹھوکرین کھاؤ - قولہ دوسرا مصرعہ کہتا ہے یہ بعید ہے وجہ بتاتا ہے اور ترتیب کی کہ جو
مصرعہ اول کی وجہ سے پیدا ہوا اقول ذرا اپنا حسن بیان تو دیکھیے مصرعہ اول
کی وجہ سے پیدا ہونے کے اگر یہ معنے کہ مصرعہ اول خود وجہ و سبب ہو تو محض مہمل
اور اگر یہ معنے کہ جس نتیجے کی وجہ مصرع اول مین بیان ہوئی مصرع دوم

اُس نتیجے کی وجہ بتاتا ہے تو سخت مخل۔ وجہ مصرع اول نے بتائی نہ کہ ثانی نے یوں کہیے
کہ مصرع اول نے جس نتیجے کی وجہ بتائی مصرع دوم اوسکی وجہ ہونے پر تنبیہ اور اُسکی سببیت
کا اظہار کرتا ہو کہ وجہ یہی ہے اور یہ آپ کی بتلاتا وہی فصاحت ہو جسے سنکر فصحا کا دل فصاحت ۱۵۱
ہلاتا ہے۔ **قولہ** مگر نتیجہ بیان نہیں کیا لہذا مصرعۂ ثانی خبر ہے مبتدا ہے۔ **اقول**
پھر ہے پڑھے آگے بڑھے اولاً شعر اول سے ملا کر پڑھو معنے کھل جائینگے لیجئے یہ ناف ہمی ۱۵۲
شہرۂ نیکی و خوبی ظاہری ہی نہیں بلکہ باطن جلیل سے ناشی ہے شاعر صاحب اپنے زعم میں
سمجھے ہیں کہ قصیدے کا ہر شعر سابق و لاحق سے بے ربط ہونا چاہیے ولہذا بیت دیتا
کو مابعد سے منقطع کیا تھا یہاں ماقبل سے بہت اچھا آپ کے اُستاد منیر کے قصیدے استادوں کی ۱۵۳
میں ہو سے شرح یہ کی کہ ملا باد صبا کو اس سال ✤ گل شمع لحد نور خداوند اجل ✤
نصف مصرع اول بتاتا ہے کہ کسی امر کی یہ شرح کی ڈیڑھ باقی اُس شرح کو ظاہر کرتا ہے
مگر وہ امر جسکی شرح ہوئی بیان نہ کیا لہذا ڈیڑھ مصرع شرح متن یا آپ کے طور پر
نصف اول خبر ہے مبتدا ہے اور اس تو انی اربع اضافات کو تو دیکھیے گل شمع لحد معلم کی ۱۵۴
نور خداوند اجل چار کا اتصال مگر وہ ناگوار ہوتا ہے یہاں پانچ کسرات پے در پے ہیں۔
مگر مذہب کا پاس یہاں بھی نہ گیا چار کے نام سے نفرت تھا لہذا پانچوان اور ملا یا تنابیہ
بالغرض استقلال ہی ضرور تو طلالت مقام کافی ہے مقام مقام بیان فضائل ممدوح ادب و الفی ۱۵۵
ہے اُن کی وجہ بتائی جاتی ہے کہ مرتبت مراتب برتر سری ہے اور ایسا حذف عین
بلاغت ہے **قال اللہ تعالیٰ** اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ اسلیے کہ مال دار بے علمی ۱۵۶
اور بیٹوں والا تھا اور یہ کچھ نہ بیان فرمایا کہ اسلیے کیا۔ اسپر مقام نے دلالت کی کہ
بدیں وجہ منکر و مکذب ہوا۔ کہ یہ مقام اُسکے انکار و تکذیب ہی کے بیان کا تھا قال اللہ
تعالیٰ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ جلالین میں ہے
ان کان ذا مال وبنین ای لان وهو متعلق بما دل علیه اذا تتلی ای کذب
کشاف میں ہے ولا یعمل فیه قال الذی هو جواب اذا لان ما بعد الشرط
لا یعمل فی ما قبله ولکن ما دلت علیه الجملة من معنی التکذیب۔

بیت	عبد واحد کے بحر وحدت سے		در یکتا ہے احمد نوری	۶۲

قولہ بحر سے دُر نہیں بولا جاتا بحر کا دُر کہتے ہیں یوں کہو عبد واحد کے بحر وحدت کا
اقول ورنہ بحر سے ہی اور بحر کا ہے اسمیں عاقل کو محل تامل کیا ہے رہا یہ کہ زید فلاں
خاندان سے فاضل یکتا ہے یا فلاں خاندان کا فاضل یکتا ہے اس کا فرق ادق آپ
جیسوں کے سمجھنے کا نہیں جنہیں بدیہیات اولیہ مجہول مطلق ہیں۔

بیت	بو الفرح کے لیے فرح دیدے		غم نے گھیرا ہے احمد نوری	۶۳

قولہ دینے والا خدا ہے آپکے سوا اور سے مانگنا کیا جائز ہے اقول آپکے ندوی
ہی ہونے سے وہابی ہونا ظاہر تھا کہ ندوی کو وہابی رافضی خارجی سب کا مجموعہ ہونا
لازم ع وکل الصید فی جوف الفراء + مگر سرکار وہابیہ سے بھی پانچ قدم آگے
ہیں اُن محروموں کو بھی حضرات اولیائے کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے بعد وصال
یا بحالت بُعد غیبت استعانت میں کلام ہے جو حاضر ہے گزارش ہی آگے آپ منہ اپنے
آیۂ کریمہ ولو انہم رضوا ما اٰتٰہم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ
سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ۔ کاش وہ خدا اسکے دیئے ہوئے پر راضی ہوتے
اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول
اور حدیث صحیح مسلم شریف اسألک مرافقتک فی الجنۃ
یا رسول اللہ میں حضور سے مانگتا ہوں حضور کی رفاقت جنت میں اور حدیث اطلبوا الخیر
والحوائج من حسان الوجوہ بھلائی اور حاجتیں خوشرویوں سے مانگو رواہ الطبرانی
فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یہ مضمون چودہ حدیثوں میں
وارد ہوا اور حدیث یقول اللہ عزوجل اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی
تعیشوا فی اکنافہم فانی جعلت فیہم رحمتی اللہ تعالی فرماتا ہے میرے
رحم دل بندوں سے فضل مانگو اُن کے دامنوں میں چین کرو گے کہ میں نے اپنی رحمت
اُن میں رکھی ہے رواہ العقیلی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ
وحدیث اطلبوا المعروف من رحماء امتی میرے نرم دل امتیوں سے نیکی مانگو

روحی لکم فی المسند دالہ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وغیرہ بھی کا
کیا مفاد ہے آپ اپنی حد پر رہیے منیر کی ادعائی شاگردی سے جتنی شاعری اپنے سیکھی وہی
اپنی فضلیت کو بہت ہی علمی مباحث مین علما پر منہ آنا بہت ذلیل کرتا ہے قولہ دیہہ ہی غیر فصیح ہے اقول
اپنے استاد منیر کو سمجھاؤ ؎ زہر بھی دیدے ہے وصل کے ساتھی اے چرخ ؛ زندگانی
ہی ہماری تو قضا کسکی ہے ؛ ولہ لب رنگین کو آ سکے نذر دیدے اپنے ہاتھون سے ؛
گلوری تو نے جو دست حنائی سے بنائی ہے ؛ نسیم کی مثنوی مین کہ سراپا آتش کی دیکھی
بنائی ہوئی ہے ایک غزل کی ردیف ہی یہ ہے ؎ ساقی قدح شراب دیدے ؛ مہتاب
مین آفتاب دیدے ؛

بیت	غوث کونین کی غلامی سے		جگت آقا ہی احمد نوری	۶۶

قولہ جگت ہندی آقا تر کی باہم ان کی ترکیب صحیح نہین ۔ اقول بحر تو یہ ہے ؎ بحر سبب
فیض پہنچا اُن کی تحقیقات سے ؛ حضرت ناسخ کا کیا کہنا جگت استاد ہین ؛ اُستاد
فارسی جگت ہندی ان کی ترکیب کیسی صحیح ہو گئی شاعر صاحب ترکی فارسی عربی کے
جو الفاظ اردو سے متعلق ہونے سے ترکیب اردو مین آیا چاہین غلط ترکیب یہ کہ ہندی لفظ کو یون
فارسی ترکیب خاص دیجیے ع مساکین کڑہ جلال الدین ؛ یا فارسی الفاظ کو یون
عربی ترکیب خاص مین گانٹھیے قصیدہ فی المدح جناب نواب صاحب بہادر جیسا کہ آپکے
استاد منیر سے گذرا یا ہندی کلام مین مختصات عرب یون چپکائیے صاحبزادہ چشتی
المقلب بہ ناصح الدین جیسا آپ نے فرمایا اور اسے ملغوبہ کے قبیل سے ہین آپ کے
ارشادات بجا ہے چوکنا اور سوا اسکے اور سوا اس خوبی کے کہ مذکور ہوئی
اور سہارا وسیلہ اور بمقتضائے من کنت کے اور سوا اس صنعت کے اور
سوائے احمد نوری کے اور سوا اسکے اور آپ کے استاد کے اکسیر و پارس
آگے آتے ہین ذرا تو گریبان مین منہ ڈالیے اور آپ نے استاذ الاستاذ مرزا
دبیر کی تو سنیے جن کی شاگردی پر آپ کے استاد منیر کو بہت بڑا ناز ہے ؎
بازو پہ ہے جو ہر والاس ضیا بار ؛ اور آگے در تخت حیدر کرار ؛ ولہ ؎ میراث

نکارہ ۱۸۰ استاد کشی ۱۸۱
اردو دانی ۱۸۲
استاد کشی ۱۸۳ معلم کشی ۱۸۴
خود کشی ۱۸۵
استاد کشی ۱۸۶

یہ نانا کی ہے اور صرف نانا ؛؛ ولہ ع پہنچی سکینہ لاش چچا پر لب فرات ؛؛ زہی خوبی بولی دبیر وغیرہ اچھائی ترکیب منیر۔ اللہ اللہ السیون کے کاسہ لیس اور علما پر اعتراض کو لیس

بیت	عبد رزاق ہین وسیلہ رزق		تو سہارا ہے احمد نوری کا	۶۷

قولہ اللہ تعالے بے وسیلہ رزق دینے کا وعدہ کر چکا ہے سہارا و وسیلہ پکڑنا کفران نعمت ہی۔ **اقول** قسم کھا کر بیٹھے ہو کہ قرآن و حدیث و عقل و عرف کسیکی لگی نہ رکھو گے اللہ تعالے فرماتا ہے وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ اللہ کیطرف وسیلہ ڈھونڈھو اللہ تعالے فرماتا ہے وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ تجارت وغیرہ وسیلوں سے اللہ کا فضل تلاش کرو رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ابدال کی نسبت فرماتے ہین بھم ینصرون وبھم یرزقون اونھین کے سبب مدد کیے جاتے ہین اور انھین کے وسیلے سے رزق دیے جاتے ہین اور فرماتے ہین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بھم تقوم الارض وبھم تمطرون انھین کے دم سے زمین قائم ہے اور انھین کے وسیلے تمھین مینھ دیا جاتا ہے کاسب بھائی سے متعلم بھائی کی نسبت فرمایا لعلک ترزق بہ شاید تجھے اسکی بدولت رزق دیا جاتا ہے یہ سب احادیث صحاح وحسان ہین۔ معلوم نہین سرکار کے یہان انگریزی نوکری ہوتی ہے یا زراعت یا تجارت یا اور طور پر کسب یہ سب وسائل ہی ہین حضرت حکیم ربانی شیخ سعدی قدس سرہ فرماتے ہین ع رزق ہر چند بیگمان برسد ؛؛ شرط عقل است جستن از درہا ؛؛ اور یہ سہارا ہندسے پر واو سے عطف طرفہ فصاحت کا لطف ہے جیسے کہا جائے آپ و منیر دو ہی تو سمجھ والے شاعر ہین۔ ہان آپ کیا کرین آپ کے استاد سکھانے والے آپ کے معلم و پڑھانے والے منیر نے کہا ع لاف زن اکسیر پارس ہون تو ہون پروا نہین ؛؛ ڈھونڈھتی ہے کیون قناعت خاک پتھر کا جواب ؛؛ یہ پارس ہندی کا اکسیر پر واو سے عطف مس فصاحت کو کیمیا گویا سونا و سہاگا ہے۔

بیت	تازی کپل علی کی ڈالی ہین		تیرا بالا ہے احمد نوری کا	۶۹

قولہ کی تشبیہ کوپل سے عجیب [ف۱۹۲] در الکلام ہے اقول بیشک آپ مقاصد بلغا کو کیا جانین [ف۱۹۲ ادب دانی]
سرکاریہ شجرہ ہے اور اوسمین جس ولی سے جانب تحت لیجے اُسکی شاخ جیسے سلسلہ طیبہ
نظامیہ شجرہ علیہ چشتیہ کی شاخ اک شاخ مین جوزیادت تازہ ہوا اُسے کوپل سے تشبیہ
قطعًا نادر الکلامی ہے۔ قد محبوب یون تو بتامہ شاخ ہے مگر جب اُسکی ایک حدکو شاخ قرار [ف۱۹۳ استادکشی]
دین اُسکے بعد جسقدر بالیدگی ہوگی کوپل سے تشبیہ دیجائیگی۔ [ف۱۹۳] آپ کے جدو فرید شعری ناسخ
نے کہا سہ بڑھنا اُس طفل کا دلاتا ہے یاد ٭ پھوٹنا شاخ گل سے کوپل کا ٭ اور شے
مستطیل کو کوپل سے تشبیہ آپ کے استاد منیر نے بھی دی سہ پنجہ شانہ
مین پیدا ہوئی انگشت زیاد ٭ دیکھنا شاخ بریدہ مین بھی پھوٹی کوپل۔

بیت	شاہ موسے کے گورے ہاتھونکا		ید بیضا ہے احمد نوری	۵۰

قولہ سمجھ مین نہین آیا کہ گورے ہاتھون کا ہاتھ کیا ہوتا ہے اقول اور آپ کیا سمجھے
جو اسی کے شاکی ہین اولا ید بیضا [ف۱۹۴] عرف مین تصرف بدیع وکرامت نمایان کو کہتے ہین [ف۱۹۴ فارسی دانی]
اسیجگہ سے ہے فلانے ید بیضا نمود اب تو سمجھ مین آیا یون نہ آیا تو یون سمجھیے آپ کے
استاد منیر نے کہا [ف۱۹۵] سہ کیا مرتبہ جعفر طیار کہون ٭ بازو ستے بازو سے پیمبر ہین یہ ٭ [ف۱۹۵ استادکشی]
کہدو سمجھ مین نہین آیا کہ بازو کا بازو کیا ہوتا ہے آپ کے پیر [ف۱۹۶] طائفہ مذاق صاحب فرماتے ہین [ف۱۹۶ پیرکشی]
سہ دیکھی نبی نے عرش پہ انگشتر جلے ٭ پردے سے ہاتھ دست خدا کا نظر پڑا ٭ کہدو
ہاتھ کا ہاتھ کیا ہوتا ہے اور اس سرتیح تو ہین سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم بلکہ کھلی نصیریت
کی خبرین کہیے کہ سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو شب معراج عرش پر مولے علی کا دیدار
علاوہ بھی پوری زیارت الغیب نہ ہوئی پردے مین سے ہاتھ کی انگوٹھی یا ایک ہتھیلی نظر پڑی
اللہ تعالے مذاق رفض وضلال سے بچائے آمین ثانیا [ف۱۹۷] سیدنا موسے علی نبینا الکریم [ف۱۹۷ ناصبی]
وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے دونون ہاتھ روشن ونورانی ہین کہ انبیا کا ہر پارہ جسم پاک
نور ہوتا ہے اُن مین انور الیدین وازہر الکفین کو ید بیضا کہتے ہین تو گورے ہاتھون کا ید بیضا [ف۱۹۸ اماوانی]

سلہ اسی پرچہ اعتراضیہ مین بعضی [ف۱۹۸] لکھا ہے شاید اسے کو اسا لکھنے کا وزن برابر کیا ہو ۱۲ منہ

وہی روشن ہاتھون مین کار روشن تر ہا تھ ہوا۔ سمجھ مین نہ آئے تو آپ کی قسمت۔
[۱۹۹] ان خطا سے اضافت اِسے کہیے ؎ نیگویم زبان اہلِ فرس ست ❊ بل این نظم منیر کس
سپرس ست ❊ فرس خود بمعنے اہل فارس ہے یہ اہل کا اہل کیا ہوتا ہے ہان شاید اہلخانہ
مراد ہو۔ قولہ آپنے خیال کیا ہوگا کہ ید بیضا سے روشنی مراد ہے یہ غلط ہے بلکہ دست سے
مراد ہے ایسی فاش غلطی لتعجب ہے اقول حضرت مصنف دام ظلہ نے تو یہ خیال نہ فرمایا مگر اپنے استاد [۲۰۰]
منیر کے اس شعر کے معنے کہیے ؎ دست پر نور سے سائل کو جو بخشا گوہر ❊ ہو گیا دست گدا
مین ید بیضا گوہر ❊ کیا ہاتھ مین ہاتھ لگ گیا اور ذرا اپنی فصاحت تو دیکھیے دست سے مراد ہے [۲۰۱]
یا دست مراد ہے۔ قولہ ایک شعر عمدہ ہے اُسکی داد دیتے ہین وہو ہذا ؎ آل احمد مین
مصطفےٰ کے چاند ❊ ماہ پارہ ہے احمد نوری اقول سرکار تناقض مدار آپ کو یہ کیون [۲۰۲]
اچھا لگا۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے چاند اور چاند کا ٹکڑا کہنے مین کیا تعریف ہوئی

بیت	رفض و تفضیل و ندوہ کا قاتل		سنت آرا ہے احمد نوری	۵۶

قولہ رفض و تفضیل کا وجود ایسا نہین جسپر قتل وارد ہو سکے اقول اولا شاعر
صاحب آپنے ضرور شاعری کی خدا کی فضل سے کوئی بات بھی شعور کی ہے مجاز تو آپ کے [۲۰۳]
یہان حرام ہوتا ہے اگرچہ قرآن و حدیث و کلام بلغائے قدیم و حدیث مجاز سے مالامال ہین
بھلا خون آرزو۔ حسرت کشتہ۔ کشتن چراغ۔ قتل ذہب۔ زیبق مقتول۔ چاندی کا [۲۰۴]
کشتہ وغیرہ وغیرہ آپنے کبھی سنے ہین عرب کا محاورہ ہے قتلت الشیء خبرا ایسی [۲۰۵] [۲۰۶]
طرح قتل علم و قتل رائے و قتل سخن سب بمعنی حصول علم تام و یقین کامل مستعمل ہے
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰے وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا امام عربیت فراء نے کہا الضمیر ہہنا
للعلم کما تقول قتلتہ علما وقتلتہ یقینا للرائے والحدیث
امام ابو اسحاق زجاج نے کہا المعنے ما قتلوا علمہم یقینا کما تقول انا
اقتل الشیء علما ای اعلمہ علما تاما اور سینے شراب کو قتل کہا یعنی پانی ملا کر
اسکی تیزی کم کر دی سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین
ان التی ناولتنی فرددتہا ❊ قتلت قتلت فہاتہا لم تقتل ❊ اخطل نے کہا ہے

ف ۲۰۷ استاد کشی — فقلت اقتلوہا عنکم بمزاجہا ❊ وحب بہا مقتولۃ حین تقتل ❊ آپکے استاد منیر نے کہا ع شہید ہوتی تھیں اک سمت حسرتیں لاکھوں ❊ جگر کے ٹکڑے کہیں لوٹتے تھے بسمل وار ❊ ولہ ع ناامیدی کا جو اُتنا ہی رنگ ❊ جسقدر خون تمنا ہوگیا ❊ ثانیاً آپ خود اپنی خبر لیجیے اول ہی سطر اعتراضی مین فرما آئے ہین

ف ۲۰۸ خود کشی — مشرق کے ساتھ متان لگانا فصاحت کے سینہ پر سنان مارنا ہے ای جناب تا آب اگر آپ کے یہان کوئی سینہ دار فصاحت قابل سنان خوردن ہو تو ذرا ہم بھی مشتاق ہین ص ۴ پر فرمایا ایسی صورت مین شعر کا خون ہوگا کیا سرکار کے

ف ۲۰۹ خود کشی — یہان شعر کوئی ذوی جانور ہوتا ہے ثالثاً امانت وقتل متقارب المعنے ہین قاموس مین ہے قتلہ قتلا اماتہ اب قطع نظر اس سے کہ حدیث صحیح مین لہسن پیاز کی نسبت

ف ۲۱۰ بدعلمی — حکم آیا فلیمتہما طبخا کھانا ہی چاہے تو انھین خوب پکاکر قتل کرلے تقویت نماز کو اماتت صلاۃ فرمایا گیا کیف انت اذا کان علیک امراء یمیتون الصلاۃ عن وقتہا

خود احیاے سنت واماتت بدعت کتنی حدیثون مین وارد اور خاص و عام کی زبان زد ہے

ف ۲۱۱ نادانی — بعینہ وہی مضمون ہے قتل اماتت ہر اور رفض وتفضیل بدعت اقول صرف رفض و تفضیل کی نسبت اعتراض فرمایا خدا کا شکر کہ ندوے کو آپنے بھی قابل قتل سمجھا۔ ورنہ ستم کا ہی طور پر اسمین بھی کلام واضح تھا ندوہ کمیٹی اور کمیٹی گھر ہے۔ یا وہ کمیٹی کہ پہلی کفار واہل جاہلیت مکہ معظمہ مین کرتے اب کانپور وغیرہ مین شروع ہوئی ہے اور نیچری کمیٹی گھر قتل کا جسم نہین رکھتے۔ قولہ قاتل بجاے قامع استعمال کیا تو دعوے غلط ممدوح نے رفض وتفضیل کو کس جگہ سے دور کردیا۔ اقول بات تو یہی ہے کہ ع خود گفتہ

ف ۲۱۲ نادانی — خود ندانند کہ چیست ۔ قمع بمعنے دور کردینے کے نہین بلکہ مقہور وذلیل کرنا کما فی القاموس والصراح وغیرہما رفض وتفضیل کو بحمد اللہ تعالے جو مقہوری وذلت تصانیف جلیلہ حضرت ممدوح دام ظلہ العالی مثل دلیل الیقین وسراج العوارف وغسل مصفے وسوالہ

ف ۲۱۳ جہالت وتکذیب — وجوابہ سے پہنچی ہے اسکی تلخی مذاق گمراہان سے اب تک نہ گئی نہ حشر تک جاسکے باقی کہین سے معدوم ہوجانا بشر کے اختیار مین نہ اسکی تکلیف دیگئی اور یون تو

کیا ذکر خود امیر المؤمنین مولیٰ علی وائمۂ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا کیا مساعی
جمیلہ دفع رفض وتفضیل مین فرمائے جنکی روایات قاہرہ سے زمین وآسمان گونج
رہے ہین مگر مشیئۃ الٰہی کہ یہ گمراہیان معدوم نہ ہوئین عجب کہ آپنے اس شعر پر اعتراض نہ فرمایا
سے صادق رفض سوز کا پرتو ؛ تجھپہ سجتا ہے احمد نوری ؛ یہان بھی کہدیا ہوتا کہ امام
جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رفض وتفضیل کا کونسا دریا جلایا خود اون کے
گھر اور خاندان مین شیعہ موجود ہین **قولہ** اور ندوہ کا تو آج تک بال بانکا نہ ہوا دن
دونا ترقی پر ہے۔ **اقول اولا** دنیوی ترقی مراد تو نیچری بھی یوہین کہتے ہین بلکہ
ابھی نیچریون کے ہنگامہ تک پہنچنے کے لیے ندوے کو منھہ چاہیے اور اگر دینی ترقی
مراد تو اُسکا حال ندوے والون کے سر پر قرآن اٹھا کلیجے پر ہاتھ رکھکر پوچھ دیکھیے
اور خود کیا نہ جانتے ہوگے مگر جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کا علاج
نہین بلکہ دنیوی حالت بھی خود ندوے کے رسالہ تحفہ جلد ۵ نمبر ۱ سے پوچھیے کہ حیدرآباد
جیسے شہر مین بہت کچھ دند مچائے اشتہارات پھیلائے وہان کے ججون وجون سے
روز دکھائے مگر علما تو علما وکلا تک نہ آئے شہر بھر سے کل ۱۴ روپے چندہ ہوا
جو حیدرآباد کا ایک قلی دیسکتا تھا۔ **ثانیاً** کچھ پیری مریدی کا بھی دھوم ہے یا ندوی
کی زندگی مین سب سے آزاد ہو لیے آپکا پیر جناب شاہ جی محمد شیر صاحب کو لکھا اور آپکے
مربی جناب شاہ محمد فضل الرحمن صاحب اور سارے طائفۂ اعتراضیہ
کے پیرو بزرگ جناب مذاق صاحب اور ان سب صاحبون کے پیر سلسلہ و
شیخ طریقہ حضرت شیخ مجدد صاحب یہ چارون صاحب ندوۂ مخذولہ کے دشمن
ہین اور ندوۂ مخذولہ ان کی دشمن پیر اول جناب شاہ جی صاحب دامت
فیوضہم بحمد اللہ تعالیٰ زندہ ہین اونسے پوچھ دیکھیے کہ آپ کی ندوہ کو کیسا جانتے
ہین ابھی شوال ۱۵ھ مین حضرت عالم اہلسنت مارہرہ شریف جاتے تھے اور حضرت
حاجی صاحب بلندشہر کو۔ علیگڈھ کے اسٹیشن پر ملاقات ہوئی جناب حاجی صاحب
نے بعد سلام ومصافحہ پہلی بات یہی پوچھی کہیے اب ندوہ کا کیا حال ہے

حضرت عالم اہلسنت نے فرمایا بحمداللہ تعالے بہت ذلیل وخوار ہے آپ حضرات کی دعا
درکار ہے فرمایا ہم تو دعا کرتے ہی ہین مگر بیچ پڑیگا آپ ہی صاحبون سے جان وجانان ندوہ
شاہ سلیمن صاحب پھلواروی حضرت حاجی صاحب کی خدمت مین حاضر ہو کر جیسے سرخرو
پلٹے اسکا حال سرگزشت وماجرائے ندوہ مین چھپ چکا ہے ملاحظہ کیجیے پیپر دوم (وقت ۱۱) ہزار کشتی
حضرت مولوی صاحب مرادآبادی کے اقوال ہدایت اشتمال رسالہ مولوی سید
نذیر الحسن صاحب ایرانی مطبوعہ اخبار زمانہ کانپور وآخر رسالہ جنوہ مولوی غلام
احمد صاحب بجواڑی طبع ثانی ومکتوبات علما وغیرہا رسائل رد ندوہ مین طبع ہو چکے
کہ جناب شاہ احمد میان صاحب کو ندوہ مین جانے سے منع فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ وہ
سب معاملات نفس ہین مالیخولیا کی علامت ہے غارت ہونے کی فکرین کی جاتی ہین
پیپر سوم جناب مذاق صاحب کا حال زیر بیت ۲ وعنقریب آتا ہے کہ اُن کے طور پر (وقت ۲۱) ہر کشتی
ندوہ گمراہ وخاسر اور ندوہ کا دھرم مانو تو وہ خودکش ومفسد کا فر ہے پیپر چہارم حضرت (وقت ۱۹) ہر کشتی
مجدد صاحب کا بھی ندوہ کے ساتھ یہی حال ہے اُن کے اقوال شہر تکفیر روافض مذہبان
نفاق وگمراہان بد مذاق مین شہرہ ہین اور ندوہ ایسے مفسدونکو خودکشی اور ایسا آئنا
بتاتی ہے جسکی مغفرت نہین بلکہ صاف کہتی ہے ایمان نذارد اور جب ایمان نذارد توجنت
سے کیا سروکار رسالہ جنوہ فی وجوہ شنایع دارالندوہ مین حضرت مجدد صاحب کے
بہت ارشادات مذکور ہین کہ جان ندوہ پر برق قہر ہین زیادہ نہین تو آن کے یہی دو
فرمان ملاحظہ کیجیے جو حاجت اونھون نے ندوے کے بزرگان آئین روافض وغیرہ مقلدین
کو دیے رسالہ رد روافض مین فرماتے ہین تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و
موافق طریقہ سلف ست وآنکہ از بعض اہلسنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردہ اند بر تقدیر صحت د
دلالت آن بر عدم تکفیر محمول بر توجیہ وتاویل ست نیز فرماتے ہین علمائے اسلام را
واجب ولازم کہ رد آنہا نمایند ومفاسد ایشان ظاہر سازند ندوہ کہتی ہے رد وکد کا
صیغہ ہی اڑا دیا جائے یہ تو تو مین مین ہے فساد وخودکشی ہے رسالہ مبدء ومعاد مین فرماتے
ہین مدتے آرزو ے آن داشت کہ وجہے پیدا شود در مذہب حنفی باوجود خلف امام قرات

فاتحہ نمودہ آید امابواسطۂ رعایت مذہب بے اختیار ترک قرائت نماید و آخر الامر اللہ تعالے

ببرکت رعایت مذہب کہ نقل از مذہب الحاد ست حقیت مذہب حنفی در ترک قرائت

ناموم ظاہر ساخت کیون حضرات بتائیے اور جلد بتائیے دھرم دھرم سے پکے ندوے

کی مان کر اپنے پیرون کو مفسد و خودکش و نامغفور بلکہ نفس ایمان سے معزول و مہجور

جانیے گا یا خدا ہدایت دے کچھ دھرم کی شرم مریدی کی لاج رکھ کر ندوے کو گمراہ و مغرور

و مخذول و مقہور مانیے گا دونون میٹھے تو نہیں ؎ یا دامن یار رفت از دست ✣

یا این دل زار رفت از دست ✣ ثالثاً[۲۲] پیر یکنار آپ خود ندوے کے بھاری چور پکے مجرم

حکم ندوہ سے دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے مرتکب ہین رد کا رسالہ لکھا اور یہ ندوے کے

دھرم مین فحشا و منکر ہے کلمات دلشکن لکھے اور یہ توتو مین مین سر پھٹول مفسدی

خودکشی ہے اتحاد و داد چھوڑا اور یہ وہ گناہ ہے جو ہرگز نہ بخشا جائیگا ندوے پر ایمان

ہے تو اپنا ایمان ندارد مانیے ہوس نجات خیال محال جانیے جابجا مسلمانون پر حکم

شرک لگایا۔ اور یہ وہی ندوی کی دالی دفعہ ۲۱۱ ہے غرض طرح طرح سے سرکار نے ندوہ

نابکار کے گلے پر چھری پھیر دی اور ایک آپ ہی پر کیا موقوف بڑے بڑے

ندوچی بیوقوف اسی مرض ندوہ کشی مین مبتلا ہین دنیا بھر کے گمراہون سے اتحاد فرض

اور اہلسنت جو اصلاح ندوہ چاہین اُن سے عناد فرض ؎ بہ سنیان عناد و با

عدو دل نواز یہا ✣ تف و ہزار تف برین مذاق ندوہ بازیہا ✣ پھر حمایت ندوہ مین

رسالہ بازی و زبان درازی و فحش پاشی و دل خراشی و جدال و شقاق و تمسخر و مذاق

کونسا گن او شمار کیا ہے ان کی جورو دادون لکچرون مین حرام و ضلال و کفر تھا

اپنے لیے حلال و رشاد و ایمان ٹھہرا لیا ہے

ندویان کین جلوہ در اسپیچ و لکچر میکنند	چون بہ سنت میرسند انکار دیگر میکنند
مشغلے دارم ز صدر و ناظم او باز پرس	ندوہ آرایان چرا خود ندوہ ابتر میکنند
ندوہ را کروا این رسائل بازی شان فاحشہ	فحش می نامند و خود فحشا و منکر میکنند
سر پھٹول و توتو مین مین نزاع و خودکشی	جملہ با اہل سنن در حسب نیچر میکنند

آرے اینها نزد شان باکیشن بے کیشان بدست
گه بشبلی خدا شبلی خود برتر نهند
گه روافض را بسر تاج لطف الله نهند
بخت ورغبت تخت دین بین جلوه باصدر بران
مفت مفتی یافت این عزت که او را همنشین
آنکه حج تاکرده حج گردد حج بروے مران
ساز و تاز عالمان بین نظم بزم دین بدین
مشتق هیچ بصرف ندوه مصدر می شود
دین سرایه دشمن راه خدا را خوار دار
شرع گوید دزد را منبر منه بردار دار
آه ای شان دین حق را اره بر سر می کشد
زین سگالشها چه نالشها که خود این سرکشان
گوئیا با درنیسدا اندرو زداوری
اسپ سنت ماده خر از بدعت آورده بهم
یارب این نو دولتان را بر خر خود شان نشان
این کجان گول را کجاول دار اندر تهی
طرفه دوری بین مدور شان که دین خم لیش را
مرحبا مرحب وش اندر خیبت و غوغای آنکه
آه آه از دست حرافان گو هر ناشناس
جان حافظ شاد کز شور کلامش سنیان

دانکسان این ناکسی با دین اطهر میکنند
گه سگ دنیا به شیر حق برابر میکنند
گه پوادر را به تخت عالمان بر می کنند
پاڈری ویسکاٹ با مسٹر براڈر میکنند
با امامان جج و جنٹ و کلکٹر میکنند
حج همین یک گوهر حج را دو گوهر میکنند
میز و اسٹیج و ٹکٹ ہال و کلب گم میکنند
خودسران را ناظم و صدر مصدر میکنند
دین خسان آن ناکسان را افسر و سر میکنند
واین کران وزدان دین را رکن ممبر میکنند
میکشند حق را و ایشان بیلچی سر میکنند
داور داد دار را برٹش گورنر میکنند
کین همه قلب و دغل در کار داور میکنند
استر ندوه بدست آرند و مفخر میکنند
کین همه نازش ازین نوزاده استر میکنند
کاینهمه ناز از دو سه پول گداگر میکنند
زار و زیر زیور زر از زر پے زر میکنند
باب خیبر میکنند و کار حیدر میکنند
هرزمان خرمهره را با در برابر میکنند
این قیامتها بجان ندوة الشر میکنند

له این دو مصرع از مثنوی شریف ست سه دشمن راه خدا را خوار دار * دزد را منبر منه بردار دار * ۱۲ ۵له پنج شعر درین نظم از کلام حضرت حافظ قدس سره ماخوذ ست دو بعینه ؟

اور شاعر صاحب یہ بال بانکا کہان کا محاورہ ہی ہم نے تو بال بیکا سنا ہے **قولہ** تابع سنت سنا تھا سنت آرا آج معلوم ہوا **اقول** جب بکثرت ائمہ دین کا لقب زین الدین ہے تو زین سنت مین کیا وقت ہے۔ **قولہ** ہم اچھا نہین سمجھے **اقول** عمر بھر مین ایک یہ ہیچ فرمائی وہ بھی ناتمام کر اچھا سمجھنا تو بڑا کام سرکار تو خوبی قسمت سے سمجھ کو یک لخت خیرباد کہہ چکے ہین۔

بیت	دیکھیے سبھالے ہین شہر و دہر کے شیخ		سب سے اولی ہی احمد نوری	۸۸

قولہ آپ اپنے عقیدہ مین چاہے جیسا سمجھ لیجیے لیکن آپ کو یہ منصب نہین کہ ان کے مقابلے مین دیگر شیوخ کی تنقیص کرو۔ **اقول** ادنی کہنا اگر دوسرون کی تنقیص ہو تو حضور پرنور افضل المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو افضل المرسلین کہنے پر کیا کہیے گا انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی تنقیص تو کفر ہے۔ ائمہ و اولیا وصیت فرماتے ہین کہ ہر شخص کو چاہیے اپنے پیر و مرشد کو (جبکہ وہ حقیقۃً پیر و مرشد ہو نہ گمراہان گمراہ گر کی طرح مضل و مفسد) تمام شیوخ زمانہ پر ترجیح دے کیا معاذ اللہ اسکا یہ مطلب ہوا کہ اور اولیا کی تنقیص کرے امام ابن الحاج کی مدخل مین فرماتے ہین المرید یعظم شیخہ ویؤثرہ علی غیرہ دہقانی ہو دہقانی ہو یہ آپ کے ساتھ کرو آپ کی فصاحت دہقانی ہے آپ کے ساتھ کیجیے کہتے ہین اور کرو کے ساتھ تم **قولہ** اس مقابلہ مین آپ کے پیر و مرشد بھی تو آگئے۔ **اقول اولاً** فاضل صاحب کسی سے آنکھین قرض لیکر شعر مین دہر کی قید دیکھیے **ثانیاً** ساری اعتراضی پارٹی کے پیر و بزرگ نذاق صاحب فرماتے ہین ؎ صفات و ذات و معاملات مین تو سب سے اعلے ہی ہی۔ یہ ہو ادنے واعلے جانتا علی علی اعلی۔

۴ دسہ بہ تغییر اشعار حضرت حافظ چنان ست ؎ واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند ۔ چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند ۔ مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس ۔ توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند ۔ گوئیا باور نمیدارند روز داوری ۔ کین ہمہ قلب و دغل در کار داور میکنند ۔ یارب این نو دولتان را بر خر خودشان نشان ۔ کین ہمہ ناز از غلام ترک و استر میکنند ۔ آہ آہ از دست حرافان گوہر ناشناس ۔ ہر زمان خرمہرہ را با در برابر میکنند ۔ ۱۲ منہ

ہوا تجھسا نہ ہے تجھ سانہ ہووے گا کوئی تجھ سا۔ نہیں کوئی تیرے سوا مولی علی اعلی
یہاں تو اصلا کوئی قید نہیں صاف صاف کلیے ہیں اس مقابلہ مین حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وسائر انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سبھی آگئے اور یہ ہووے
ویووے ییوے کہاں کی فصاحت آپ کے پیر طالغہ نے دکھائی۔ **قولہ** جب آپنے
اپنے پیرزادہ کو بوجہ شدت اخلاص وعقیدت سب شیوخ زمانہ سے اولے ٹھہرا دیا
اقول ایک دھر کی قید سوجھی تو شہر کی آزادی غرض ایک بازار ہر طرح بند **قولہ** غلطی ۲۲۸ ناسمجھی
تو اوپھر جو بوجہ اپنے پیرودن کے پیر ہونے کے یا بہ تعمیل مودۃ فی القربا **اقول** عالم صاحب غلطی ۲۲۹ املادانی
ہم نے آپ کے اخلاط املا کو مبحوث عنہا نہ بنایا کہ ع خود غلط معنے غلط انشا غلط
ہی یک رل مسدس کا مصرع پورا تھا املا غلط ملکر مثمن نہ سہی مگر یہ عبارت قرآن عظیم ہے غلطی ۲۳۰ بی علمی
اسمین غلط نویسی پر سکوت نہیں ہوسکتا۔ قرآن عظیم کی عبارت مین اسکے رسم خط کا اتباع
کا حکم ہے اگرچہ رسم متعارف کے خلاف ہو قیاس سے باہر ہو نہ کہ ایسی فاحش غلطی کہ رسم قرآن
ورسم متعارف سب کے خلاف محض باطل وجزاف۔ ندوے کے عالم صاحب قرہبے
کی رسم خط مثل موشے عیسے یاسے ہے نہ الف سے ہاں آپ سے شکایت عبث ہے
اولا آپ ندوی ہیں اور ندوہ مین ٹھہر چکی ہے کہ نیا قرآن بنایا جائے
تحفہ محمدیہ جلد ۵ نمبر ۲ مین آیت گڑھی ھل تستطیع ربک بالغیبۃ اور اس کا
مطلب بتایا اسے یسے کیا تیرا پروردگار غائب ہو سکتا ہے کہا تو اپنے رب سے
غائب ہوسکتا ہے (دیکھو اخبار دہلی گزٹ)۔ مدرسۃ الندوہ کا نتیجہ ثانیا ندوہ
تو دودن سے پیدا ہوئی آپ کی پارٹی ہمیشہ سے اس مذاق کی دھنی ہے اول آخر
سنہ ۱۳ مین تمام کمیٹی بھر نے جو ایک سیاہ نامہ گمنام جسمین بسم اللہ بھی مزارد بنام
جواب مخبر تنبیہ الاشہ اسیاہ کیا جسکے مصنف عنایت فرماے بجد مولوی عنایت
احمد حیرت بدایونی بنائے گئے الداس لسان العیب مین بھی اونکی کوششون
کا بڑا حصہ مسموع ہوا ہے اوسمین متعدد آیات حضرات کمیٹی نے گڑھی مین مثلا
ایک جگہ فرمایا آیہ کریمہ ہے تلوثوا بالمؤمنین خیرا دوسری جگہ نزعنا

مَا فِی قُلُوْبِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تیسری جگہ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ چوتھی
جگہ قُلْ مَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ
یَحْزَنُوْنَ ۝ حالانکہ قرآن عظیم مین یہ چارون عبارات اس طرح کہین نہین ہین
تو جب نئی آیات گڑھ لینے کی مشقین چڑھی ہوئی ہین اور بعدا بند وبیت سونے مین سہاگا
ہوگئی تو رسم خط قرآن بدلنے کا کیا گلہ۔ **قولہ** جوشش محبت مین حضرت مولی علے
کرم اللہ وجہہ کو دیگر صحابہ سے افضل کہتا ہے **اقول** محبت ثمرۂ اتباع و موافقت
ہے نہ موجب تکذیب و مخالفت امیر المومنین علے کرم اللہ تعالے وجہہ مجامع و
مشاہد و منابر و مساجد و جلوات و خلوات مین بتاکید تام و اہتمام تمام
حضرات شیخین رضی اللہ تعالے عنہما کو بعد نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم تمام
امت مرحومہ سے افضل و برتر و خیر و بہتر بتایا کیے جسکو اسی صحابہ و تابعین رضی اللہ
تعالے عنہم اجمعین اس جناب سے راوی ہوے بارہا فرمایا جو مجھے شیخین پر تفضیل
دے مفتری ہے اُسے اسی کوڑے مارونگا پھر حضرت مولے کی صراحۃً تکذیب اور
اُن کے ارشاد فرمائے ہوئے عقیدے کی تخریب اور ادعائے محبت کس قدر
عجیب ہے ع اگر ہے دعوائے حب سرور تو رفض و تفضیل سے ہو باہمہ +
وفاق حیدر شقاق حیدر یہ بدمذاقی کی چال کیا ہے + زیادہ استعداد نہ ہو تو
تکمیل الایمان فارسی کتاب مین عبد الرزاق شیعی کا قول دیکھو کہ باوصف تشیع حضرات
شیخین کو حضرت مولے سے افضل مانتا اور کہتا کفے بی وزرًا ان احبہ
ثم اخالفہ مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے کہ مین علی سے محبت رکھون پھر انھین
کا خلاف کرون **قولہ** تو اسکو تفضیلیہ کہہ کر قابل اعتراض کیون ٹھہراتے ہو
اقول اسلیے کہ وہ مولے علے کی تکذیب کرتا ہے اسلیے کہ وہ عقیدہ مولی علی کی
تخریب کرتا ہے اسلیے کہ وہ نصوص قرآنی سے معاند ہے اسلیے کہ وہ احادیث
صحیحہ صریحہ کا منکر و جاحد ہے اسلیے کہ وہ اجماع صحابہ و تابعین کا خارق ہوا اسلیے

۲۳۲

کہ وہ بتصریح ائمۂ دین واولیائے کاملین بہ تعنت عیار مذہب بدتر فاسق سے زیادہ نہیں تو اپنے پیر ومربی دونون حضرات کے شیخ سلسلہ حضرت مجدد صاحب کا ارشاد سن لیجیے اور کچھ مریدی کی لاج ہے تو آفتاب حق کے حضور آنکھیں جھکا کر سر رکھدیجیے مکتوبات مین فرماتے ہین کسیکہ حضرت امیر را افضل از صدیق گوید از جرگۂ اہلسنت برمی آید اور یہ دوسرا ارشاد تو نہ دیکھنا یاد دیکھنا تو کلیجے پر بھاری سا پتھر رکھکر کہ انھین مکتوبات مین فضیلت شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کے منکر کو فرماتے ہین احوط آنست منکر فضیلت را حکم بکفر نہ کنیم مبتدع وضال دانیم آرے این منکر قرین یزید پلید ولعین ست کہ اوا ستطاعہ احتیاط در لعن او توقف کردہ اند الحمد للہ تفضیلیہ کا قابل اعتراض ہونا ابھی سرکار کو معلوم نہ ہوا ہان ہان اے طائفۂ طائفہ مذاق تفضیل آپ ہی حضرات سے گزارش ہے ذرا نگاہ روبرو وہ دن بھول گئے سنہ ۱۳۰۰ھ مین سنبھل وبریلی وبدایون ورامپور کے چنے ہوئے تفضیلی پندرہ ساختہ عالم حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ العالی کے مقابل گئے اور بارہ۱۲ روز صرف بالائی باتون مین صرف کیے شرائط مناظرہ مین صراحۃ لکھدیا کہ ہم کوئی ایک شخص حضرت عالم اہلسنت کا مقابلہ نہ کرے گا بلکہ ہم پندرہ کے پندرہ ملکر مقابل ہونگے۔ فرمایا گیا بہت اچھا آغاز مناظرہ ہو تم ابتدا کرو یا ہمین اجازت دو۔ ہمت کرکے سب صاحبون نے لکھدیا کہ آپ ہی ابتدا کیجیے۔ حضرت عالم اہلسنت نے تینتس۳۳ سوال متعلق مسئلہ تفضیل لکھکر پیش فرمائے دن کے بارہ بجے یہ سوالات حضرات نے دیکھے اور چار بجے کی ریل مین یہ جا وہ جا سب تشریف لے گئے پھر وہ سوالات چھاپ کر جواب چاہے گئے سولہ برس سے زائد ہوگئے کہ آج جواب ملتا ہے کیون حضرات کیا رسالہ فتح خیبر۱۳۰۰ مطبوع نہ ہوا کیا سوالات مطبوعہ کا آج تک کوئی جواب دہ ہو سکا کیا ان پندرہ حضرات کے فرار کے بعد جو اہلسنت نے بار بار مناظرہ کے اعلان چھاپے اور ایک یکہ تاز کے مقابل اجازت مطلقہ دی کہ تمام ہندوستان کے مفضلہ اکھٹے ہو جاؤ ادھر اودھر سے کوئی صدا اٹھی ترک مرتضوی۱۳۱۳ مین جو ان سخت لفظون سے غیرت دلائی تھی کہ کدھر ہے شرم تفضیل کی غیرت خدارا ذرا حمیت وہمت کو کام فرمائی

پارگی ۲۳۶

۱۵ تفضیلی پندرہ کے مقابل دوازدہ علمائے اہلسنت

انغ اسپر کسی حیادار کی ہمت بندھی اِن سب وقائع کو سترھواں برس ہے مگر وہاں تو ع کچھ ایسا سوئے ہیں سونے والے کہ حشر تک جاگنا قسم ہے ٭ حیا کا بھلا ہو کہ سب کچھ بُھلا کر ایسے ظاہر و مشہور وقائع چھپا کر اب پوچھتے ہو کہ تفضیلی کو کیوں قابل اعتراض ٹھہراتے ہو

یاد ایام کہ شامت نے گھمایا تھا سر ۔۔۔ یاد ایام بندھی فوج تشیع کی کمر
یاد ایام کہ اک شیر کو چھیڑا ملکر ۔۔۔ یاد ایام کہ اس شیر کے اک نعرے پر

ہمہ ترسان و گریزان و ہراسان رفتند
رم کنان قطرہ زنان بیسر و سامان رفتند

سنبھلی سور کمان افسر کا گا پلٹن ۔۔۔ ابر کے بول سنا آیا ہوا فوج کا رن
وہ پپیہوں کا مذاق اور وہ پروں کا جوبن ۔۔۔ ایک نعرے میں نہ جنگل تھا نہ رم تھا نہ تمن

عازہ پیرہنے سے عدو خاک ہزیمت مالید
زاغ بر کنگرۂ قصر تشیع نالید

اتنی ہمت تھی تو یوں جھوم کر آنا کیا تھا ۔۔۔ موت لائی تھی تو پھر بھاگ کر جانا کیا تھا
خیر بھاگے بھی تو اب سانپ چھپانا کیا تھا ۔۔۔ تمنے جانا کہ کسی نے یہ سنانا کیا تھا

عالمی جملہ زبان گشت و نگفتن باقیست
طشت از بام فتادست و نہفتن باقیست

اور ہاں سنیئے تو اس واقعہ کے ساڑھے تین برس بعد آپکی بدایونی پارٹی تفضیل نے بنام نہاد مبحث تفضیل و جواب محضر تنبیہ الاشرار ایک سیاہ نامہ گمنام لکھا جسمیں کمیٹی ندوۃ کہ اکابر و اعاظم اصلی مصنفان سیاہ نامہ نے نام لے لیکر تمام اہلسنت معہد قائلان محضر کو فحش و دشنام دین اور بالخصوص اعلیحضرت حضور پر نور نور العارفین چراغ معرفت و توحید بہار گلزار حضرت امام زید شہید یعنی ممدوح قصیدہ مبارکہ مشرقستان قدس دام ظلہم الاقدس کی خدمت والا میں سخت وقاحت و دہن دریدگی سے بیشمار گستاخیاں کیں غرض طعنا ذریۂ اہلسنت پر تبرا اور ائمہ دین بلکہ خود خدا و رسول پر افترا وغیرہ کمالات بعضامین اونکا شائع کو

جلوہ آرائیان دین جس کا بسوط و دندان شکن جواب جز و کلان مین ماہ محرم الحرام ۱۳۰۴ھ کے
چند جلسون مین بعض علماے اہلسنت نے تحریر فرمایا جسکے خطبے مین بصنعت براعۃ الاستہلال
آپ کے تمام طائفے کے کبرا و عمائد کے نام بطور توریہ ذکر کرکے اس نظم سے آغاز کلام کیا۔

بعد ازین بر سر ظالمش آیم و خنجر گیرم	تیغ حیدر بکف آرم سر عنتر گیرم
ثمرِ باغ حسین آمدہ آل برکات	انتقامش ز یزیدیان زمان برگیرم
خون شد از طعنۂ فرزند دل زید و حسین	عوض خون شہیدان ز ستمگر گیرم
برندا قان بیمہ ابنِ سبا مخمور ند	جام نوری ز کف ساقی کوثر گیرم
سبحرم کشتہ ام از رافضیان کینۂ زید	یا علی گویم و صف درم و خیبر گیرم

اور اُسمین آپ کے طائفہ و کمیٹی کے پانسو کمالات عالیہ ثابت کیے جو اُس چند ورقی
سیاہ نامہ گمنام مین ظاہر ہوئے جنکی اجمالی فہرست یہ ہے۔

افترا	تناقض	سفاہت	نابینائی	عیاری	مکابرہ	الوہیت	رفض	ناصبیت	جاہلیت	فصاحت	بدقسمتی	جملہ
۶۵	۵۲	۱۱۸	۹	۳۸	۲۸	۳۵	۳۷	۲۰	۲۱	۲۳	۴۷	۵۰۰

افسوس کہ اُسکی شوکت قاہرہ نے آپ کے طائفۂ بائرہ کے قلوب حائرہ مین وہ ہیبت
طاہرہ ڈالی کہ آپنے وہ اپنی گمنام تحریر ہی چھپالی چھپنے کا شور تھا چھپنے کا طور رہا جسکے
سبب اہلسنت آپ کے اس بہ دشدید سے بنام تاریخی الصمصام الحیدری علے
حمق العیار المفتری ملقب بلقب تاریخی شلاق بہ بے ادب بد مذاق
کو نہ چھاپ سکے اب اگر ہمت ہے تو سیاہ نامہ گمنام کو جو ابتدا بسم اللہ سے بھی محروم ہے
بعینہا چھاپ دیجیے اور فوراً باذنہ تعالے اُسکے سر پر صمصام حیدری لیجیے مگر یہ یاد رہے
کہ جناب حیرت آپ کی خاص دستخطی تحریر سیاہ نامہ گمنام اُنکے اپنے ہاتھ کی کشیدہ تصویر اہلسنت
کے پاس موجود ہے اب تصرفات کو راہ نہ دیجیے خیر اسوقت مقصود عرض یہ ہے کہ سرکاری
مذاق کی کمیٹی اس سیاہ نامے مین تو خود عقیدۂ باطلہ تفضیل پر بہت کچھ تبرا کہہ چکی اور ایک

نئی اور پچ تسویہ کی بانی ہوئی تھی کہ خلفاے اربعہ رضی اللہ تعالے عنہم مین کوئی کسی سے
افضل نہین چارون صاحب کانٹے کی تول برابر ہین ایک جگہ فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ افضل تھے اور ہین علی رضی اللہ تعالی عنہ بھی افضل ہین یہی ہمکو مولی علی کرم اللہ تعالے
وجہہ نے ہدایت فرمائی یہی ہمکو حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے بتایا دوسری جگہ
لکھا متبع سلف وہی شخص ہے جو چارون خلفار رضی اللہ عنہم پر لفظ افضل کو بغیر کمی بیشی
کے صادق جانتا ہے دو ورق بعد کہا کبھی یہ خیال بھی نہین ہوتا کہ کونسا کم ہے اور کونسا
زیادہ ایک جگہ بتایا باہم خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کے افضل ہین یا افضلہم
کہنا بہت خوفناک قول ہے بلکہ جہان ایسا استعمال کیا گیا ہے بمقابلہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے
ہے دوسری جگہ فرمایا کچھ کمی وزیادتی مراتب نہین تیسری جگہ ہے جبتک افضلہم اور افضل من سے
قطع نظر کر کے الافضل کو حق نہ جان لیا جاویگا بالضرور تحریر تفضیل مرتضے کرم اللہ وجہہ مین
تنقیص مراتب حضرت صدیق بالتحقیق رضی اللہ تعالے عنہ ظاہر ہوگی اور بسیان تفضیل
حضرت صدیق بالتحقیق رضی اللہ تعالے عنہ مین تنقیص شان حضرت مرتضے کرم اللہ تعالی
وجہہ پیدا ہو جاویگی اسیمین ہے فی الحقیقت یہی وجہ ہے کہ مفضلہ کے رد کی طرف اہل ظاہر
و باطن ہمیشہ متوجہ رہے مین ایک پہر اُسی گمراہی تفضیل کی حمایت کیونکر سوجھی آپ کی گمراہی کو
تسویہ کیا کم تھا تفضیلیہ ہو کر فقط اہلسنت کے مخالف تھے مسویہ بنکر اہل سنت وتفضیلیہ دونون
کے دشمن ہوئے مگر سنہ ۱۳ ھ مین دربارہ تفضیل جو ضرب شدید وجلیل اوٹھا چکے تھے لہذا
اُسے چھوڑا اور دوسری ضلالت کی طرف منھ موڑا ایک زمانہ زیادہ گزرا پھر وہی پرانی رگ
اوچھلی بہرحال حق کیطرف رجوع کسی حال نہین وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ
العَظِیم۔ یہ تو آپ کے قیاس مع الفارق کا جواب اور مقالیۃ الملتکہ باسعد این
اسے عقاب تھا اب اپنی فصاحتین ملاحظ فرمایئے۔ ان چار قولون مین جب آپنے سے یہانتک
آپ کی عبارت مسلسل منقول ہوئی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب آپ نے سب بیٹے اور لے
ٹھہرا دیا تو آپ پر کہ جو افضل کہتا ہے تو اُسکو قابل اعتراض کیون ٹھہراتے ہو۔ اولاً
یہ دو بار آپ کی تو تو عجیب ہے ثانیاً یہ کہ جو بھی غریب ہے ثالثاً وہی دہقانی

فصاحت ۲ ۲ ۲ فصاحت

فصاحت ۲۳۶

فصاحت آپ ٹھہراتے ہو للہ العجائب[۲۳۶] ہے عجب تر کہ اُسپر کا متعلق فی بطن القائل
جو اس صحیح ہوتے تو یون فرمایا ہوتا کہ اُسپر جو افضل کہتا ہے کیون اعتراض کرتے
ہین یا اُسے جو افضل کہتا ہے کیون قابل اعتراض ٹھہراتے ہین یہ تو اُسپر تو اُسکو کا اجماع
سب سے زیادہ عجب للعجائب ہے اللہ اللہ اتنی لیاقت اور فضول علما سے مقابلے
کی ہمت ~~ اسے نزدیک چرا نشستے بجاے خویش ✤ با شیر پنجہ کردمی و دیدی
سزا اے خویش ✤

بیت	خلفائے ثلثہ کا ہی غلام		حبیب تو ہو گئے احمد نوری	۸۹

فارسی دانی ۲۳۷

قولہ بعد وفات جناب سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہٖ وسلم چار اصحاب عظام
یکے با دیگرے مسند خلافت پر متمکن ہوئے **اقول**[۲۳۷] ماشاء اللہ یکے با دیگرے
کی بھی ایک ہی ہوئی شاید ایک ایک وقت مین دو دو خلیفہ ہوتے ہونگے۔ عالم صاحب
یکے بعد دیگرے کہیے دیکھیے علماے سنت کی شان مین گستاخی آدمی کو کیا کیا رسوا
کرتی ہے۔ ~~ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✤ میلش اندر طعنہ پاکان برد ✤

بعلمی ۲۳۸

قولہ وہی چار دن خلیفہ سمجھے جاتے ہین **اقول**[۲۳۸] خلفائے اربعہ یا ثلثہ یا شیخین کو خلیفہ
یا صدیق کو خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کہنا اور بات ہے کہ اسمین نہ حصر ہوا
نہ اور خلافت سے انکار مگر آپ تو صراحۃً حصر کر گئے شاید سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالے

بدمذہبی ۲۳۹

عنہ کی خلافت سے انکار ہوگا ہان[۲۳۹] سرکار کے دل مین یہ اوسکا غبار ہوگا کہ ریحانۂ مصطفے
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حسب اشارۂ حضور پرنور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
خلافت حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالے عنہ کو سپرد فرمادی اُن کے ہاتھ پر بیعت
فرمالی کھلے رافضیون کے نزدیک معاذ اللہ عار مومنین و ذلیل و رسوا کنندہ مسلمین ہوئے
اور چھپے رافضیون کے طور پر عیاذاً باللہ ایک فاسق کے ہاتھ مین مسلمانون کی جان و
مال و ننگ و ناموس سپرد کرنے والے ٹھہرے اس مذاق کے روافض سنی نما زبان
سے تو شہزادہ دو جہان کے بڑے مداح بنتے ہین اور دل مین کہتے ہین من استرعی
الذئب فقد ظلم جسنے بھیڑیے کو چرواہا بنایا خود ظالم ہے والعیاذ باللہ

حاب العلمایت دیکھا آپنے لا یلیق المکر البیئ الا باھلہ **قولہ** طریقہ اہلسنت کا یہ رہا ہے کہ جب خلفا کا ذکر کرتے ہین تو چارون کا کرتے ہین۔

اقول سرکار اگر نقاب تعصب اُتار کر دیکھتے تو ظاہر ہوتا کہ اسی طریقۂ اہلسنت کی رعایت اس شعر مین ذکر خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالے عنہم پر حاصل ہوئی اوپر دوبار امیر المومنین علی مرتضٰے کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم کا ذکر کریم آچکا تھا ایک بار مع حضور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم و سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کہ ؎ پسر و نبسہ و نبیرۂ نور ÷ نور آبا ہے احمد نوری ÷ اور ایک بار ایک مستقل شعر مین کہ ؎ مرجع الاولیا علی ولی ÷ تیرا بابا ہے احمد نوری ÷ اور طریقہ اہلسنت کا یہ رہا ہے کہ جب خلفا کا ذکر کرتے ہین تو چارون کا کرتے ہین لہذا اس شعر مین باقی ثلٰثہ کا ذکر شریف کیا ع عیب نماید بہ نگاہش ہنر ÷ کا علاج نہین اگر سرکار ندوہیت مدار کو اپنے برادران دینی بلکہ بزرگان اسلامی روافض کے اتباع سے خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالے عنہم کا ذکر خیر ہی ناگوار ہے تو آپکو اختیار ہے حق الامر و حقیقۃ الجواب تو یہ ہے۔ مگر آپ کا مبلغ علم ظاہر کرنے کو گزارش ہے کہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما صحیح بخاری شریف مین ہے۔ کنا نخیر بین الناس فی زمن النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فنخیر ابابکر ثم عمر بن الخطاب ثم عثمٰن بن عفان رضی اللہ تعالے عنہم۔ یعنے ہم زمانہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مین یون تفضیل دیا کرتے تھے کہ سب سے افضل ابوبکر پھر عمر پھر عثمٰن جامع ترمذی شریف مین ہے کنا نقول و رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حی ابوبکر و عمر و عثمٰن ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی زندگی مین کہا کرتے تھے ابوبکر و عمر و عثمٰن طبرانی کی روایت مین ہے۔ کنا نقول و رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حی افضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر و عمر و عثمٰن فیسمع ذلک رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فلا ینکرہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی حیات ظاہری مین کہا کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بعد اس امت مین

سب سے افضل ابوبکر و عمر و عثمان ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے سنتے اور انکار
نہ فرماتے بھلا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تو آپ باتباع روافض ناصبی کہہ دیں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عدم انکار کو کیا کہیے گا نیز صحیح بخاری شریف
میں خادم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انت مع من
احببت تو اسکے ساتھ ہے جسے دوست رکھے فانا احب النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وابابکر وعمر وارجو ان اکون معہم بحبی ایاہم
تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر سے محبت رکھتا ہوں اور امید
کرتا ہوں کہ اس محبت کے سبب ان کی رفاقت پاؤں حضرت افضل التابعین ابن صحابی
ابن صحابی سعید بن مسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جنکا انتقال حضرت خلیفہ
راشد امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے پیشتر ہوا فرمایا
الخلفاء ثلثۃ ابوبکر و عمر و عمر خلفا تین ہیں ابوبکر و عمر و عمر حبیب بن ہند اسلمی
نے کہا یہ دوسرے عمر کون ہیں فرمایا ان عشت ادرکتہ وان مت کان
بعد ذلک تم زندہ رہے تو انہیں پاؤگے اور مر گئے تو تمہارے بعد ہونگے اشبہ
خادم و صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت افضل التابعین رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کو بوجہ ترک ذکر امیر المومنین عثمان و امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
معاذ اللہ خارجی کہہ دیجیے گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا
فی خلافتہ اذا مت انا وابوبکر وعمر فان استطعت ان تموت فمت افسوس
تمہیں جب میں اور ابوبکر و عمر انتقال کر جائیں تو اگر مر سکے تو مر جانا اخرج معنٰہ
الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن و فی الباب
غیرہ اسے کیا کہیے گا اور حدیث جلیل عظیم حسن صحیح اقتدوا باللذین من بعدی
ابی بکر و عمر ان دو کی پیروی کرو جو میرے بعد خلیفہ ہونگے ابوبکر و عمر رواہ احمد
والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ والحاکم وصححہ والرویانی فی مسندہ عن

حذیفہ والترمذی عن ابن مسعود وابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ
تعالے عنہم اب پھر توخدا جانے کیا کچھ گریبان تشیع چاک کیجیے گا کہ یہاں حکم پیروی میں بھی
دو ہی کا ذکر ہے اور خلافت کا بھی دو کی اشعار ہے کیا معاذ اللہ دو سے انکار ہو مگر جہل و
تعصب جو چاہیں کرائیں فاضل صاحب اگر اس قسم کی احادیث و اقوال جمع کیے جائیں دفتر
ہو جائیں ولکن الرفضۃ قوم یجہلون **قولہ** غالباً اُن کی ضد میں کہ مولے علی کو افضل
کہنے والے ہیں آپ نے ایسا کہدیا **اقول** علے نفسہا تجنی براقش فقط تفضیل نہ کہیے
یہ بھی کہیے کہ اُن کے رد کے لیے تحریر فرمایا جو باوصف ادعائے سنیت بلکہ پیری و مشائخی
صاف صاف اپنے شیعی ہے تبرا ہونے کے مقر ہیں جو بااین ہمہ صراحۃً کہتے ہیں کہ حب علی
دل میں ہر دم ہے اور عمر کا ایک ذائقہ زبان پر آپ نے اسکے برابر کا شعر ملاحظہ نہ کیا ؎
ذائقہ اون کا تا زبان ہی نہیں ۔ دل شیدا ہے احمد نوری ۔ بدیہی ہے کہ ناصبی کا رد
کیجیے تو ذکر پاک خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالے عنہم کی حاجت نہیں کہ انکی خوبی تو وہ
خود مانتا ہے اور شیعی کی خبر لیجیے تو انھیں کے ذکر مبارک کی حاجت ہو کہ امیر المومنین مولی
علی سے وہ کب انکار رکھتا ہے ولہذا سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالے عنہ نے سالم
بن ابی حفصہ شیعی کو دیکھکر فرمایا۔ اللہم انی اتولی ابابکر وعمر واحبہما اللہم ان کان
فی نفسی غیر ہذا فلا نالتنی شفاعۃ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
یوم القیمۃ الٰہی میں ابوبکر و عمر کو دوست رکھتا ہوں اور اُن کا محب ہوں الٰہی اگر میرے
دل میں اسکے سوا کچھ اور ہو تو مجھے روز قیامت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شفاعت
نہ ملے رواہ الدارقطنی ۔ تو اس بنا پر بھی شعر بے عیب و بے ریب ہے جسپر کبیدگی
نہ ہوگی مگر رافضی کو اگرچہ براہ تقیہ اپنے آپ کو سنی بتاتے اگرچہ براہ عیاری بے تقیہ بتے
اور اپنی سنیت سچی بتاتے اسلیے تو فرمایا تھا ؎ بے تقیہ بناکریں عیار ۔ مرگ شیعہ
ہو احمد نوری ۔ **قولہ** کہ جو **اقول** ادب **قولہ** ظاہر کر دیتے ہیں **اقول** نہ ہے
فصاحت کیے دیتے ہیں **قولہ** بمقتضائے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے **اقول**
یہ وہی بجائے چوگنا کر ڈالی ترکیب ہے بمقتضا سے بھی اور کے بھی نہ ہیں نہ وہ۔

بیت	بے لقیہ نا کرین عیار		مرگ شیعہ سبہ احمد نورکا	۹۱

قولہ مصرعی دو ملت اقول شاعری وہ بلت اگر کہیے یہ کیا ہم کہینگے وہ کیا خیر ہم

آپ کی امد کی پہچانتے ہین۔ مرکارِ یہ وہی آپکا قدیمی عارضہ ہے جسکا معالجہ بارہا کردیا گیا جو ۲۴۶ ف ادب دانی

جس گروہ کا ہلاک وتباہ کرنے والا ہو اُسے اُن کی موت یا مرگ یا قضا کہنا کچھ اچنبھا نہین۔

شجاع صفدر کو اسد اغبر و موت احمر کہتے ہین۔ قولہ شعر مہمل ہے۔ اقول المرء یقیس

علے نفسہ یہان یہ اشعار وہان سے اس شعر تک ۵ اسے علم تعزیون کے مجر سے ۲۴۷ ف نافہمی

سے دور ✤ تجھ کو مجرا ہے احمد نوری ✤ سب تلمیحات ہین اس شعر مین دو لقبے ہین بے

لقیہ اور بے تبرا۔ دونون جدا تلمیح ہین آپ اگر ان تلمیحات سے آگاہ ہین (اور ضرور ہین)

تو جان بوجھ کر انجان نہ بنیے ورنہ بالفرض جس امر کا وقوف نہین اپنی سمجھ مین نہ آنے سے

مہمل کہدینا کس قدر مہمل ہے ہان اگر یہ ہوس ہے کہ حضرت مصنف دام ظلہ نے باتباع سنت

قرآن کہ من الناس وسنت حدیث کہ ما بال اقوام ترک تشریح والکنایۃ ابلغ من التصریح

پر عمل فرمایا جس سے آپ کی تسکین نہ ہوئی اب ان تلمیحات کو باظہار نام وکلام وحال مقال روشن

کردیا جائے تو بہت خوب شارح مقامہ بحمد اللہ زندہ ہے۔ آپ کہئے ہون وہ یہ بھی کردیگا۔

بیت	بے محاسن ہین پرچوٹی کے		مردحق کا ہے احمد نوری	۹۲

قولہ شاید کسیکے خوف سے دھوکہ مین ڈالنے کے لیے محاسن کے نیچے خوبیان اور

پرچوٹی کے نیچے اونچے لکھدیا ہے۔ اقول صنعت ایہام کہ اعلے صنائع معنویہ ۲۴۸ ف ادب دانی

سے ہے آپ نے اسکی خوب قدر کی کہ کسیکے خوف سے ایسا کرتے ہین قولہ کسی اُس

وضع کے فقیر پر تعریض کی تو بھی برا کیا اُس وضع مین اعلے اعلے مراتب کے فقرا گذرے

ہین اقول مجذوبون مین کلام نہ اُن سے بحث ہوش حواس والا یہ وضع بناکر آپکے ۲۴۹ ف بدفہمی

نزدیک اعلے مرتبے کا ولی ہو مگر اللہ ورسول کے ارشاد سے تو ملعون ہے صحیح بخاری وسنن

ربعہ مین ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین لعن اللہ المتشبہین من الرجال

سے پرچہ اعتراضیہ مین یونہی لکھا ہے ۱۲

سے پرچہ اعتراضیہ مین یونہی آخر مین حرف ہا سے لکھا ہے کہ محض غلط ہے ۱۲ ۲۵۰ ف الادانی

بالنساء اللہ کی لعنت اُن مرد وپر جو عورتون کی وضع بنائین بیہقی کی حدیث مین ہی اربعۃ یصبحون فی غضب اللہ ویمسون فی غضب اللہ المتشبھون من الرجال بالنساء الحدیث چار شخصون کو صبح ہوتی ہے تو اللہ کے غضب مین شام ہوتی ہی تو اللہ کے غضب مین ازان جملہ زنانی وضع بنانے والے مرد کیا معاذ اللہ اولیا کی شان آپ کی دھرم مین یہ ہے کہ اللہ کی لعنت رسول کی پھٹکار ہر وقت اللہ کے غضب مین گرفتار والعیاذ باللہ العزیز الغفار **قولہ** اور دوسرے معنے صریح بے ادبی خود پیرونکی بلندی مراتب تسلیم پھر خود ہی اُن کو بے خوبی بتانا۔ **اقول** تم مقاصد بلغا کو کیا جانو۔ چوٹی کا شعر چوٹی کا مضمون تو ضرور مدح مین کہا جاتا ہے مگر چوٹی کے پیر یا چوٹی کے کا ہرگز محل تعظیم اور بلندی مراتب کی تسلیم مین نہ کہا جائے گا ہر ذی فہم اُس سے صاف صریح ہجو ملیح سمجھے گا جسکے معنے یہ کہ وہ نااہل جو اونچے اونچے پیر بنے بیٹھے ہین۔ ذُق اِنَّکَ اَنتَ العَزِیزُ الکَرِیمُ ؏

بیت	یان ہین کفریہ جمر توحید		خاص بندہ ہے احمد نوری	۹۲

قولہ جمر توحید کے کیا معنے ہین **اقول** توحید اختراعی ذلیل وابتداعی۔ توحیدین پانچ ہین۔ اول توحید ایمانی لا الہ الا اللہ کہ ہمارا ایمان ہے دوم توحید احسانی لا موجود الا اللہ کہ صوفیہ کرام قدست اسرارہم کا مسلک ہے یہ دونون حق ہین سوم توحید اعتزالی جسکے سبب معتزلہ اپنے آپ کو اصحاب العدل والتوحید کہتے ہین یعنے اللہ حق ہے اور اُسکے صفات باطل کہ قدیم ہین تعدد قدما ہو چہارم توحید نجدی کہ اللہ کو مان اور اُسکے سوا کسیکو نہ مان جسکی تصریح تقویۃ الایمان مین ہے اسیکے سبب وہابیہ اپنے آپ کو موحد کہتے ہین۔ پنجم توحید کفری جسکے مدعی متصوفہ ملاحدہ ہین کہ ہین بھی خدا تو بھی خدا ان خبیثون نے وحدت و اتحاد مین فرق نہ کیا وحدت وجود حق ہے اور اتحاد ماننا کفر یہ تینون ذلیل و ناپاک توحیدین ہین یہی جمر توحید ہین اور ان مین کفریہ جمر توحید خاص پچھلی کہ باقی دونون صرف ضلال ہین کفر صریح نہین **قولہ** اصطلاح کن لوگون کی ہے۔ **اقول** حضرت نداق کی مثنوی مہد وہابیہ مین لکھے ہین ہ جر گئی ہو انھین جمر توحید ؛ ہین یہ مشرک نجس خبیث پلید

ایمان سے کہا ندوے کے دھرم مین کتنے بڑے خود کشں مفسد تھے کہ دینی بھائیو
وہابیون کے ساتھ جن سے اتحاد و وداد فرض اعظم و مدار ایمان تھا ایسے دلخراش
لفظون سے سر پھٹول کر کے بحکم سرکلر رسالۃ الاتفاق پاس شدہ ندوہ دفعہ ۱۱۱ تعزیرات
ہند کے مرتکب ہوئے وہ گناہ کیا کہ بحکم روداد دوم ندوہ جسکی مغفرت نہ ہوگی مغفرت
کہان کی ایمان ہی ندارد اور جب ایمان ندارد تو جنت سے کیا سروکار دیکھو مضامین
اربعہ ندوہ ندوہ پرستو ندوے کی روشنی اچھی سیکھی کہ اُسکی لَو مین اپنے پیر طائفہ کے
ایمان کی منڈھیا ہی پھونکی ہان ہان ضرور تمھین بتانا پڑیگا کہ مذہب ندوہ شیطانی
مذاق ہے۔ یا یہ پیرجی ایمان سے معزول و طاق اور یہ تو آپ سے کیا کہا جائے کہ ارباب
بلاغت مقام تلمیح مین متعلق تلمیح اگر کسیکا محض غلط لفظ ہوتا ہے تو اُسے بعینہ لاتے
ہین کہ لطف تلمیح اُسی مین ہے نہ کہ لفظ صحیح الیہ معلیم الیہ کما لا یخفی
مین جانتا ہون آپ بے توضیح و تصریح نہ سمجھینگے سنیے آپکی پارٹی کے پیر و بزرگ
طائفہ مذاق صاحب نے کہا ؎ وجودی شہودی ہین وحدت مین حیران ٭ ہے
اللہ موجود یا ہے محمد ٭ یہان اُس الحادی اتحادی سے کبھی نمبر بڑھگیا خود حضرت عزت
عز جلالہ کے وجود مین شک و تردد ہے معلوم نہین کہ خدا موجود ہے یا نہین اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۝ ایمان سے کہنا کہ وجودیہ شہودیہ در کنار کسی ملحد اتحادیے
کا بھی مسلک ہے آپنے دیکھا کفریہ جو توحید اسے کہتے ہین اب سمجھے تلمیحی الفاظ
اسیلیے لائے جاتے ہین اور پوچھوگے کہ یہ کن لوگون کی اصطلاح ہے **قولہ**
بمقابلہ کفریہ کے کیا کوئی ایمانیہ جو توحید بھی ہوتی ہے **اقول اولا** کفر کے مقابل
بدعت ضلالت بھی ہے جو حد کفر تک نہ پہنچی تقسیم سابق مین اسکے معنے خوب واضح
ہو چکے معتزلہ و نجدیکی جو توحید کفریہ نہین بدعیہ ہے **ثانیا** اگر مطلقا کفریہ ہی
ہوتی تو ندوے کے عالم صاحب جو صفت احترازی ہی نہین ہوتی کاشفہ بھی ہوتی
ہے مجرد مدح یا ذم کے لیے بھی ہوتی ہے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم تو
آپنے کبھی سنا ہوگا کیا آپ کے نزدیک رجیم کے مقابل کوئی شیطان مقبول و مقرب بھی

ہوتا ہے ثالثاً نحوی صاحب تابع صفت ہی مین منحصر نہین جسے احتراز کی بنا کیجے بدل وعطف بیان بھی کوئی چیز ہین۔ قولہ توحید کے ساتھ جیسٹان علم کے خلاف ہے۔ اقول لعبدو ممدوح تقسیم بلکہ جب خود نفس کلام مین لفظ کفریہ کی تقدیم ایسا توہم محض باطل وہیم۔ کفر کی توحید اس سے بھی زیادہ مستحق تذلیل امام اجل ابرہیم نخعی استاذ الاستاذ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہما سے پوچھا گیا کہ یہ جو لوگ ایام تشریق مین بازارون مین چلا چلا کر کہتے پھرتے ہین۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اسکا کیا حکم ہے فرمایا ذلک تکبیر الحوکۃ یہ جولاہون کی تکبیر ہے ذکرہ فی الھندیۃ عن المحیط عن الفقیہ ابی جعفر عن شیخہ الامام ابی بکر عن الامام النخعی رحمہم اللہ تعالی تکبیر تو بعینہ وہی تھی جب ایک طریقہ مبتدعہ کے باعث جولاہون کی تکبیر ٹھہری تو یہ ناپاک سجادی توحید کہ کفر خالص ہے کیون نہ چمارون کی توحید ہوگی۔

بیت	لاولد رہتے ہین تمام ابدال		فرد و تنہا ہے احمد نوری	ہیہ

قولہ کیا ثبوت کہ ممدوح ابدال مین اقول یہ اسرار الٰہیہ ہین ان کے لیے حقا اہل دربکار۔ سرکار خفا نہ ہون تو ہم آپ کے استاد منیر کا ایک مصرع پڑھ دین۔
ع اندھون بیچ ہمین آئینہ داری نہین آتی :. قولہ ابدال کا لاولد رہنا کہان سے پیدا کیا اقول چار سے زیادہ پاؤن پھیلانا آدمی کو بہت برا کرتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے ولم تقفون ما لیس لکم بہ علم امام شمس الدین سخاوی مقاصد حسنہ مین فرماتے ہین علامۃ الابدال ان لا یولد لھم امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مین فرماتے ہین علامۃ الابدال انہ لا یولد لھم علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر پھر علامہ عزیزی سراج المنیر شرح جامع صغیر مین فرماتے ہین من علاماتھم ایضا انہ لا یولد لھم ان سب عبارتوں کا مطلب یہی ہے کہ ابدال کی ایک علامت یہ ہے کہ ان کے اولاد نہین ہوتی قولہ خواجہ ابو احمد ابدال کے صاحبزادہ خواجہ ابو محمد چشتی تھے اقول یہی آپ کو کہنا تھا کہ ا

ابدال کے اولاد نہین ہوتی

مجھا دیا جب ہی شعر ۳ و تک پہنچکر پھر شعر ۱۰ کیطرف پلٹے مولویت ندوہ کے لقمہ ق مین لادکے
ابدال کا حال تو پہلے بھی معلوم نہ تھا مگر اعتراض کرتے ڈرتے تھے اب جو یہ فقرہ ملگیا ع دشمن
اُنکی ہاتھ آئی ۔ اب ایراد کی جرات پائی ایمان سے کہنا یہی گذری یا کچھ اور مگر نہ سمجھے کہ
فحول علما کے مقابل ایسی طفلانہ خوشی کی گھڑی کی اولاً ابدال اصطلاح اولیا مین
لفظ مشترک ہے ایک وہ فرقہ خاصہ اولیا جن کا ایک عدد معین ہے جو اُن مین انتقال فرماتا
دوسرا اُسکے بدلے قائم کیا جاتا ہے یہ علامات خاص اس فرقے کے لیے ہین دوسرا
ہر ولی کامل بندہ صالح جسکی صفات نفسانیہ متبدل بکمالات روحانیہ ہوگئین عام ازین کہ
وہ اس فرقہ خاصہ سے اکمل واعلی ہو جیسے قطب وامامین واوتاد یا انھین مین ہو یا ان سے
نیچے جیسے نقبا و نجبا وغیرہم نفعنا اللہ تعالی ببرکاتہم فی الدنیا والآخرۃ آمین سیدی
محمد زرقانی شرح مواہب مین بحر الحقیقۃ امام الطریقۃ سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ
تعالی عنہ سے نقل فرماتے ہین ہو لفظ مشترک یطلقونہ علی من تبدلت اوصافہ
المذمومۃ بالمحمودۃ ویطلقونہ علی عدد خاص یحتاط فی قدر ذالک دون الطلاق
کا حدیث مین بھی پتا ہے فرقہ خاصہ کی حدیثین تو مشہور و معروف ہین اور دیلمی نے مسند الفردوس
مین معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین ثلث من کن فیہ فہو من الابدال الرضاء بالقضاء والصبر عن محارم اللہ والغضب فی ذات اللہ تین
باتین ہین کہ جسمین ہون وہ ابدال سے ہے قضائے الہی پر راضی ہونا اللہ عزوجل نے جن باتون سے منع فرمایا
اُنسے باز رہنا اللہ کے معاملہ مین غضب کرنا ندوی کیطرح کہ سب گمراہون سے اتحاد ووداد فرض
شیر و شکر رہنا اور ایمان کسی سے کسی بات مین رنج واختلاف نہ چاہیے ہر ظاہر کہ یہ صفتین اس فرقہ
خاصہ کے ساتھ خاص نہین تو کسی بندہ خدا کو ابدال کہنا اسکو مستلزم نہین کہ وہ اُس فرقہ خاصہ
سے ہو جسکی علامت لاولدی ہے ثانیا یہ علامت وصف ہے نہ علامت ذات یعنی جب ابدال کہینگے
جب یہ مرتبہ ملیگا اولاد نہ ہوگی اس سے پہلے اولاد ہونا منافی نہین قولہ اور بھی ابدال صاحب
اولاد بہت ملینگے۔ اقول ان دونون جاہلونکو سمجھ کر ایک ہی کا ثبوت معتمد دیجیے بہت کی تکلیف نہ دیجے
سن در لیاقت وانا ان خودخوشی شرط نیست ۔ یا سخن دانستہ گو اے ندوہ فاضل یا خموش ۔ قولہ

لا ولد کو فرد تنہا نہین کہتے بلکہ جسکے جوڑہ نہو اقول قرآن بھی نہ پڑھا دب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین مولویت ندوہ پر ہزار افسوس۔

بیت	ہکو کے سدھ بدھ نہ سنیچر بیر		حق کا جمعہ ہے احمد نوری	٩٤

قولہ سوا اس صنعت کے کہ چار دنون کے نام جمع کر دیے ہین اقول یہ وہی سوا آگی ہندی رنگی ندوہ ہے جو آپ بارہا بنا چکے قولہ نہ معلوم کس بیر کی نسبت کہا کہ سدھ بدھ کھو کے سنیچر بن گئے اقول ندوہ کاش کچھ دنون اردو تو پڑھ لی ہوتی فقیہ وہین سنیچر بیر نہ فرمایا ہے یا بیر سنیچر نگئے اے سرکار سنیچر اسم مقدم ہے اور بیر خبر موخر جسکا صاف مطلب یہ ہے کہ منحوسان بیر گشتند یعنی آجکل بہت منحوس روسیاہ لوگ عقل و ہوش گنوا کر بیر بن بیٹھے ہین اولٹی سمجھ کی خوبی کہ سرکار نے زبردستی خلاف اصل اسم موخر خبر مقدم بنا کر اسکے یہ معنی سمجھے کہ بیران منحوس شدند یعنے جو بیر تھے وہ معاذ اللہ منحوس ہوگئے و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سرکار کو ایسی عبارت کے ساتھ مصنف بنا کیا ضرور تھا آگے اس نہایت فاسد پر حرارت غیظ مین شدت تشنگی سے جو کچھ آپنے زبان دراز کی اوسکا وبال آپ ہی کی اوندھی فہم شریف پر اگر عفو اولیا جلوہ نہ فرمائے تو پورا مزہ روز محشر و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور یہ نہین معلوم کی جگہہ نہ معلوم آپکی فصاحت دہقانیہ ہے اردو سے معلے مین استعمال انہی کا جو مواقع ہین کسی فصیح سے سیکھیے۔ اور یہ نہین اپنے سوا احمد نوری کے اور سوا تیرے لسکے چوتھی اور پانچوین بار فرمایا اردو پڑھیے اردو۔ قولہ اگر جمعہ کو سید الایام سمجھ کر بدھ سنیچر کے مقابل لاتے تو روز جمعہ کہا ہوتا حق کا جمعہ کیا چیز ہے۔ اقول فہم حرام اور فرض کلام۔ ندوے کے عالم صاحب جمعہ بمعنے مجموعہ ہے مجمع البحار و قاموس وغیرہا مین ہے الجمعۃ المجموعۃ حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے اس شعر مین ایراد نام ایام بطرز ایہام کا التزام فرمایا ہے کہ نام دن کا اور معنے مراد دیگر۔ بدھ عقل سنیچر منحوس۔ بیر شیخ۔ جمعہ مجموعہ آپ فرماتے ہین روز جمعہ کہا ہوتا لے ماشاء اللہ کیا عالی فہم ہے اور سنیے تو آپ کے نزدیک طور سینا و حرم اقصےٰ وغیرہا التعریف انسان کی حد نہین پہنچ سکتے اب چلیے وقت یہ روز جمعہ کیونکر مدح مین جائز مان لیا۔ ہان اور سنیے روز جمعہ سید الایام ہے انسان تو افضل المخلوقات ہے

سلہ یہ جملہ اعتراضیہ یون ہی ہے ہوز سے لکھا ہے ١٢ منہ

او سکے لیے روز جمعہ کہنا کیا فخر ہوتا تنا فضولوں کی کچھ حد بھی ہی خیر آپ اپنی سمجھ کی الجھن میں ہیں
رہین معنی شعریہ ہین کہ منحوسان سیہ کار براہ بےعقلی شیخ بن بیٹھی انکی نسبت عقائد باطلہ ہین کوئی تفضیلی کوئی
رافضی کوئی اقراری کا بے ترا شیعی کوئی ندوی کوئی ملحد کوئی وہابی غرض ایک نہ ایک علت لگی ہوئی
ہی اور ہمارے حضرت ممدوح دام ظلہم العالی بفضلہ تعالی مجموعہ حق ہین بہمہ وجوہ حق ناصح پر مستقیم و ثابت قدم
ہین والحمد للہ رب العلمین ۔ تو لیکیا جہلا مین جو نام رکھے جاتے ہین انکا ملا ذمہ باندھا ۔ اقول
صاحب یہ ملا ذمہ ذال سے اور آخر مین ہا کیا جانور ہی اور اسکے کیا معنے اور یہاں جس قصد پر آپ کو وہ
کن اہل علم کا محاورہ ضلع جگت والے جاہلون ہی تک سرکار ہی مبلغ علم ہی آگئے جو آپ نے فرمایا ہی جسکو
البوریا ہیرا منگلا بدھا دارا فقیرا اور انھین شستہ الفاظ پر اپنی تحریر اعتراضی ختم فرمائی ۔ اولا اتنی گزارش
کہ شاید سرکار کو یاد نہ رہا یا معلوم نہ تھا کہ حضرت پیر طائفہ اعتراضیہ کہ بچپن مین کیا کہا جاتا تھا جسکا ورنہ جہلا
کہا یون طعن سخت کا گمان جاتا لگے ثانیا بھلا آپ ندوی تو فاضل اجل صوفی اکمل یہ تو کہا نہ جائیگا کہ سرکار ایسے
سخت بیہودہ و بے تہذیب ہین ندوہ تو مغربی تہذیب پر جان دیتی ہی ہان یہان عجب لطائف نفیسہ سرکار نے
ملحوظ رکھے ہین جنکا سمجھنا ہر شخص کا کام نہین ان نامون پر سرکار نے تحریر اعتراضی کو ختم نہ فرمایا بلکہ متعدد اشارو
اپنے دستخط فرمائے اور اپنے نام و اوصاف بتائے ہین بھلا وہ کیونکر ہان وہ ہم سے سنیے لطیفہ ۱
یہ سات نام ہین سب مین چھپا فقیرا آپ فقر کے مدعی بھی ہین اور دستخط مین لوگ اپنے آپ کو فقیر لکھتے
بھی ہین فقیرا کے عدد (۳۹۱) اور باقی نامون کی تعداد (۶) مجموعہ (۳۹۷) یہی انوار الحق کے عدد
ہین یون سرکار نے ان نامون سے اپنا نام پیدا کیا اور اگر سرکار کی تحریر سابق کہ مجیب جلی خود اپنا اسم ہی
ملحوظ کیجیے تو یہ پیدائش اور بھی مستم ظریف ہو جائیگی کمالا یخفی لطیفہ ۲ ۔ جا تو مثال ہین گیا یعنی جیسے
فقرہ ختم ہوا باقی چھ نامون سے صنعت توشیح مین اپنا نام نامی بتایا ہی یون کہ اپنے نام مین حرف ملفوظ کے
عدد لیجیے اصل (۳۹۶) کہ ہمزہ وصل ملفوظ سے ساقط ہی اور ان چھ نامون کے ہر اسم کے اعداد بحساب زبر
بینات لیجیے جسکا نقشہ یہ ہے

الوریا	ہیرا	منگلا	بدھا	دارا	فقیرا	حاصل وہی
الف	بے	میم	بے	میم	فا	
۱۱۱	۱۲	۹۰	۱۲	۹۰	۸۱	۳۹۶

یون الوریا پیرا منگلا وغیرہ سے انوار الحق پیدا ہوا لطیفہ ۳ لوح پر چہ اعتراضیہ پر سرکار کے یہ اوصاف لکھے ہین یعنا فاضل شاعر صوفی ان کے عدد (۱۶۶۸) اور تعداد (۳) عدد یہان ملحوظ رکھے اور تعداد آیندہ کے لیے محفوظ اب ان نامونکا نقشہ اعداد دیجیے۔

جا	الوریا	پیرا	منگلا	مدھا	دارا	فقیرا	تعداد اوصاف	حاصل جمع
۴۴	۹۱۸	۲۱۳	۱۴۱	۱۲	۲۴۶	۳۹۱	۳	۱۶۶۸

یون سرکار نے ان نامون سے اپنے اوصاف کیطرف اشارہ فرمایا لطیفہ ۴ نہین نہین بلکہ سرکار نے ان ساتون نامون مین اپنے نام کے حروف بتاتے ہین۔ ہان صاحب مگر اسکے مشتاق تو ہم بھی ہین یہ نام کل سات اور انوار الحق مین حرف نو پھر اُن حرفون سے ان نامونکو علاقہ کیا یہ معما تو سمجھ مین نہ آیا جی آپ کیا مذوہ کے عالم شاعر کو کچھ ایسا ویسا سمجھے بڑے دقیقہ سنج ہین انوار الحق مین حروف غیر مکرر تو سات ہی ہین الف تین بار مکرر ہی لطف یہ ہی کہ انکی تکرار سہ گانہ بھی انھین نامون مین بتادی اول یہ قاعدہ پیش نظر رکھیے کہ اہل تنجیم اسمائے کواکب مین براہ اختصار حرف آخر پر اقتصار کرتے ہین مثلاً (ل) لکھین تو مراد زحل۔ اور (س) تو شمس اور (ر) تو قمر۔ وعلی ہذا القیاس اور سیارات کیطرف نسبت ایام تو آپکو معلوم ہی ہی جسکی بنا پر یکشنبہ پیر انوار منگل بدھ اردو مین بھی مستعمل ہندی مین باقی تین کو بھی سوموار برہسپت وار سکروار کہتے ہین۔ اب پانچ نام پیشین سے پانچ سیارے تو ظاہر ہی ہین رہے علوین زحل و مشتری وہ دارا فقیرا سے بتائے ہین یون کہ بزعم تنجیم نظر مشتری پہ کہ سعد اکبر ہی کامونکا دار و مدار ہے اور زحل نحس اکبر مورث فقر اب پہلے جما منسوب بزہرہ اور نا سے سیالا نام کہا اور سب سے مقدم رکھکر اوسکا شرف ظاہر کیا اور شرف زہرہ برج حوت مین ہے جسے نون کہتے ہین یون (ن) بتایا۔ الوریا منسوب بہ شمس اُسے مشرق وشارق کہتے ہین حرف آخر (ق) پیرا منسوب بہ قمر حرف آخر (ر) منگلا منسوب بمریخ حرف آخر (خ) کہ بصنعت تصحیف (ح) ہے۔ مدارا یعنے مشتری جسے سنسکرت مین جیو کہتے ہین۔ حرف آخر (و) فقیرا یعنے زحل حرف آخر (ل) چھ حرف تو حاصل ہو گئے۔ رہے تین الف وہ بدھا نے بتائے یون کہ بدھ یعنے عطارد کو فارسی مین تیر کہتے ہین

اور تیرا بشکل الف ہو پھر بدھا مین ایک الف تو خود موجود تھا۔ باقی رہا بدھ اسکے عدد ۱۱ ہین
کہ دو الف ہین سب حروف پورے ہوگئے رہی ترتیب وہ ترتیب شرف و سعادت و نحوست
سے واضح ہوگی بزعم منجمین ہند و جیسے نذ و ہ سے محبت قلبی ہو ہ چو داری باشد نذوہ بر سراو
نہ بینی فرقی از وے تا بہ ہندوہ سیارات مین تین ستارے سبک گرہ کہلاتے ہین یعنے سعد۔
مشتری۔ زہرہ قمر۔ اور تین بایک گرہ یعنے نحس زحل۔ مریخ۔ شمس۔ اور انکی ترتیب سعادت
و نحوست اسی طرح ہے اور ایک کردرک گرہ یعنے متوسط کہ عطارد ہے اب سعود کو مقدم
رکھیے اور نحوس کو موخر اور متوسط کو متوسط۔ اور فریقین سعد و نحس مین وہی ترتیب ملحوظ
رہی سوا زہرہ کے کہ اگرچہ سعد اصغر تھی مگر ازانجا کہ ذکر ایام ہے اور جمعہ سید الایام آئے مقدم کیا
تو ترتیب حروف یہ حاصل ہوئی ن ر ا ل ح ق اور بدھا و الف اور بتاتا ہے ان لفظون
مین ان کی کمیت یون ہی ہو کہ نور کی جمع کرکے انوار کہیے یون جما۔ الو یا یہ برادو غیرہ وغیرہ سے
انوار الحق نکلا لطیفہ ۵ سب سے زیادہ لطیف و دقیق کہ انھین نامون مین اپنا اسم سامی
بھی بتایا اور تمیون وصف گرامی بھی اور براہ تواضع آدھا نام لیا۔ یعنے (انوار) یا شاید خدا نے
توفیق دی کہ ایسے ہزلیات مین لفظ حق کہ اسمائے الٰہیہ سے تھا ذکر نہ فرمایا اور براہ انصاف
پرستی اپنے دو وصف عالم و صوفی کی حقیقت بھی بتا گئے کہ سرکار صوفی بے قید ہین جنھین دین سے
علاقہ نہین اور مولویون مین نیم ملا۔ جا تو مثال تھا۔ باقی چھ نامون مین یہ تمام اشارات نفیسہ مرتا دیئے
گویا دریا کو زے مین بند کر دیئے شاعر کیطرف اشارہ تو بدھا سے مع شئے زائد ظاہر کہ بدھ یعنی عطارد
دبیر فلک و منشی آسمان ہو جو ناظم و ناثر دونون کو شامل۔ اور صوفی کا اشارہ فقیرا سے پیدا۔
بیقید جو ملہ کو مدارا ملا دیا۔ یعنے مارے فقیر ہین آدھا نام انوار القدیا پیرا سے آشکار کہ انوار بیر
شمس و قمر کیطرف منسوب قرآن مجید مین شمس کو ضیا قمر کو نور فرمایا ہے اور اہل زبان بہنگام تثنیہ قمر کو
تغلیب سے دونونکو قمرین کہتے ہین لہذا بحکم تغلیب دو نور حاصل ہوئے اور زبان عجم مین اقل جمع
دو لہذا الو یا پیرا سے نور کی جمع انوار حاصل ہوئی اور ایک اور لطیف طریقہ اسکے استخراج
کا یہ کہ الو یا کو بصنعت تصحیف کہ قواعد معما سے ہے انور یا بنایا۔ کمال تواضع یہ کہ اپنا نام نامی
آدھا لیا وہ بھی بتصغیر تحقیر کے ساتھ اب شبہہ پیدا ہوا کہ الو یا تو مونث کی تصغیر ہو اعنی وضع

ہ اکثر علماء صوفیہ عظام الفضلا ۱۲ منہ

دجنسل کو فرمایا (ہیرا) جس سے بصنعت تحلیل دو لفظ حاصل کیجیے (ہی) کہ ہندی میں شوہر کو کہتے ہیں
اور حسب تصریح چراغ ہدایت شوہر کو اردو میں خصم کہا جاتا ہے خصم کے معنے مخالف و
مقابل اور (را) فارسی میں افادہ معنے سببیت کرتا ہے۔ تو حاصل یہ ہوا کہ بسبب قرب
طرف مقابل الضاف دہی کے لیے تانیث اختیار فرمائی (رہا) نیم ملاّ وہ مسگلا سے نکلا یوں کہ
(من) ہندی میں قلب کو کہتے ہیں اور اصطلاح معما میں قلب حرف وسط کو تو قلب گلا یعنی
لفظ (گلام) کا حرف اوسط کہ لام ہے مراد ہوا اور زبر و بینات میں لام کے عدد (۱۷) اور اکثر کو
ارقام نجومیہ میں (عا) لکھتے ہیں کہ (عالم) کا نصف ہے حاصل نیم ملاّ یعنی ان چھ ناموں کا محصل
یہ نکلا (الانوار الحق نیم ملا شاعر صوفی بیقید) اس سے بہتر دستخط کون کر سکتا ہے ہم تعجب کرتے ہیں
کہ سرکار نے یہ لطائف اشارات تو ایسے نفیس نکالے جس سے آپکا کمال علو ذہن پیدا ہے اور
اعتراضات میں وہ غباوت تھی کہ الٰہی پناہ۔ لطیفہ ۶ ہان مجھی کو سہو ہوگا پرچہ اعتراضیہ ایک شخص کی
تالیف تو نہیں تمام فرق متفرقہ کا نتیجہ ہے افکار ابکار ہے تو دستخط میں جا القریا ہیرا وغیرہ وغیرہ سب کے
نام آپ ہی ہونا ضرور تھے اور اسپر لطف یہ کہ ان ناموں کی میزان اعداد ۱۹۹۵ ہے جیسا کہ اوپر واضح ہوا
اور یہی عدد فرق متفرقہ کے ہیں طابق النعل بالنعل لطیفہ ۷ یا شاید حجۃ اسمائے مذکورہ سے
حسب مرسوم معلوم علم نجوم تمام کمیٹی کا وصف عام و شامل بتایا ہے یوں کہ القریا منسوب بشمس فارسی آفتاب
حرف آخر (ب) ہیرا منسوب بہ قمر ار دو چاند حرف آخر (د) منگلا منسوب بمریخ فارسی بہرام حرف آخر
(م) بدھا منسوب بعطارد حرف آخر (دال کہ بتصحیف معمائی (ذ) ہو گیا اسپر وجہ معلوم مشتری فارسی
برجیس حرف آخر (سین) کہ بقاعدہ علم جفر نظیرہ ابجدی میں (ا) ہے فقیر از حل عربی طارمی حرف آخر (ق)
حاصل بد مذاق کہ وصف جامع تمام طائفہ اعتراضیہ ہے لطائف اور بھی نکل سکتے ہیں مگر سات ناموں میں
سات کیا کم ہیں التغرار صاحبو الغادون صاحبو آپنے حضرات اولیائے کرام و علمائے عظام کی شان میں
پیمونکی چال چلکر الذین امنوا کے خنجر میں وانتصروا من بعد ما ظلموا کا جوہر دیکھا وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون ۰ نسئل اللہ العفو والعافیہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۰ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و الہ و صحبہ اجمعین آمین ۹ شعبان المعظم ۱۳۱۲

للہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشرقستان قدس

۱۳ ھ

قصیدۂ منقبت حضرت نور العارفین الکرام سلالۃ الواصلین العظام سیدنا و مولانا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ تاجدار مسند مارہرہ مطہرہ دام ظلہم العالی از تصانیف حضرت عالم اہلسنت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی دام فیضہم القوی اعظم الخلفائے حضور پرنور دریائے رحمت آقائے نعمت اعلیحضرت

سیدنا و مولانا حضرت سید شاہ آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ماہ سیما ہے احمد نوری — مہر جلوہ ہے احمد نوری
نہ کھلا کیا ہے احمد نوری — زلف بستہ ہے احمد نوری
نور سینہ ہے احمد نوری — طور سینا ہے احمد نوری
عہد اُدنیٰ ہے احمد نوری — شہد اصفیٰ ہے احمد نوری
نجم سے ماہ سے مہر ہوا — گھڑیوں پھیلا ہے احمد نوری
اُسکے مدرک ہیں ذوق طیبات — علم اعلیٰ ہے احمد نوری
شمس دین کی شعاعوں کا تیر — سر پہ سہرا ہے احمد نوری
رشد و ارشاد کا تری سہرا — آتش طرہ ہے احمد نوری
رفع قومی میں ضع سمجھے ہیں — ق لا و الا ہے احمد نوری
قومہ سیدھا رکوع دوہرا — ق الف و لا ہے احمد نوری
میرا مرشد ہے مصحف ناطق — نور کی آیہ ہے احمد نوری
حرزتیں اُسکے پیرو آیہ ہیں — بیت اقصیٰ ہے احمد نوری
آسمان سے اُترتی ہیں اسما — نام کیسا ہے احمد نوری
نور سرکار رات دونا ہے — ق دن سوایا ہے احمد نوری
قرب اُس را علی ہے ہو مجھ جیسا — قصر او ادنیٰ ہے احمد نوری

نورٌ والا ہے احمد نوری — نورِ والا ہے احمد نوری
دور پہنچا ہے احمد نوری — بہت اونچا ہے احمد نوری
وصف اعلیٰ ہے احمد نوری — کشف اخفیٰ ہے احمد نوری
جلب تقوےٰ ہے احمد نوری — سلب شکوہ ہے احمد نوری
مہر سے ماہ سے نجم ہوا — الٹی بیچا ہے احمد نوری
برکاتی جہاں بھی ہو برات — اُسمیں دولہا ہے احمد نوری
نار انکار مرحمت سے بنا — تیرا جامہ ہے احمد نوری
قادریت سے چشتیت بہم — نگ دو پکا ہے احمد نوری
ذاکر ایسا کہ کلمے کی اُنگلی — خود سراپا ہے احمد نوری
محفل ثبات کا مقام بلند — یوں دکھاتا ہے احمد نوری
مہبط فضل شیخ تا برکات — پنجسورہ ہے احمد نوری
اسم اسمی ترا تعالی اللہ — یا مسمےٰ ہے احمد نوری
نام بھی نور حسن تام بھی نور — فرد و یکتا ہے احمد نوری
کیجیے عکس مثل کہ نا شستہ کا — نور انشا ہے احمد نوری
لا و لد رہتے ہیں تمام بدل — فرد و تنہا ہے احمد نوری

پسر و نبیرۂ نور نور آبا ہے احمد نوری
شکل دیکھو تو نور کی تصویر نوری پتلا ہے احمد نوری
انجمن نا ہو رہی ہو شرق تا غرب جلوہ فرما ہے احمد نوری
طالبانِ حریم حق کے لیے راست قبلہ ہے احمد نوری
بند تعویذ سے کشائش نے قول باندھا ہے احمد نوری
اچھے پیارے کے دلکا ٹکڑا ہے اچھا اچھا ہے احمد نوری
گلِ بغداد کی مہک میں بسا بھینا بھینا ہے احمد نوری
ہے مصفی عسل لبوں سے رواں میٹھا میٹھا ہے احمد نوری
اسکے ارشاد میں دلیل الیقین شک مٹاتا ہے احمد نوری
گھر ہے بہائے نور و بہا تیرا شجرہ ہے احمد نوری
مرجع الاولیا علی ولی تیرا دادا ہے احمد نوری
زینتِ زین عابدین سے ترا حسن نکھرا ہے احمد نوری
صادق رفض سوز کا پرتو تجھ پہ سجا ہے احمد نوری
اے رضائے رضی رضا کا رضا تجھ سے جچتا ہے احمد نوری
سر میں سارے ہی سرّ پاک سری سرّ پہ سایا ہے احمد نوری
شبل شبلی ہے قوم شیر زا ہے شیر شرزہ ہے احمد نوری
بوالفرح کے لیے فرح دیدے جی نے نکھرا ہے احمد نوری
بوسعیدی سعید کتنا سعید تیرا تارا ہے احمد نوری
عبد رزاق ہو سلسلہ رزق تو سہارا ہے احمد نوری
تازہ کونپل علی کی ڈالی میں تیرا بالا ہے احمد نوری
حسنی احمدی حسین و حمید نقش ستودہ ہے احمد نوری
گل خنداں باغ ابراہیم تیرا چہرہ ہے احمد نوری
نور قاضی ضیا کے پرتو سے نور اضوا ہے احمد نوری

اصلی نسلی جہاں مکیں کی ابن زہرا ہے احمد نوری
نام پوچھو تو نور کی تنویر نور معنے ہے احمد نوری
بام و در کی ضیا سے روشن ہے نور بالا ہے احمد نوری
ڈور گنڈے سے یہ جا عصر کے تیرا گنڈا ہے احمد نوری
نقش جیتے ہیں تیری ہمت سے نقش پہ وہ ہے احمد نوری
بھولی صورت ہے نور کی مورت پیارا پیارا ہے احمد نوری
ابر برکات کی ٹپک میں دھلا اوجلا اوجلا ہے احمد نوری
وہ عوارف کا نور بار سراج جگ اُجالا ہے احمد نوری
اسکے لب میں کلید کشف کی ہے فتح دولہا ہے احمد نوری
سید الانبیاء رسول اللہ تیرا بابا ہے احمد نوری
وہ حسینی حسن ہوئی رنگت گل سے زیبا ہے احمد نوری
مصحف ناطق اور اسکے علم باقر علم کا پارہ ہے احمد نوری
شان کاظم دکھا کے معدن حلم تیرا نقشا ہے احمد نوری
فضل معروف ہے ترا معروف شہر شہرہ ہے احمد نوری
سید الطائفہ کا طائفہ ہے ہم کو کعبہ ہے احمد نوری
عبد واحد ہے بحر وحدت میں در یکتا ہے احمد نوری
حسن بوالحسن یہ تیرا حسن کیا نرالا ہے احمد نوری
نخوت کونین کی غلامی سے جگت آقا ہے احمد نوری
نصر و بونصر آ سکے نصر و نصیر ناصر اپنا ہے احمد نوری
شاہ موسیٰ کے گور کی تھی تکا یہ بھینا ہے احمد نوری
دیکھو جلوۂ بہاء الدین آئنہ سا ہے احمد نوری
خود بھکاری کی دید کا سائل ہے ہمکو داتا ہے احمد نوری
اے جمالی جمیل شان جمال تجھ میں جلوہ ہے احمد نوری

حمد کے دونون پائے ہمونکا — فیض ولی نعمت ہے احمد نوری
برکاتی چمن کا بوٹا ہے — برکت زا ہے احمد نوری
رہی حمزہ کا میکدہ جس کی — بدھ کا ماتا ہے احمد نوری
خسرو اولیا ہین آل رسول — شاہزادہ ہے احمد نوری
شب بدعت کی کیسے ہو کافور — نور افزا ہے احمد نوری
سید ہما سادہ ہے لیکن انکو ہے — انکا تو بھلا ہے احمد نوری
خلفائی ثلثہ کا ہے غلام — جب تو تو ہے احمد نوری
والتقیہ نہ اکرین عیار — مرگ شیعہ سے ہے احمد نوری
یان نہین کفر یہ ہے جہر توحید — ناصح سنت ہے احمد نوری
بدمذاقو نپہ تیرا شہد ہی تلخ — انکو صفرا ہے احمد نوری
ای ظلم الغدر تو نکے جو ہے دور — تجھ کو آسرا ہے احمد نوری
ظلمت شہر تو نور سے مجھ کو دبائے — میرا ماوی ہے احمد نوری
جسکا ہین خانہ زاد اسکا تو — پیارا اپنا ہے احمد نوری
تیرہ بختی نے کر دیا اندھیر — نور ایک کیا ہے احمد نوری
لاکھ اپنا بنا لین غیر اسے — سپر ہمارا ہے احمد نوری
دیکھو دیکھو گر کہ خواہش ہے — دل دکھایا ہے احمد نوری
خاک ہم ہو انکی یون ہی سہی — تو تو دریا ہے احمد نوری
دو جہان ولی کریم ابن کریم — کرم آسا ہے احمد نوری
اتنا کہدے رضا ہمارا ہے — پار بیڑا ہے احمد نوری

شان بالوالفضل فضل اللہ — تجھ سے پیدا ہے احمد نوری
باغ آل محمد ہے نونہال — تیرا پودھا ہے احمد نوری
آل احمد ہین مصطفے کے جانشین — ماہ پارہ ہے احمد نوری
میرے آقا کا لاڈلا بیٹا — ناز دولت کا پلا ہے احمد نوری
رفض و تفضیل ندو کا قاتل — سنت آرا ہے احمد نوری
دیکھ سمجھا ہین شہر کے ہر شیخ — سب سے اولیٰ ہے احمد نوری
الفقہ انکا بازبان ہی نہین — دل سے شیدا ہے احمد نوری
سیما سنن ہین [illegible] خوبی کے — مرد حق کا ہے احمد نوری
[illegible] — حق کا جمعہ ہے احمد نوری
جلتے ہین تیر گرم [illegible] سے — انکو سودا ہے احمد نوری
شب باطل کا اب سویرا آیا — حق کا تیر کا ہے احمد نوری
تیری رحمت پہ تیری نعمت — میرا دعوے سے ہے احمد نوری
میرے آقا کا تجھ پہ اور تیرا — تجھ پہ سایہ ہے احمد نوری
نور اسم مجھے بھی چمکا دے — نام تیرا ہے احمد نوری
دودھ کا دودھ پانی کا پانی — کرنیوالا ہے احمد نوری
تو ہنسا دے کہ نفس ہیچ ستم — خون رلاتا ہے احمد نوری
خاندانی کرم قدیمی جود — تیرا حصہ ہے احمد نوری
میرے حق مین مخالفون کی [illegible] — حق یہ میرا ہے احمد نوری
ہین رضا کیون ملول [illegible] — حال تمہارا ہے احمد نوری

بشارت اس قصیدہ کو استماع فرما کر حضور ممدوح نے حضرت مصنف کو ایک نفیس عمامہ معطر و معنبر عطا فرمایا اعلیٰ حضرت نے دست اقدس سے مصنف کے سر مبارک پر باندھا جناب مولانا مطیع الرسول مولوی محمد عبد المقتدر صاحب قادری بدایونی مدظلہ نے اس عطیہ بہیہ کی تاریخ فی البدیہہ تاج الفخر ۱۳۲۱ھ پائی والحمد للہ رب العلمین والصلاۃ علی سید المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین آمین

بقیہ فہرست بعض مقاصد وفوائد شرعیہ وشعریہ اس رسالہ نوریہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اُردو مین حذف مضاف شائع ہے	۴۴	غزل ورشان ندوہ	۵۱
لب سے عسل ٹیکنے کی سندین۔	۴۵	افضل کو تفضیل دینا مفضول کی تنقیص ہین	۵۲
جس کلمے مین تین حرکتین ہون اسمین اسکان		ندوہ کے عالم او رغبا قرآن۔	۵۳
دوم کی نظیرین اور اُسکی ممانعت کی صورتین۔	۴۶	اعتراضی مذاق کی سنگت اور ہُو قرآن کی گردہ ہٹ	۵۴
تحقیق مفید ومہم۔	۴۷	تفضیلیہ کی گمراہی۔	۵۵
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب مسلمانون کے		واقعہ مناظرہ بریلی فرار یا ندوہ علمائے تفضیلیہ	۵۶
باپ ہین عموماً اور سادات کرام کے خصوصاً۔	۴۸	تفضیلیہ والون کا ایک نئی گمراہی تسویہ اختراع	
ہر طائفہ معترضین کے بعض ضلالات وکفریات	۴۰	فرمانا اور صمصام حیدری کا وار اُٹھا کر دبک جانا	۵۷
لفظ شہرہ کے معنی اور شہر شہرہ کی تصحیح۔	۴۰	تفضیلیہ والون ایک تحریر مین پانسو کمالات	
باعتماد مقام ذکر تعلیل وحذف جملہ معللہ۔	۴۲	ہیر پھیر پر طعن کرنا حضرت امام حسن پر الزام لگانا ہے	۶۰
اولیا سے سوال کرنے کا مسئلہ۔	۴۳	خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ذکر بعض پر اقتصار کی	۶۱
اولیا کو وسیلہ رزق ماننا۔	۴۵	داڑھی منڈانی چوٹی رکھنے پر شرع مین لعنت ہے	۶۴
قد کی تشبیہ کوپل سے۔	۴۶	توحیدین پانچ ہین دو مقبول تین مردود	۶۵
ہاتھون کا ید بیضا۔	۴۶	حضرت مذاق اور ندوہ سے تو تڑا لی۔	۶۶
بیجان چیزون پر اطلاق قتل مثلاً قاتل رفعت	۴۷	ہر طائفہ اعتراضیہ کی جہر توحید۔	۶۶
ندوے کی ذلت۔	۴۹	ابدال کے اولاد نہین ہوتی۔	۶۷
معترضین کے چارون پیرون سے ندوے کی جنگ۔	۴۹	ابدال اصطلاح اولیا مین معنی پر ہے۔	۶۸
سب ندوہ کی سخت ندوہ کشش ہین۔	۵۱	اسمای معترضین مین سات آفت انہا تفضیل وتکفیر	۷۰

ای روبہک چرا ننشستی بجای خویش * با شیر پنجہ کردی و دیدی سزای خویش

فہرست اُن تین سو کمالات جہالات کی جو طائفہ اعتراضیہ سے معدود سطرون مین ظاہر ہوئے

نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ
[illegible]	۶	[illegible]	۶۱	[illegible]	۲۹	[illegible]	۲۶	[illegible]	۱۳	[illegible]	۲۳	[illegible]	۲۳	[illegible]	۱۳	[illegible]	۱۵	[illegible]	۵
	۹		۶۵		۳۱		۳۲		۱۸		۲۷		۲۴		۱۴		۱۶		۲۳
	۱۰		۶۷		۳۳		۳۶		۲۱		۲۹		۲۶		۱۵		۱۷		
	۱۱		۶۸		۳۵	جملہ	۲		۲۲		۴۴		۲۶		۱۶		۱۷		۱
	۱۱	جملہ	۳۴		۴۲		۱۴		۳۰		۵۴		۳۱		۱۶		۳۰		۵
	۱۲		۱۰		۴۴		۴۲		۳۲		۶۸		۳۵		۱۷		۳۱		۰
	۱۸		۱۰		۴۸		۶۷		۳۳		۶۹		۳۵		۱۸		۳۳		۱
	۲۰		۱۱		۵۳		۴۴		۴۴	جملہ	۱۰		۳۵		۱۸		۳۴		۱۸
	۲۱		۱۴		۵۴		۴۰		۴۷		۱۰		۴۱		۱۸		۳۳		۸
	۲۲		۱۵		۶۴		۴۸	جملہ	۵		۲۲		۴۲		۲۱		۳۲		۱۴
	۲۳		۱۶		۶۵		۴۹		۹		۵۳		۴۵		۲۴		۴۲		۱۵
	۲۴		۲۲		۶۶		۳		۵		۶۸		۴۷		۲۶		۴۳		۱۶
	۲۵		۲۵		۶۸		۳۲		۱۲		۴۴		۵۳		۳۰		۴۵		۱۸
	۲۶		۲۶		۶۹		۰		۱۴		۶		۵۴		۳۱		۴۷		۲۱
	۲۷		۲۸		۶۹		۰		۱۹		۹		۵۹		۳۱	جملہ	۴۸		۲۲
	۲۸		۲۸	جملہ	۷۰		:		۲۳		۶		۵۹		۳۳		۱۰		۲۴
	۲۹		۲۹		۱۶		۱		۲۶		۱۰		۵۹		۳۵		۲۰		۲۲
	۳۰		۳۸		۱۴		۷		۲۷		۱۸		۶۰		۳۶		۲۴		۲۴
	۳۲		۴۵		۲۳		۱۴		۳۴		۱۹		۶۳		۴۱		۳۰		۲۴
	۳۵		۴۸		۳۱		۱۷		۳۵		۲۲		۶۳		۴۲		۳۰		۲۸
	۳۸		۵۳		۴۳		۱۸		۳۶		۳۹		۶۳		۴۴		۴۴		۳۰
	۳۹		۶۶		۴۴		۲۱		۴۲		۴۳		۶۶		۴۴		۴۹		۴۴
	۴۱		۶۹		۴۹		۳۳		۴۶		۴۵		۶۹		۴۴		۵۰		۴۴
	۴۲		۷۰		۵۴		۳۶		۴۷		۴۹		۶۹		۲۶		۵۰		۴۷
	۴۳	جملہ	۱۹		۶۱		۳۶		۶۲		۵۵		۶۶		۴۶		۵۰		۴۸
	۴۵		۱۹	جملہ	۹		۴۰		۶۴		۶۰		۲۷		۴۷		۵۳		۴۸
	۴۷		۲۰		۷		۴۴	جملہ	۱۹		۶۴		۹		۱۱		۵۴		۴۳
	۴۸		۲۲		۱۶		۴۴		۱۵	جملہ	۱۴	جملہ	۱۰		۸		۵۶		۴۴
	۵۴		۲۷		۱۶		۶۰		۱۶		۱۴		۱۰		۸		۶۶		۶۶
	۶۰		۲۷		۱۶	جملہ	۴۶		۱۹		۲۲		۱۳		۱۳		۶۶	جملہ	۳۳